

ملوکی
مہر اف

وہ تبتعین

ایمان الہی

تصنیف شریف
706
4.

قدوہ سالکین دین خواجہ خواجگان دکن حضرت خواجہ صدرالدین
ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سر

تصحیح و تشریح

جناب مولوی سید عطاء حسین صاحب ایم کے

ناظم تعمیرات و طبع فیاب

مطبوعہ

عظیم ایڈم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل ریٹرن چارمینار چلہ پور

FIAT

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

**پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ**



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

128203

الحمد لله المنفرد بالعظمة والجلال - المنزه عن الشركاء
والنظراء والامثال لا اله الا هو عالم الغيب والشهادات الكبير
المتعال - والصلوة والسلام على صاحب الجود والجمال ذي
المجد والكمال سيدنا ومولانا محمدنا الهادي للرشد
والمنقذ من الضلال - وعلى آله واصحابه الذين اتبعوا
في الاقوال والاعمال والاحوال

امام العارفين قدوة الواصلين حضرت بنده نواز خواجہ صدر الدین
ابو الفتح سید محمد حسینی گیلو دراز قدس اللہ سرہ الغریز کی رفعت شان اور علو مرتبت
کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بقول صاحب مرآت الاسرار "اوپر رگترین خلیفہ
حضرت شیخ نصیر الدین محمود او وہی بود" حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں "سید محمد بن یوسف حسینی الدہلوی
خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی است۔ جامع است میان سیادت
و علم و ولایت شانے رفیع و رتبے منبع و کلام عالی دار و۔ اور امیان مشایخ پشت
مشریے خاص و در میان اسرار حقیقت طریقے مخصوص است" سلسلہ علیہ ختمیہ میں
پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ کی اور کثرت سے کتابیں
اور رسالے تصنیف کئے جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خود
فرماتے ہیں :-

و ہر کس کہ دوران حضرت سلوک کر دینے مخصوص شد ما سخن مخصوصم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کے مارا دولت بیان اسرار خویش دا و ہر چند بخواہم کہ نظر من
از سخن ساقط شود نشد

آپ کی تصانیف میں اسرار الاسرار بڑے پائے کی کتاب ہے
جس میں بقول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”حقائق و معارف زبان
برزوا یا و الفاظ و اشارات بیان کر وہ“ دیباچہ میں سبب تصنیف کو بیان فرما کر
حضرت مصنف قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

مرد و خاطر افتا و اگر سمر گویم بارے اسرار اسرار محتمل بعض مردم
احرار را آن طرف لفظ شود و قوفے بر بعض خفا یا الھیات یا بند“
اس کتاب کی عظمت کا اندازہ خود مصنف ہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ فرماتے
ان کتابنا هذا المسمی باسرار الاسرار کتاب
لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُخَلِّفَهُ
أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَبْرٌ وَتَوْحِيدٌ وَأَفْرَادٌ
التفريد“

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

”اصحاب اس قد بداند کہ از خود چیزے نیستہ ایم ہرچہ مارا اطلاع
کردند ما برستگلی خویش ہماں چیزا بلازیادت و نقصان حکایت کردیم
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔
نفت مچر رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش و سنت
او بود و رفتن بر طریقہ او باشد شمنہ از جوامع الکلم و لمعہ از گفتار او کہ
نورا الہدی و بیان سر القرب اللہی است نصیبہ او گردد“

اس کتاب کے متعلق بعض بزرگوں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ
فن تصوف و سلوک و معارف میں ہندوستان میں اس سے بہتر اور اعلیٰ تر کوئی کتاب
تصنیف نہیں ہوئی۔ مبتدی متوسط اور انتہی سب کے لئے مفید ہے۔ اس میں ذکر ہے۔

مثل ہے۔ مراقبہ ہے۔ مراتب سلوک کا بیان ہے۔ عشق ہے۔ توحید ہے۔ حقائق ہے۔ معارف ہے۔ غرض سب ہی کچھ ہے۔

اس کتاب کا اکثر حصہ نہایت غامض ہے۔ بلکہ بعض بعض مضامین کو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور معما اور متشابہات کے تحریر فرمایا ہے اور بہت جگہ حروف مقطعات سے کام لیا ہے۔ سمر اول میں فرماتے ہیں۔

”و چند سخنے کہ اینجا بختن تمیق یافت و اسرار ما آن قدر کہ نظر
کنی خارج از میں نیابی مگر چند سطرے کہ باز گونہ نشہ ام و چند حرفی
متہجیاتے کہ متشابہات است آن خاصہ ما است“

سمر شاد و ششم میں اس سے زیادہ وضاحت سے فرماتے ہیں۔

”مرا پسند این حروف متہجیات را بر آری و آن را بیانے مکنی
فائدہ صیت گویم دو فائدہ یکے آنچہ یاد کردے است مرا و دوم آنچہ
بصرفہ اہلہ و دیگر اظہار اسرار و صحرا نہادن بہر گفتار
رضائے حلیل جبار نیست“

اس کتاب کی تصحیح میں بہت وقت اٹھانی پڑی اول تو اس کے نسخے نہایت
کیا ب ہیں۔ اور چم لے وہ بہت غلط لکھے ہوئے۔ میرے پاس ایک جدید الخط
نسخہ موجود تھا۔ اس میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس نسخہ سے نقل کیا گیا۔ لیکن معلوم
ہوتا ہے کہ کسی بہت قدیم انخط نسخے کی نقل ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک نسخہ میرے
محترم دوست مولانا معشوق حسین خان صاحب بی۔ اے۔ الخطاب بہ نواب معشوق
پارخنگ بہادر کے پاس سے ملا۔ اس کی کتابت حیدرآباد دکن میں سن ۱۲۸۵ھ میں
بہت سلطنت شاہجہان و عبداللہ قطب شاہ ہوئی ہے۔ تیسرا نسخہ مکرمی مولانا حکیم سید
مظفر حسین صاحب کے کتاب خانہ سے ملا اس کے اول و آخر کے چند ورق غایت میں لیکن معلوم
ہوتا ہے۔ کہ کتابت پرانی ہے اور کتاب میں جا بجا تصحیح بھی لگئی ہے۔ کتب خانہ آصفیہ
میں اسرار الاسرار کی ایک نہایت مبوط شرح (نمبر ۶۶۱۲۶ تصوف) مسمی بہ اسرار الاسرار

بھی موجود ہے۔ شارح علیہ الرحمۃ کا نام مجھے اس کتاب میں کہیں نظر نہیں آیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید ید اللہ حسینی قدس اللہ سرہ (بنیرہ حضرت سید محمد گیسو وراز رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ کے مرید ہیں۔ اس کتاب کی تاریخ اختتام تالیف غزہ ماہ جماد الاخریٰ ۱۲۸۶ھ ہے۔ یہ شرح حامل المتن ہے۔ اس کے علاوہ اسرار الاسرار کی ایک اور شرح مسمیٰ بہ تبصرۃ الاصلحات الصوفیہ مجھے نواب معشوق یازگ بہادر کے کتاب خانے دستیاب ہوئی۔ اس کے مصنف حضرت خواجہ بندہ نواز کے بڑے فرزند حضرت سید اکبر حسینی قدس اللہ سرہ ہیں۔ یہ شرح انہوں نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے لکھی اور اس کو ان کی نظر مبارک سے گزرانا بھی تھا۔ یہ کتاب پوری اسرار الاسرار کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اسرار ۲۹-۷۳۔ ۷۶-۷۸۔ اور ۸۱ کی مکمل شرح ہے۔ اور اس کے علاوہ کتاب کے بعض متفرق دقیق اور غامض مضامین کی شرح کی گئی ہے اور اصطلاحات صوفیہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حال میں اس شرح کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ نے بھی حاصل کیا ہے تصحیح کے لئے مجھے جو کچھ سرمایہ بہم پہنچ سکا وہ اسی قدر تھا۔ ان میں نواب معشوق یازگ بہادر کی کتاب مکتوبہ ششم زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھ کر اور بقیہ چار کتابوں سے مقابلہ کر کے حتی المقدور کامل صحت کے ساتھ میں نے اسرار الاسرار کی از ابتدا تا انتہا نقل کی اور فاضل محترم مولانا سید ہاشمی صاحب مترجم دارالترجمہ سرکار حالی کے حوالہ کیا جن کی سعی سے اور جن کی نگرانی میں یہ کتاب اعظم اسٹیم پریس میں طبع کی جا کر شایع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور کرے۔ مذکورہ بالا کتابوں میں جہاں کتابت کی صریح غلطیاں نظر آئیں ان کی تصحیح کر دی اور جہاں جہاں اختلافات تھے۔ وہ میری عقل کردہ کتاب کے حاشیہ پر لکھ دیئے گئے۔ کتاب کی تصحیح اور نقل کرتے وقت میرا ارادہ ہوا کہ اس کے مشکل مقامات کی شرح اسرار اسرار سے ملخص کر کے بطور حاشیہ یافتہ نوٹ کے لکھتا جاؤں چنانچہ ابتدا کے چند اسرار میں ایسا کیا گیا لیکن اس میں وقتیں بڑھتی گئیں اور بہت سے سرمایے بے

جن کے لئے پوری شرح کی ضرورت معلوم ہوئی اس لئے یہ ارادہ ترک کر دیا گیا اور خیال یہ کیا گیا کہ جب حق سبحانہ و تعالیٰ موقع دے تو اگر اسرار اسرار نہ ہو سکے کم از کم کتاب تبصرة الاصطلاحات الصوفیہ ہی طبع کرادی جائے اسرار اسرار شرح اسرار الاسرار سے جہاں جہاں مضامین ملخص کر کے بطور فٹ نوٹ یا حاشیہ لکھے گئے تھے وہ کتاب کے ساتھ طبع کرائے گئے ہیں اور ہر جگہ اس کی علامت کیلئے حرف ش لکھ دیا گیا ہے بعض بعض غیر متداول الفاظ کے معانی لغت کی کتابوں سے لکھ دئے گئے ہیں اور ان کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے مثلاً تہی الارب کے لئے م۔ اپنی اور برہان قاطع کے لئے ب۔ ق۔ معدودے چند مقامات پر حسب ضرورت میں نے جانب سے نہایت اختصار کے ساتھ معانی کی صراحت کر دی ہے اور وہاں حرف ع لکھ دیا ہے۔

مختلف نسخوں کے مقابلہ سے اسرار الاسرار کی نقل حتی المقدور نہایت صحت کے ساتھ مرتب کی گئی اور یہ نقل مطبع کو طبع کے لئے دی گئی۔ کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا برہن ہم پستی سے طباعت میں صد غلطیاں پیدا ہو گئیں اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ طویل غلط نامہ شریک کرنے کی ضرورت پڑی۔ ناظرین کرام غلط نامہ سے کتاب کی تصحیح فرمائیں۔ کاپی نویسی میں بعض بعض جگہ عبارتیں اور الفاظ مکرر لکھ دئے گئے مکرر عبارتوں اور الفاظ کو محو کرنا پڑا اس لئے طباعت میں ماقبل اور مابعد کی عبارتوں اور الفاظ کے درمیان جگہ خالی رہ گئی۔ بعض بعض جگہ کاپی نویسی میں عبارتیں اور الفاظ چھوٹ گئے انہیں لکھنا پڑا جس کی وجہ سے سطریں نزدیک نزدیک ہو گئیں اور عبارتیں گنجان ہو گئیں۔ اہتمام بہ کیا گیا تھا کہ ہر سمر علیہ علیہ ہر صفحہ سے لکھا جائے لیکن طباعت میں چند اسرار کے متعلق یہ اہتمام قائم نہیں رہا۔

آخر میں ایک امر کی وضاحت نہایت ضرور ہے مصنف قدس ہا قدسہ العزیز نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے :-

”وکتا بنا هذا على وفق التنزيل محيط بالتفسير و

التاويل وعلى عدد تلك السور“

مصنف اسرار اسرار نے اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے :-

”یعنی سورتہاے قرآن صد و چہار و ۱۰ است و کتاب سہم

وفق آن بر صد و چہار و سہم یعنی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود“

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور اسماہرا الاسرار

بھی ۱۱۴ سورتوں پر مشتمل ہے لیکن جس طرح یہ کتاب طبع

ہو کر شایع ہو رہی ہے اس میں اسماہرا کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ نواب معشوق یار جنگ پنا

اور حکیم سید مظفر حسین صاحب کے نسخوں میں اور کتب خانہ آصفیہ کی شرح اسماہرا

الاسرار (یعنی اسرار اسماہرا نمبر ۶۲ ۱۴ تصوف) میں اسماہرا کی تعداد ۱۱۵ ہی ہے

لیکن وہ نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں اسماہرا کی تعداد ۱۱۴ ہے اس اختلاف کی

وجہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سہم ۷ ہفتا و چہارم کو کھبص خطاب

بامحمد شہ سے شروع کر کے ”الاول والآخر والدا ایم ہو“ پر ختم کر دیا ہے اور اس کے

بعد ”از کھبص ترا چہ شعور“ سے سہم ہفتا و پنجم کو شروع کر کے ”وہے است زمن

باقی و باقی ہمہ اوست“ پر ختم کیا ہے۔ اس کے بعد ”اتفاق ارباب طریقت و

اصحاب حقیقت است“ سے سہم ۷، ہفتا و ششم کو شروع کیا ہے لیکن جو نسخہ میرے

پاس ہے اس میں ”کھبص خطاب بامحمد شہ“ سے ”وہے است زمن باقی و باقی ہمہ

اوست“ تک تمام مضمون کو صرف ایک سہم ۷، ہفتا و چہارم کے ضمن میں لکھا

ہے اور ”اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است“ سے سہم ہفتا و

پنجم شروع کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں اسماہرا کی تعداد صرف ۱۱۴ ہے

میرے خیال میں یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے

اشارہ کیا ہے کہ اسماہرا الاسرار میں سہموں کی تعداد ۱۱۴ ہے دوسرے یہ کہ کھبص

خطاب بامحمد شہ سے ”وہے است زمن باقی و باقی ہمہ اوست“ تک تمام عبارت

اگر غور سے دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ سب مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونا چاہئے۔ چونکہ تین نسخوں میں اس کے خلاف تھا اس لئے طباعت میں انہیں کی اتباع کی گئی لیکن میری ذاتی رائے یہی ہے کہ مطبوعہ کتاب کے سمر ۷ و سمر ۸ کے مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونے چاہئیں لہذا سمر ۷ کی تعداد صرف ۱۱۲ ہوگی۔

حق سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسرار الاسرار طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے ارحم الراحمین اس کتاب مستطاب سے مسلمانوں کو مستفید کرے۔ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اولیا اور صلحا مستور ہو چکے اور ان کی محبتوں سے ہم محروم ہو گئے۔ لیکن شکر ہے کہ ان کی کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ بکاش ان کتابوں سے ہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو اس پر آشوب زمانہ میں ایمان کو سلامت رکھنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ آج سے چھ سو سال پہلے حضرت مخدوم شرف الدین احمدمحیی امیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ناکامی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں اس طرح ادا فرمایا ہے:۔

”چنانچہ طبیب تنہا علما اند طبیب دلہا انبیاء اند و بعد ایشان
خلفائے ایشان۔ اکتون کہ بید ولتی مادرزاد فرو برد و ادبار
اصلی غرق کرد و دریافت پیغامبر ممکن نہ کہ آن در بستہ شدہ و
ادراک خلیفہ پیغامبر میر نہ کہ ایشاں در عالم کم شدن و گم گشتند۔
او بارہا اقبال ایشاں را کجا دریا بدو این شقاوت و بے ولتی ما
بر در سعادت و آستانہ دولت ایشان کجا رسد این در نیز
بتہ شد و در حق ما۔ رحمت بر جاں خسرو باد کہ گفت۔“

فرج

در مجلس وصال دریا کشد تا چوں دور خسرو آمدی در سبونماند
ابن جانماند ما شتے معلولان و مریضوں را و خاکساران را و مدبران
را مگر آنکہ کتب ایشاں کہ عقاید و معاملات ایشاں در و مکتوب است

وروش و طریق ایشان درو مطور چنگ بدان ز نیم و امام و معتدک
خود سا زیم تا اگر خورشید دولت از ما بید و لتان فروشد با بے چا
بود و ہذا کثیر متنا۔ این است کہ گفت۔

فرد

از نخت ہم اگر فروشد خورشید از نور رخت ہا چراغے گیرم
و اگر نفوذ با اللہ این در ہم لبتہ شود آنکے چہ من و چہ تو و چہ فرعون و
نمود و چہ ابولہب و ابو جہل

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ

الضَّالِّينَ۔

فرد

سکین من مگویدتے نخت عشاق تو خوش

گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اللَّهُمَّ وَفِقْنَا لِمَا نَحِبُ وَتَرْضَى

سید عطا حسین

۲۵ رذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۷ھ

اسرار الاسباب کا دیکھنے والی نسخہ خزیرہ شیرانی کتب خانہ دانش گاہ پنجاب (۱)

میں محفوظ ہے۔ خزیرہ محمد اقبال مجددی ۳۳ جولائی ۱۹۷۱ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله خالق الليل والنهار وجاعل الظلمات
والانوار والصلوة على محمد رسول الله المختار وعلى عمرته
الاطهار وصحابته الاخيار من المهاجرين والانصار -
وبعد فان كتابنا هذا المسمى به اسرار الاسرار
كتاب الآيات الباطلة من بين يديه ولا من خلفه ولا يختلف
احد من خلقه ليس فيه الا تجريد التوحيد و افراد التفريد
وما كان دين من الاديان وزمان من الزمان يخالفه ويباينه
انه سبحانه واحدا شريدا له احد فرو صمد لم يلد ولم يولد
ولم يكن له كفوا احد اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله -

ايها الاصحاب وايها الاسر باب عليكم بالثبوت و
الاستبانت في معاني كتاب الله واسراره بالتمكن والثبات وكتابنا
له قوله تجريد التوحيد و افراد التفريد - مراد از بن هر دو مقام صمديت است كه جامع الكل است و در ار
اد مقامى و مسلكتى نباشد و ان الى سربك المنتهى اين باشد و فرق ميان تجريد و تفريد و توحيد است كه اول
خانى كردن نفس را از علائق ظاهرى و دوم دل را از حجب نورانى و سوم روح را از ماسوى اشده - ش -

هذا على وفق التنزيل محيط بالتفسير والتاويل وعلى عدد
تلك السور اياكم ان تظنوا فيه الهدى والندى يعرف ذلك
بالفكر والنظر فيه والله الموفق وبه نستعين.

حمد سجده مدح بعيد مرمدوحى ومحمودى را که کل المحامد والمدایح
یرجع الیه وشکر بشار و ذکر باتذکار بسیار مشکوری و مذکورى را که لا احصى
ثناء عليك انت كما اثبت على نفسك خطبه كبريى اوست ظاهر
باطنى که شدت ظهور او لطون اوست شاهی که لا یغیب وغایبی که لا یحضر ازلی
ابدی که لیس قبله شی و لا بعده شی **لَمَّا لَمِنَ الْمَلِكِ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ نِعْتَانِ** آن افریدگار باشد لا یتجلی فی صورۃ مرتین ولا یتجلی
فی صورۃ الثنین **ع** اعظم شان و کمال شیون اوست.

و درود بر پیغمبر او که از احد به احمد آمده از احمد ب محمد رسیده من اطاعنی
فقد اطاع الله طغرای قربت و منزلت اوست و من عصانی فقد عصی
الله و ورباش در بان حضرت اوست.

و السلام و التحیت بر اصحاب و ارباب او که هر یک در بذل مال و نفس خویش
ورره دین او بذل مجهود کردند و در حق حقیقت ایشان بیانی روشن فرمود اصحابی
كالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم خصوصاً من بینهم الاربعة
الذین سبقت لهم مننا الحسنی صدیقہ الصدوق که در فضل و شرف
او اناطق با طق القایل بالصدق فرمود لو كنت متخذاً خلیلاً غیر منی لا اتخذت
ابا بکر خلیلاً و محدث و مستنطق قرینہ الفاروق که در شان او این بیان کرد
لقد کان فی الامم محدثون و لو کان فی امتی فعمش و مجتهد جیش العسرت ذوالنور

الصدیق

له قول و على عدد تلك السور - یعنی سورت های قرآن صد و چهارده است و کتاب سمر سم و فوق آن بر عبدالمجید
سمر مبنی گشت تا اربع تنزیل حاصل شود که سبع بنور اتباع در پیشی آن میرود. ش. **ع** قوله هذه او النذر - الهمزة هنا
المعجمه بيوده و بيغايه كفتن و بسيا كفتن الهمزة والنذر الشيء الخفي - ش. **ع** محدثا ففتح الهمزة و اشهد بها الرجل
الصادق الظن - ش. **ع** محدثون بفتح الهمزة حديث كرده شده گان و ابشان انبيا اتدوا اگر بعد من نبی بود
مربودی پیش -

من بین الامم الخلیفة الحق المقبول المظلوم عند آراء اهل العلم عثمان ورابعهم المرتضى
 العلی الاعلی الاقرب منهم حسیاً ونسباً واقضاهم علماً وادباً من فضل وشراف
 الاجازة وما من برو احسان الا فانه الوصی النجی المولی العلی اسمه حیدر لقبه
 گزارو ہو شیخ المشائخ وقدوة الاحرار رضوان الله علیهم اجمعین وعلی من
 تبعهم واحبهم وجانب عن حد التفریط والافراط ونطق فیهم
 بالصدق والثبات انهم خلفاء الله وخلفاؤه وانها قرانہ وقرناؤه
 اما بعد چند گویے بلکہ زیادت از ہی برنجی که وجع الم تاپاک را گنجی باشد و برضی که موت
 را عرضی بود مبتلا و گرفتار بودم. تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحتی را بنام ما شسته کرد و باغ
 لطیف و بک شد گران سنگی بباد هوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزله و شعری شد تم
 لاحول ولا قوۃ الا بالله چه کار من است وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ
 لغت کار من شود بضرورت فکر امل بر سمر شد و در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے
 اسماء اسراراً سرایتی بعض مردم احرار را آن طرف لفظ شود و قوفی بر
 بعض خفایا الهیات یابند و اصحاب این قدر بدانند که از خود چیزی نهفته ایم
 هر چه ما را اطا کردند ما برستلی خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم
 وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا وَخْيٌ يُنۡوَحِيۡ لَغَتِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْاٰنۡدَا
 ہر کہ اتبع او کند و اہتماش و سنت او بود و رفتن بر طریقہ او باشد شمس از
 جوامع الکلم و لمعہ از گفتار او کہ نور الہدی است و بیان ستر القرب والد فی است
 نصیبہ گیر و اقلتضع الی قالتنا ولا تتبع الهوی۔

۱۰۔ وصی آنجی قائم مقام کسی باشد و نجی ہر از۔ شمس تاپاک اضطراب و بیقراری پیدا کنند
 ۱۱۔ و آن خفایای از نہایت مقام ولایت است و بدایت مقام حمد بیت است کہ خاصہ
 حضرت محمد است من بین سائر الانبیاء۔ شمس قولہ و اصحاب این قدر بدانند الخ۔ این را
 مقام فنار فناد بقا و بقا گویند شمس۔

سمر اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الباء حرف الايصال والتضمين
ابتداء الموجودات بالله والحادثات من الله ومما من موجودا
به ومنه - از یکی جز یکی نیاید و آن یکی نه عین او باشد نه غیر او یک طرف اوین
آمد و دم طرف او غیر الواحد لا یصدر منه الا الواحد یکی را در یکی
ضرب کنی همان یکی باشد کثرت هم از احدیت آمد یک را دو جانهادی دوشد و
یک را سه جانهادی سه شد علی هذا الی الماتین والالوف - وآنکه وجودات را
اقتضای گویم ذات او این اقتضا کرد از وجودی باشد اگر با آن وجود اراد
گویی نقصان او گفته باشی یا کمال - تو که گویی عالم مرکب از هیولی و صورت است
و هیولی قدیم است و صورت حادث اگر هیولی بدان بیانی که من کردم بی شبه
قدیم است نه قدیمی که غیر اوست تعالی هموست سبحانه آن نظام که عالم را قدیم
گوید بد آنکه از توحید بالحد و شود او را گویند جز این افلاک چرا افلاک دیگر پیش
ازین نه بوده است آنرا نیست و نابود کرد این فلک و شمسی و قمری دیگر پیدا آورد
زمانی بصورت تجلی کرده بود زمان دیگر بسکلی و هیستی دیگر پیدا آمد لایتجلی فی
صورة مرتین و کلا تجلی فی صورة اثنتین جز این معنی چیزی دیگر چه باشد
پیش ازین آدم ده آدم دیگر بوده اند تاریخ ابتداء عالم بحاسبان و مهندسان
و آدم در ضبط کسی و ربط کسی نیاید - سوال موسی از ابتدای وجود رب تعالی و
جوابی که او شنود که مرا نگویند و اعتقاد نه کنند که کی باز هستم و باشم ابتدائی و انتهائی
مرانیت پیش از ظهور این عالم در عالمها پیدا آدم کی از ان اینست جهانی بهفت
چند این جهان آفریده ام مالا مال بدانم مر و اید و قدر آن دانه مقدار دانه
سرفش باشد و مرغی از زر آفریدم بشش مہی یک دانه خوردی الحکایت -

وآنچه گویند العناصر را که بر بعه قدیمه نه بدین معنی است
 که قدیم او قدم رب است تعالی بل چنانکه یکی قدیم گوئی یعنی سبقتی دارد و از
 وجودات دیگر رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است کان الرب
 فی عشاء و این نیز بدانی الان کما کان لا یتغیر بذاته و لا فی صفاته
 پس اسم را مقم گویند این سخن از عربیت و عربیت اسم السلام علیکما
 استشهاد این است اما گوئیم میخواهد از اسم مسبی ترقی کند و از افعال بصفات
 و از صفات بذات و رعایت لادب هم باشد محرک و فاعلی و مسکن و نتیج اسم اعظم
 است گفته اند الموجود الا یصیر معدوماً بل ینتقل من صورت
 الی صورت و من مادة الی مادة و من هیئة الی هیئة ازین
 موجود نور مطلق مراد است که فیض قدیم اوست گاهی با و متعلق میشود گاهی بجوا
 وقتی بایس وقتی بقابل و با بل - اوستا و ابوالقاسم گوید به و حَکَمَنْ
 وَحَدَّ وَبِهِ الْحَدَّ مَنْ الْحَدَّ گفتار این حکما است که این مردن ز ادنی
 است دیگر -

الله اسم ذات غیر مصنوع و غیر موضوع و بیان اشتقاقی که کنند
 دلیل کند که موضوع و مصنوع گویند الیه یالیه اذ اعبد و الیه یالیه اذ انجرت و الیه یالیه
 الیه اذ اتالیه همه معنی دلیل برین کرد که اسمی قدیم است نه موضوع نه مصنوع
 غایت مافی الباب مناسب معنی گفتی الله مصدر الموجودات و مصدر
 از اصداد است بر مبتدی و منتهی هر دو دلیل کند انده هو یبدی و دقید
 از خود پیدا کند سجد و باز گرداند از اجال تفصیل آور و از تفصیل باز با جمال بر
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مشتقان من الرحمة یعنی المحنو و العطف ای ایصال
 الرحمة و هر دو برای مبالغت را اند الرَّحْمَنِ بالتدلی و الرَّحِيمِ بالتسلی
 له ترمذی از ابی زینب روایت کرده و در مشکوٰۃ از ترمذی آورده قال قلت یا رسول الله
 این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عشاء ما تحته هواء و ما فوقه هواء و خلق
 عرشه من الماعع عی عمار برنگ را گویند که عبارت از حجاب حکمت است که دره بیضا و فی
 روضه حضرت اشاره اشارت بدوست - ش

الرَّحْمَنُ بِالْتَحْلِي وَالرَّحِيمُ بِالْتَجْلِي الرَّحْمَنُ بِالْتَجْلِي الرَّحِيمُ بِالْتَدَلِي
الرَّحْمَنُ بِالْتَشْكَل الرَّحِيمُ بِالْتَمَثَل الرَّحْمَنُ بِالْتَقْرِيْب الرَّحِيمُ بِالْوَحْدَت
الرَّحْمَنُ بِالْاِيْصَال وَالرَّحِيمُ بِالْاِتْصَال اِيْن اْمُور اِضًا فِيْ اِسْت مِرُوْ كَلْمَهٗ نَبَا
اِنْ تَمَّ اِلْتِغَال عَلٰى مَا قَال اَهْل اللّٰغَت وَاْمَا اَوْلُوْا اِلْحُوَال فِيْ وُقْت
وَحَال عَلٰى مَا يَقْتَضِيْهِ مِنَ اللّٰكْبِيْر الْمَتَعَال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰمُ لِلْجَنْسِ شَمُوْلَةٌ بِحَكْمِ بَانَ
كُلُّ الْمَحَامِدِ لِلّٰهِ لَا مَحْمُوْدًا اِلَّا اللّٰهُ اِكْرَ حُ مَرَكْسِيْ رَا بُوْ حَم خُوِيْش مِج كَنْدَا ن مِج
بَارِيْ بُوْد تَعَالٰى بِحِذَا عْتَبَارًا اِكْر تَحْقِيْق اَنْ مَحَامِد بَرَا ن شَخْص رَا سْت دَا اِل اَنْ جَزَا ن
خِدا وَنَدِيْت لِيْن حَقِيْقَت حَمْد مَرَا و رَا اَبَا شَد بَرُوِي عَارِيْت شَمْرَنْد . وُو يَكْر خَالِق اَفْعَال
اوست كَسِي مِرِكِي رَا حَمْدِي كَرُو خَالِق حَمْدَا ن خِدا وَنَدَا سْت وُو خَالِق صِفْت مَحْمُوْدِي اَوْم
خِدا اِيْتَعَالٰى هَسْت لِيْن حَقِيْقَت حَمْد جَزَا و رَا نَبَا شَد . وُو يَكْر وُجُوْد هَر شَيْ بِيْفِيْض اوست
هَر چِه بَا اَنْ شَيْ اِسْت بِيْفِيْض اوست لِيْن هَر حَمْدِي كِه كَرُو ه بَا شَيْ هَم اُو رَا كَرُو ه بَا شَيْ .
كَا فَرِيْت رَا پَرِسْت وُو مِج وُشْنَا ي اُو كُو يَدِيْت رَا كِه تَرَا شِيْد وُصْنَفْت تَصْوِيْرِيْت صَالِح
اُو رَا كِه اَمُوْخْت وُعْبَادَت اَنْ بَت پَرِسْت كِه اَفْرِيْد تَفَكْرِي كِن دَر تَا مَل شُو حَقِيْقَت
وَ اِنْ كَل الْمَحَامِد يَرْجِع اِلَيْهِ تَعَالٰى اللّٰهُ سَمْحَانَهٗ كَفْت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ .
حَمْد لِنَفْسِهٖ بِنَفْسِهٖ وُحَمْد لِنَفْسِهٖ اَتَمُّ مِنْ حَمْد نَا اِيَّاهُ زِيْرَا چِه حَمْد مَاعْلُوْل
اِسْت لِيْن حَمْد اُو اَتَمُّ بَا شَد حَمْد لِهٖ قَوْمًا كِن اَمِه وَاِنْعَامِه وُو طَائِفَةٌ لِّافْضَالِهٖ
وُشَخْصٌ حَمْدُهٗ فَا نَبِيًّا فِيْ حَمْدِهٖ وُشَخْصٌ بَا قِيًّا بِحَمْدِهٖ وُ مِنْهُمْ مَنْ حَمْدُهٗ
مُسْتَهْلِكًا فِيْ حَمْدِهٖ وُ مِنْهُمْ مَنْ حَمْدُهٗ مُسْتَنْطِقًا بِحَمْدِهٖ مِنْهُمْ مَنْ حَمْدُهٗ مِنْهُمْ مَنْهُمْ
ثَمْرٌ وُ ثَمْرٌ فِشْمِ هَمِيْرِيْن حَمْدِهٖ حَكَايْت جَنِيْد رِبْطِي دَرِسْتِي مِي بَا شَد شَخْصِي حَمْدِهٖ حَمْدُ اللّٰهِ
كَفْت جَنِيْد كَفْت اَتَمُّ لِيْنِي رَبِّ الْعَالَمِيْنَ بَا وِي كُو مِي اُو كَفْت وُ مِنْ الْعَالَمُوْنَ

لهٗ وُ مِنْهُمْ مَنْ حَمْدُهٗ مُسْتَهْلِكًا فِيْ حَمْدِهٖ حَمْدُهٗ مَجْدُوْب مَجْدُوْب اِسْت وُ مِنْهُمْ مَنْ حَمْدُهٗ مُسْتَنْطِقًا بِحَمْدِهٖ مَجْدُوْب مَالِك وُ بَا قِي مَكْن
بِيَان نِيْت اِسْت . لِهٗ مِنْهُمْ وُ مِنْهُمْ مَنْهُمْ اَبِلْ عِلْمُ الْيَقِيْنِ وُ عِيْنُ الْيَقِيْنِ وُ حَقُّ الْيَقِيْنِ اِنْ دِيْش . لِهٗ . ثَمْرٌ وُ ثَمْرٌ
فِشْمِ حَقُّ الْحَقِيْقَت وُ حَقِيْقَت لِحَقِّ وُ حَقُّ الْحَقِّ . لِهٗ .

حتیٰ یذکر مع اللہ قال الجنید قلبہ فان الحادث اذا قورن بالقدیم
 لم یبق لہ اشریکی کوزہ را از برف ساخت کوزہ را پر آب کرد و در من ^{نہ} یزید است
 آفتاب بروی تافت کوزہ را عین آب یافت سوارگان آبی دیدہ و جودات را
 بدان قیاس کن ترا محقق شد کہ کل المحامد یرجع الیہ سبحانہ و لام اللہ
 بہین اختصاص تقاضا کند و ملک - چنانچہ گوئی الضحاک الانسان و الجمل
 للفرس - اللہ مستجمع لجميع صفاتہ تعالیٰ و لزا قیل هو الاسم
 الاعظم علی الحقیقت و من قال کلاما فی اشتقاقہ فہو دال ایضاً علی
 انہ مستجمع لجميع الصفات - قال شیخ الاسلام ابو سعید الخزاز
 فی کتاب درجات المریدین " و منهم من جا و نر حد نسیان حظوظ ^{نفسہ}
 فوقع فی نسیان خطہ من اللہ و نسیان حاجتہ الی اللہ فیقول لا ادری ما ارید و ما
 اقول و من انا و من این انا ضاع اسمی فلا اسم لی و جهلت فلا علم
 لی و علت فلا جہل لی و اشوقا لا الی من یعرفنما اقول و اذا قیل لا حد
 ما ترید قال اللہ و ما تقول قال اللہ و ما علمت قال اللہ فلو تکلمت
 جوارحہ لقات اللہ فاعضاؤہ و مفاصلہ ممثلیۃ من نور اللہ الخیر
 عندہ ثم یصیرون فی القرب الی عنایت لا یقدر احد ہم ان یقول
 اللہ لانه و رد من الحقیقت علی الحقیقت و من اللہ علی اللہ فلا
 یكون فیہ من اللہ فضلا ان یقول علی الحقیقت اللہ و انتهى عقل العقلاء
 الی الحیرت و لا حیرت و معناه لا حیرت فیما ہو فیہ قولہ فوقہ فی
 نسیان حظہ من اللہ و حاجتہ الی اللہ بیچ میدانی چه میگوید فیض با
 مستفیض خویش کی میناید آنکہ حظ از کہ گیرد و حظ از کہ خواہد کہ خود را استہلک و عین او
 می بیند قولہ "فیقول لا ادری ما ارید و ما اقول" بیت - اینجا کہ منم نہ است

لہ من یزید کیست کہ زیادہ کند بہای او - استعمال این در فر و خشن کالا است کنایہ از بازار ع. ش. - لہ سوارگان
 حباب - ش. لہ تو ملک - یعنی چون این چنین کند او تعالیٰ مالک او گردود و او ملوک و یا آنکہ الحسن مالک و معروف
 و خواجہ جهان گردودہ ہمہ عالم ملوک او باشد و للمالک ان یعرف فی ملکہ کیف یثار فعل ما شئت کا تک معقولہ
 و زرک این باشد - ش -

نے جای نعم۔ زیرا چه ہمہ یکی است نہ افزونست نہ کم + و من انا و من این انا
 ہر آئینہ مرید میگوید چه میخواہم و برای چه میخواہم و کیستم و از کجا ام و کرا میخواہم چو خورا
 گم می بیند و خود را از خود رفته می یابد و جزاوی اورا بدو نمی شناسد۔ قولہ: "ضناع
 اسمی فلا اسم لی" نامی دیگر نہا وہ بود پوہم و وی و بجان تفصیلی و اجمالی و جزئی و
 کلی آن رسم حقیقت مضمحل شد علی الحق روی بروز نمود۔ قولہ "وجہلت فلا علم لی
 و علمت فلا جہل لی" اکنون علم جہل شد و جہل علم شد علیکہ بخود داشت آن علم گم
 شد جہل باز آمد و علیکہ بدو داشت آن علم نبتی و صفتی و گر ظاہر گشت گفته اند چندان بدو
 کہ بدانی نمیدانم۔ قولہ "داشوقاہ الی من یعرف ما اقول" اشارتی بدین میکند اینجا
 محرمی نیابی و وی را نہ بینی مساعدی نباشد ادای آن را عبارت این آید و اشوقاہ
 الی من یعرف تحفہ و گر بران شوق خود و اشوقاہ میگوید کہ آن و را رہبران شوقاہ
 افتد چنانکہ گوی و از یداہ۔ قولہ و اذا قیل لاحدہم ما ترید قال اللہ
 قول و فعل حال و مقام لحم و وہم بہ اللہ شد۔ قولہ فاعضاءہ و مفاصلہ ممتلیۃ
 من نور اللہ المخزون عندہ گوی انسان خزانہ است کہ نور قدوسی و سبحی
 انجبا مخزون است بہمان نور مخزن و نسبت کہ در مفاصل و مواصل او
 در لحم و دم او اللہ است۔ قولہ ثم یصیرون فی القرب الی غایت لایق در احدہم
 ان یقول اللہ ہر آئینہ قادر چہ باشد محل گفتار نماید غوک کہ در وریا غرق شدہ است
 در ان غرقاب قابلیت ندارد کہ فریاد کند مگر آنکہ سراز و بیرون کشد چنانچہ گفته اند

شعرا

الحمد لله على انبى كضفدع ليسكن في اليم

ان هي فابت ملية مالحا وان سكت ماتت من الغمر

قولہ "لانہ" و سرد من الحقیقت علی الحقیقت او براوست حقیقت بر

حقیقت نزول کرده است و از خدا بخدا رسیده است۔ قولہ "وانت ہی عقل

العقلاء الی الحیرت یعنی عقل عرفانی عاقل۔ عارف دو است یکی غائب یکی

را کہ از رسم شوقاہ اشوقاہ گوی و از یداہ

عائل باغائب سخن نیست سخن باعقل است۔ قولہ "ولا حیرت" پورا وعین حیرت گشت حیرت چه معنی دارد۔

چند سخنی کہ اینجا تحقیق نمیق یافت در اسرار ما آن قدر کہ نظارہ کنی خارج ازین نیابی مگر چند سطرے کہ بازگونہ بنشتہ ام و چند حرفے منہجیاتی کہ تشابہات است آن خاصہ است نگر کہ واسطی چه پرده دری کرد گفت **يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ** ہاءِ یجبونہ را بجز الی الذات دون النعوت والصفات ابوہریرہ گفتہ است حفظت من رسول اللہ وعائین من العلم ودعاء لقد بشتتہ ودعاء لوبتتتہ لقطع منی هذا البلعوم ونظارہ شو کہ زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ در شعر خود چه اشارت کردہ است۔

انی لکتم من علی جواہرہ کیدایری الحق ذو جہل فیفتنا

وآن تمام در سر نوشتہ ام اختصار ما و کلام مقلوب ما ہم موجب اینست۔

رَبِّ بَیِّنٌ مَعْنَى اسْتِ الرَّبِّ الْمَصْلِحِ الرَّبُّ السَّيِّدُ الرَّبُّ الْمَرْبِيُّ بِرِزْدِ قَوْمِي
را بغذا پرورد و قومی را بقوت عشق پرورد و قومی را بدر محبت پرورد و قومی را اصلاح
مزاج ایشان کند از تشمت و تفرق تبوحد آورد از تمقص بہ تنعم دارد و قوم فقوم شم قوم
مردی را سید الا برار و سید الاخیرا و سید الاسرار و سید الکبار سازد و مردی را
واقف اسرار مرشد قوم رئیس الطائفہ خاتم الانبیا افضل الاولیا فعلی بذا۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هِيَ آخِذَةٌ بِنَاصِيَتِهَا مَلَكٌ رَاوِزًا لِكَلِمَةٍ

تمام است تا آنکہ موالی سادات را صدق نباشد ہر لافقہ حکم سابقہ خویش دارد میان بندہ و حق
ربطی هست کہ ہم بدان ربط ضبط است اِنَّ رَبِّي عَلِيُّ صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ رَحْمَتٌ غَضِبٌ بِمَنْ سُوِيَ نَبِيِّهِ
کہ اگر نسبتے با دین بود برنگ و خشت چه غضب شود و فاذا اَهُوَ غَضِبْتُمْ فَيُرِيكُمْ اِيَّاهُ
حادث را با آن تدبیر چه مخاصمت و لکن فیہ سر۔ یَوْمِ الدِّينِ معارف ضروری
شود کافر حکم کفر خویش بر خود حکم کند کہ او مستحق دوزخ است بہشتی با حساس خویش
داند کہ تجلی فضل بر دست البتہ بہشتی باشد ما را خود را خود شناسد کہ سر کوفتن اتقان است

إِيَّاكَ لَعْبُدُ وَإِيَّاكَ لَسْتَعِينُ نعبود و را برستعین تقدم داشت زیرا چه عبادت حق رب است و استعانت حق بنده اول تذلل بعد از ان استعانت رسم و عادت چو دیده از هر که چیزی نمی آید البتہ ذل خود را پیش آری و آننگه از وی حتی بطلبی و بجزینا بر بقا مقدم است اول فانی الصفت و لذات گروی بعد از ان بقا باشد شوی۔

لا الصفت

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ نظاره شوخت حمد و ثنا مقدم داشت چنانکه شرط طالب و سائل است و طرز گدا و خواهنده است بصفت رحمت و رافت و لطف و کرم و قدرت بر ایصال نعمت و راحت و پس آن تعلیم و برآمد کرد به تعلق و تشبث و به تذلل و تعبد و هم از و استعانت طلبد و اگر نه آن خواهنده آن روندارد که او را بغیر اعانت او و استعانت او قسمتی نصیبه شود پس آننگه ارکان شرائط طلب را مقدم کرد بعد از ان بهمه عجز و انحراف خواست که إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ هدایت بر سه معنی است یکی آنکه بیان ره و مقصد کنند و اسباب و آلات رفتن بدستش و بند دوم آنکه خود را سپرد و سپردار شوند بر ره راست برند و مقصد رسانند این هر دو صفت پیران و مرشدان است ایشان همین کنند و همین طریق بره برند۔ سیوم آنکه با این هر دو که گفتیم خلق فعل هدایت در ان شخص کند هر قدر می کند آن قدم را او آفریند خود عامل او باشد برگردد بمنزل رسانند این را صوفیاء مجذوب متدارک نامند۔ ما در چگونگی بچه رامی پرورد ایصال منافع و احتما از مضار می فرماید همه روز در کنار گرفته میدارد و چنانچه بایزید گوید الصوفیه اطفال فی حجر الحق۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تعیین نمی کند آنچه انبیا مرسل و اولیا مقرب را داده حضور غیبی فنا می بقای صحوی سکری رسیدنی که بازگشت نباشد ابو اصل که لا یرجع نقدا نه جنبه در جنبه او باشد۔ صِرَاطَ الْمُسْتَقِيمِ آنست معرفت با عبادت معرفت با محبت عبودیت بار بوبیت تجلی با تجلی اگر این جمع شود۔

له معرفت با عبادت از عرفا دیدم که معرفتی دارند فاما عبادت نه داین معرفت عنان الله مقبول نباشد۔ ش
له معرفت با محبت این بلغ از اول است اول در حق اهل افعال و صفات و ثانی در حق اهل ذات بش
له عبودیت بار بوبیت این خاصه حضرت رسالت است و چندی معدود از امت خاص اکنون عبودیت
می باید دانست یا مصدری است چنانکه فاعلیت ای کوه عبا اما مورار اضیاف فی جمیع الاحوال بقیه بر صغیرا

خوف ورجاء غر وذل یجایع شود این صفت اولیا و انبیا است متعیم علیہ
ایشان اند۔

مَغْضُوبٌ اوست که طرفی را عاقل و عاری باشد و طرفی را تثبیت
ضال۔ آن بود که مرد بحق و حقیقت زبیده عبادت خشک را مقصود و آ
چنانچه زها و عباد و متقیان را شنیده باشی و یا نصیب مائی از اقسام معرفت او
شده باشد زمام نفس را کشاده کند یهیمه فی کل و او بود بزرگ بلای است
یکی را اعتقاد افتد که در ای آنکه من دانسته ام رهبری و کاری نیست و بلای سخت تر
و بدتر این است که خود گمان برد بمنتها رسیدم کار من بجائی است هر چه خوش آید
مرا کنم زیان کار نباشد زیرا چه افعول ما شئت من الله است هر چه تو کنی
بکن تو آن منی و من آن تو م و بحق قدم شیخ نصیر الدین محمود و بحر مست مرتضی و
مصطفی صلی الله علیه و سلم که ان مسکین بی دین در ورطه افتاده است
که خدائی خواهد او را بحقیقت حق ره دهد اگر از من استوارنداری طرف انبیا لحظه
کن از ارواح جنید و ثعلبی و بایزید پرس محمد حسینی تغمده الله بالرحمة از خود نمیکوید
بی منطق و بی بصیرت نقد وقت اوست غوک دریا را از دریا پرس که هم از دریا رسته
است هم در دریا ماند هم از و خور و هم از و آشامد و بد و باز گردد که از دستت
دریا چگونه می نالد و چگونه فریاد بر می آرد۔ مقتضی از زبان او میگویی نشخص
الحمد لله على انسى كضفدع يسكن في اليم
ان هي فابت ملية ما لحا وان سكتت ما اتت من الغمر

بقیه حاشیه صفحه (۱۰) عبادت صد ساله بعبودیت یک لوح نرسد عبادت از بهر عبودیت است و آن رضا لقبنا است که راضی
بودن یک ساعت بقضا الله بهتر از صد ساله عبادت که صائم الدهر و قائم الليل باشد و در بویش بودن او ریب و آن
را بطه خاص است میان بنده و مولی مبرک ابرار، اطلاع و مبنی او را هیچ چیز دشوار نباشد و همه چیز
ویرانیک بنید و محتاج الیه دانندش۔

۲۱ سوم

(۵)

گر گانی که شیر بیشه و حدانی نگر که چه رو باه بازی کرده چه میگوید و لعیصل
بعد آنکه پس این چه باشد یا اتحاد یا لا هو الا هو یا هو هو آنکه گر گانی اینجاره دو گانی
می نماید از وران نشانی نمیدید معیت را کار و باری و نام و بانگی می نهد و هو
مَعَكُمْ اِنَّ مَا كُنْتُمْ سِجِّ مِیدانی از کجا بجا رفته الله فو مراهات و
الامر من هیچ خبر است که بکدام با دید می اندازد خرقه در بحر حسیم افتاده است
اگر گوی بگردون خرقه است یا برون است یا فرود و بالا است یا نه درون برون
فرود نه بالا عجب کاری یا این گوی نقطه است از جزو لایحزری عبارت توان
کرد با اعتباری چه گوی الله احد یا آن تصور کن هر چند و هم گماری او ازان
بیشتر بیشتر باشد و الله من و سائرهم محیط اثبات و درخ کرد و جو چشم
نعیم و عجم رخ نمودند در اولاد ای این هر دو اعتبار را فرود افکنده است محمد از

سه خواجه ابو علی محمد فضل فارسی مرشد ابو القاسم گر گانی است از دروایت می کند ان اسماء
التسعة والتسعين بصیر من صفات السب و هو غیر و اصل فی السلوک و برایتی و هو بعد فی السلوک
و لم یصل - ش - سه رو باه بازی ازان میگوید که مطلقاً میگوید و لم یصل او و اصل شده است
فاما بحال مراتب وصول نرسیده و نهایت درجات او بر نرفته و در حقیقت چو ل مطلوب را نهایتی
و غایتی نباشد طلب طالب را از کجا نهایت تصور کند مصراع ببرد نشد مستقی دور یا همچنان
باقی - پس و اصل فاصل و اصل باشد و بعد بعد قرب قرب - قرب قرب - بعد بعد باشد بکجه
بعد بعد بعد قرب قرب قرب قرب بعد بعد بعد و این از الهیات است
سه - این از صدیات است و معنی لا هو الا هو این است نیست ماهیت و حقیقت او تعالی
زاید بر وجود او - ش سه عبارت از انوار صمدیت است که در مقام الهیت است که آن
بقیه بر صفحہ (۱۲) -

از دعوت بکار مانده است انّ دبل لیشتا ق الیل جلوہ گری خویش
 کرده است شہی با عروسی ہنہا مائی و منی اوی و تونی میرفت پرده غیرت بر
 ہر دو اقا و عروس باشد خہ خہ از ہر دو یکی ہم نہ و را را لورا چنین فرمودہ است
 سبحان اللہ خطبہ من والحمد للہ رتبہ من ہمہ عالم در قبضہ من و من از ہمہ ہمہ از
 سہ و چہار و پنج و مہفت بیرون نہ مردمان مرا مطلق و مقید نامند دیگر آن نفس
 جزئی و یکی دیگر فیض از بی نہ کہ من منم و این ہمہ او ہام و خویلات مردمان ذات
 الظنون و احسانات باشد منہم منہم منہم منہم منہم۔

بقیہ حاشیہ بر صفحہ (۱۲) آن عبارت از لا ہو الا ہو است اول بدین فایزہ گردد بعد بدان رسد اول
 مقام انبیا است و دوم مقام حضرت محمدی است کہ ہمہ پیغمبران آرزوی آن کردند۔ ش
 ہ بیان گرگانی دال بر معیت ذات است با وجودات علوی و سفلی کہ اللہ نور السموات
 والارض۔ ش۔ ش خریقہ دانہ سرشفت۔ ش خضم بمعنی تفرہ شے کہ بسیار بزرگ شود اورا خضم
 نامند۔ ش۔

سمر سیوم

امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه فرماید: العلم نقطة کثرها الجبل
 این جبل کدام باشد من علم جهل ازین جبل این حکایت کنند من عرف
 الله طال لسانه رب را شناختند رو بیت را نه شناختند شناختند ولی بهیچ
 و کفایت نه شد. کَلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ چگونه در حصر و بیان آید من عرف
 الله كَلَّ لِسَانَهُ و ره بندی درستی کرده است این صفت میسر نه شود مگر از
 دوسه پنج و هفت برگذری از و را و را آگاہی نه هر آینه کل لسانه دست
 شنید الساکت عن الحق شیطان آخرش نه که شیطنت عبارت از
 بعد است بیچاره غوکی که در دریاست اگر سر بر آورد از و بد و رود آن گاه
 آهنگی از و بر آید در آهنگ زنگ آمیزی تواند کرد و آنکه خود غرق است در
 ظلمات تنگیت هم چشم و زبان را چنان بر بسته است و چنان بر آن هر و در

له کثرا الجبل یعنی بسیار گردانید آن نقطه را جبل بدان. یعنی علم و حدت صرف مشابه نقطه است که از و
 حرف کلمه و کلام و جهل آید و در همه آن نقطه موجود باشد بغیر او قوام ایشان نباشد همچنین از وحدت صرف
 که وجود بحث و تصور با وج تعیین اولی و دریای اول نامند و اسامی بسیار دارد و حسب قوایل و محال و
 مظاهر و مشابه بیشتر و واحدیت که عبارت آن عدم ملاحظه شی است و واحدیت عبارت از ملاحظه
 شی است علم و نفس و اعیان ثابت و عالم مثال و عالم موجودات همیائل علوی سفلی حتی الذرات نظام
 کثرا الجبل اشارت بدین است که گفتیم جهل نسبت علم است چون از یکی به و می نمود جهل شد همچنین سیومی
 و چهارمی و مالایقناهی و انرا اوجات نامند از آن طرف و در کات گویند ازین طرف اول طریق مجذوب
 سالک است و دومی طریق سالک مجذوب. شش آری چون علم بغایت رسید جهل نامند لان الشی
 اذا جاوز حده اوردت ضده ش.

رفته است بیچاره این غوک .

ان هی فابت مملیت مالحا دان سکنت مانتت من الغنر

آشنا خالی انہیگانگی نبود با و جز هوای متحرک نیست و ہوارا در مستقر خود قرار
تمام است ہرچہ از باد گوی ہمہ بر باد باشد و آنکہ و را رورا است و رگفتار من و
تو نیست روندگان را آنجا قرار نیست زیرا چہ روح و راحت نیست و بازگشت
از و از قضیہ انکار ضروری باشد صیاد خواهد سیرغ را بدام گیرد او یک کنج شکب
را بدام نمی تواند آورد سیرغ را چون آرد عارفان را اسلامی محققان را پامی میتا
و داعی محمد حسینی ما امامی و اللہ اعلم .

سمرچهارم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وایت ربی لیلته
 المعراج فی احسن صورۃ و وضع کفیه عن کتفی فوجدت بردها فی
 صدری و حدیث چند معنی است هر یکی بقدر فهم خویش سخنی گفته است ممدان
 و متفقہ گویند از تشابهات است و اینجا عجب این است که او تشابه فرماید و
 اصحاب از ان نپرسند مگر خود به تعیین آن سخن میدانستند یا خود دانست که این
 تشابه است نپرسند و آنکه بعضی فقہا گویند که تشابه بر مصطفیٰ هم کشف نبود در آخرت
 شود خود کلام رسول الله تشابه باشد سخن ایشان درست نبود نزد اہل لفظ کہ استخراج
 معنی از لفظ کنند فی احسن صورۃ همان معنی دارد و هو الله فی السموات و
 فی الارض هر معنی کہ درین آیت است همان معنی این جا تصور کن و دیگر گفت
 فی احسن صورۃ نگفت باحسن صورۃ صورت احسن او نگاشت صنعتی
 لطیفی ساخت آن دلیل کرد بر حسن صنعت او و بر کمال قدرت او علیٰ ہذا امرایت
 ربی درست آید چنانچہ محمد و اسح گوید ما را انت شیئا الا ورایت الیہ فیہ
 معنی دیگر سرائت ربی فی احسن صورۃ عبارت از تشابه و شکل این سخن
 نیز یکی از تشابهات بود چہ گوئی او تعالیٰ لا یتغیر بذاتہ ولا فی صفاتہ مجرد
 الاخوان تعالیٰ الله عن ذلك علو کبیرا و آنکہ لمحدا لمحاد و رزود
 روا نمیدارد کہ این سخن گویم و پس آن روکنم لاحول ولا قوۃ الا بالله معنی
 دیگر خداوند سبحانہ و تعالیٰ خواهد گوید طالبی مشتاق را و عاشقی دردمند را تسلی و
 دانی بخش صورتی صاف و شفاف عکس پذیرا فرمید عین نور جمال لاہوت بروی تابد
 عکس آن در آن صاف شفاف پدید شود سبب مزید و ذوق و قوت آن شوق
 باشد طالب عاشق گوید سرائت ربی فی احسن صورۃ و آنکہ بعضی ازین

بدین اشارت کنند کہ مادر خود دیدیم و آنکہ انا الحق و بعضی سبحانی گوید و جنید لیس فی حبیبی سوی اللہ فرماید ازین اشارت و رمزی ازین باشد۔

معنی دیگر شیشہ سپیدی صافی را در طاقی نبی و رای آن چراغی افروخته داری شیشہ تباہہ چراغ نماید بنبیدہ گوید کہ من درین طاق چراغی افروخته دیدم۔ معنی دیگر معیت او باہمہ اشیا است چون این معنی بردنی کشف شود او گوید در ہر چہ نگہ کنم ترا پندارم اختیار احسن برای آن بودہ است تکریمہ و تعظیمہ و حرمتہ و عزتہ۔

معنی دیگر را ایت ربی فی احسن صورۃ ای انزہا و اعظمہا و اکرمہا و ما یدل علی نزاہتہ من کل فصل و وصل و عیب و شبین و قرب و بعد آنکہ صورت چہ معنی دار و نشنیدہ صورت ملہ و صورت این کار صیت این را ہم بر آن کار بر فہذا الیق بجال اللہی و محمدی الحسینی و ہذا دینی و معتقدی و فہی فہو قریب من فہم نکاتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اما معنی وضع کفینہ فوجدت بردہا فی قلبی ربط این بر ہر معنی کہ گفتیم مرتب و مسلم است اگر من مینولسم بسیار گوئی میشود تو فہم کن بگیر۔ و معنی دیگر خداؤ سبحانہ کو تعالیٰ خواہد کہ صفات حمیدہ تخلص و اخلاق گزیدہ خود سعی کند این امر نوری را صورتی با فریند و آن صورت احسن الصور و اعدل الاشکال باشد این صورت بر آن شخص کلی کند بنبیدہ گوید را ایت ربی فی احسن صورۃ زیرا چہ صفات اللہ لیست عین ذات و لا خیر رب میگوید و احسن میگوید دلیل بر لطف و جمال کند در شاہد چنین کہ خدا خواہد یکی را بشارت با ایصال دنیا کند و ایصال دنیا و بشارت او امر لیت معنوی برای این را صورت عورتی آفریند و شگری آفریند بدست وی دہد و خود را بخواب بند کہ عورتی بدست او شکر میدہد و معبر تعبیر کند کہ او را از دنیا چیزی رسد فکذ لك ہنہنا ہذا قول سدید و کلامہ عتید

وآنچه گویند سرایت ربی ای سیدی مراد ازین جبرئیل باشد نیکو
سخنی است اما نسبتی با کسی میرو که او میگوید شب معراج رویت نبود چنانچه عایشه
فرماید کذب علی محمد من قال رای دبه لیلۃ المعراج - معنی دیگر هم گویند
سرایت ربی و کنت مستقرا متجلیا فی احسن صورۃ یعنی علی طلب
و وجدان و شوق و مهذب من الاخلاق الذمیه فوضع کفیه
ای کف عنایتی علی کتف کما هود اب المشفق الرحیم علی
الصغیر فوجدت بردها فی قلبی ای حاصل فی قلبی بر دیقین هم
برین تاویل که اینجا گفته ام در جمله معانی همین را تحقیق کن - کف عبارت از قبل
و کنایت از عنایت رحمن کنند چنانچه گفته است الصدقة یقع اولافی
کف الرحمن -

سپنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

یَقَالَ لَشَیْءٍ الظَّاهِرِ الْمُظْهِرِ - و این هر دو معنی اینجا درست آید چون
وَهُوَ مَعَكُمْ رَا اَعْتَبَارِ كُن ظَاهِرِ السَّمٰوٰتِ وَرِ سْتِ اَیْدِ زِیْرَا چِه اَوْ ظَاهِرِ اسْت
گفتند الحق شدت ظهوره خفی کالنور فی السواد چنانچه نور در سواد
خفی است ظهور او نیز بر خلق همچنان خفی است انه مع کل شیء لا بمقدار نه صفت
قرب او همین تقاضا کند اگر مقارنت حسی باشد تعالی الله عن ذلک علواً
کبیراً آنجه معیت بذات گویند بینهما احتمالی فاحشی رود هر یکے مروگیری را
تضلیلی کند اما اگر با معان نظر کنند بینهما تفاوتی نباشد زیرا که قرب اعتباری است
نه حسی این سخن شنیده باشی - ۵

او با همه در جمال چشم همه کور او با همه در حدیث گوش همه کور
و آنکه دوام مشاهده را ادعا کرده هم بدین معنی است که گفتیم بیت
از بعد مکن شکایت ای خسته گجگ کز غایت قرب من بسینی ما را
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْاُوْرِ یَدْرِ هِیْنِ حَکَایْتِ مِی کُنْدُ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْهِ مِنْكُمْ هِیْنِ مِی فَرَا یَدِ - مَا رِئِیْتِ شَیْئًا اِلَّا وَاِیْتِ اللّٰهُ فِیْهِ هِیْنِ اِشَارَ
دارد - معنی دوم مظهر السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ و این اظهار دو معنی دارد
اظهار یکی در مشاهده من و تو است همه کس می دانند و می بینند معنی دیگر مظهر
هُمَا بظهوره سراب صورت هوا است و هوا معنی سراب سراب ابی
هوا وجود نه و هوا را بی سراب ظهور نه توام او بدو و توام سراب هوا و ظهور
هوا بلسراب اگر سراب نباشد هوا ننماید این مظهر که گفتیم دقیق سخن است چه دانم
در فهم تو آید یا نه آید سراب عکس هوا است و هوا عین سراب ماهی را پسنداز

کجا باشی چه چیزی بچہ باز گردی او گوید از دریا یا ام بدریا باشم همان دریا خورم
هم بدو آسایم هم بدو باز گردم **يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السَّجَابِلِ لِكُتُبٍ**
همه را باز گردانند بدو پرند صورت یعنی خویش باز گردود آفتاب برآید سراب نماید
گرد و کما بدانا اول خلق نُعِيدُكَ -

قوله تعالى مثل نوراً كمشكوة - ای صفت نوراً این قدر
بیا بدانت هر چیزی که منزله از صور و اشکال اورا خواهند تمثیل جزئی حسی نباشد
زیرا چه تو از عالم حسن و شاد و حاضر هر آینه تمثیل هر چه کنی بعالم خویش کنی اینجا گمان
نبری که او بعینه همچین باشد معنی این بود که این محسوس بدان معقول غایب ماند
الغرض همان معنی که من قبل گفته ایم همان معنی را الله سبحانه بدین تمثیل کرد فرمود که بدین ما
چنانکه در طاقی شیشه باشد در آن شیشه چراغی شد این طاق چون نماید و آن شیشه چگونه
باشد آن طاق تمام روشن گردد و در آن شیشه که در و چراغ است همچون آفتابی و ماهتابی
باشد این آسمان و زمین و اهل ایشان هم بدان طاق مانند فیض که از و رای و را
تابشی در لاهوت انداخته است و از لاهوت در ملکوت افتاده است و از
ملکوت بملک آمده جبروت عبارت از جمع هر سه آنرا ناسوت نام
کن فعلی نذا اظهار او بظهوره باشد و ظهور او بظاهراً آن باشد **هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ**
رویتی تمامها نموده اند و آنچه رویت را استحالت کند او گمان برد که این حاسه
بصر ازین روی که او اوست قرب بعد را اعتبار کند حدوث مقدم را اثر دهد
آن نادان نداند که اشیا بنور او متصف است همان نور اوست که نور خود را
می بیند ما سراسی الله غیر الله همین معنی فرماید و هر که دعوی انتسابی کند خرقانی
ازین جا گوید انا اقل من ربی بسنتین ازین سنتین چه عبارت کرد و نور را
در میان دید ز جا چه و چراغ و مشکات از و فیض گرفته گفت که من هم از و ام طاق
که روشن است هم از و روشن است من بدو چیز از و کم ام یعنی از ز جا چه و چراغ
این جا اندیشه نیکو کن که عارفی ازین بیان نکرده است گویند به سنتین ای خالق

الوجود کما هو خالق العدم و این ہم گویند آمدن و رفتن دو سال عبارت
 ازین کہ من آیم و روم پس علی ہذا بدو سال کم ہاشم ہم از و آیم ہمید و روم و هو
 لا یتغیر بذاتہم ولا فی صفاتہم و مراتب ذوات و صفات شبلی گوید۔ انا
 اقول و انا اسمع و هل فی الدارین غیری یعنی کسی گوید و من شنوم و آنکس کہ
 گوید آن ظاہر نگفتہ و آن نوری کہ باو است او گفتم من کہ شنیدم نوری کہ با من است
 آن نور شنیدہ و آن ہر دو نور یکی پس انا اقول و انا اسمع و هل فی الدارین
 غیری درست آید۔ یا رمن و براور من و دوست من عبد اللہ جمال الدین مغربی

این معنی را خوش نظمی کردہ۔ شعر کلامی الی مسمعی راجع
 کانی انا القايل السامع و ہم گفتار اوست۔ شعر

القايل والسامع والباصر هو هو والعالم بالباطن والظاهر هو

القائب ما سواه والحاضر هو الاول والدايم والاحز هو

هدانا الله و اياك لما تلقناه والله اعلم۔ و باقی آیت ہر

رابطہ اگر بیان کنم سخن دراز میشود و من میخواہم کہ کوتہ گردد و السلام۔

ششم

قال الله تعالى - الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝

محدث مفسر متفقہ گوید ای استوی چنانکہ مربع شنید و گویند کاستوی
 هذا و درین معنی از احادیث گمانند میشوند و در حدیث این معنی آمده است ^رر
 تعالی بر کرسی نشست فتکر کرا لکرمسی تا آنکہ بعضی آواز کرسی بیرون ماند و ایشان
 گویند کہ جمیع اعضاء انسان در وی با ثبات است ایڈ لا کایدینا و وجهہ کوچونا
 و ہم بدن مردم ایشان را جسمہ خوانند ایشان جسمہ نہ اند اما چنین نماید صوفیان
 تشبہ و مثل حکایت کنند خداوند تعالی ازینہا بر و نت - اگر سخن تحقیق خواہی از
 محمد حسینی شنو این عبارت از ان است کہ بار ہا گفته ام ^اانہ و ساء کل و ما
 محی الدین این اعرابی و متابعان او چنین گویند کہ و را ای این وجود است وجودی نیست
 ہم ازین مطلق و مقید گویند و او را کالکلی الطبیعی نامند استغفر اللہ لا
 حول ولا قوۃ الا باللہ کونہ وجودہ وجودہ عینہ موجودات با ستر

استوی

۱ - این را ہم مجلی ہست ہمانکہ ہر شی را صورتی و معنی است عدم تنائی او تعالی را بدین صورت
 بیان فرمود کہ بعضی آواز کرسی بیرون ماند تا آنکہ صفت کرسی است ^ووَسِعَ کُرْسِيُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ اَرْضَہَا
 و یا صورت صفت احاطت او تعالی انود ازین لازم نمی آید کہ او تعالی جسمی و صورتی و دست و پا ندارد
 ۲ - این جائیز بسیار سخن است و از آنکہ جامع مظاہر کل علوی و سفلی و جالی و جلالی صورت انسان
 است ^ققَبُولُكَ اللهُ اَحْسَنُ اِتِّخَالِقِيْنَ خود را از ان ستود کہ و را در این چیزی دیگر نیست
 ظاہراً و باطناً و صفتاً و معنای پس صورت صفات کمال و ذات ذوالعز و الجلال جز انسان نباشد
 و ہر یکی از اعضاء اصلیہ و فضلیہ او منظر صفتی است از صفات او تعالی اگر او را صورتی بودی جز صورت
 انسان نبودی ^ووَيُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ بِشاس دوم مزین رش -

128203

است و وزنی در دوزخ گوید فَأَكْرَجْنَا نَعْمَلَكُمْ صَاحِبًا إِنَّا مُوقِنُونَ عَجَب
کای هنوز سد بصیر بصیرت ایشان است با ہشتیان این سخن آمد کہ وَجُودُهُ يَقَعْمَعِدُ
تَا ضِرَّةً إِلَىٰ سِرِّيَّتِهَا نَظِيرَهُ وَجُوهٌ كَمَا رُويتُ كَمَا وَجُوهٌ چہ باشد این جهان را چنان
عطا و استنار گویند آن جهان را چنان کشف و عیان خوانند باین ہمہ از و رای
در کسی نشان ندهد و کسی را در وہم و خیال نیاید بجا محمد حسینی درین بلا گرفتار
و درین عزت قاب افتاده درین قعر فرو شده درین باد یہ گم گشته عجب عارفی خدا را
نشاخه و عارفش نامند مگر این شخص ہمین منہم باری منہمی کن گویند ذاتہ حجابہ آنرا کہ ذاتہ
حجابہ باشد تامل کن قابل عرفان باشد و احزنا و ادس و اللماء مودی با حفت
خود و خفت خود را با حفت خود فردانہ دید با حسن الاضواء این نعمتہ سر آمد انامن
اھوی و من اھوی انما عجب کاری دو یکی چون شوند اتحاد از ایجاد نشان مید
و اتحاد از یگانگی بگانگی میکند فرض کنیم دو کاغذ باریک را سریش در میان زنی و مهر
بر آن گردانی ازین دو یکی نماید اما دوی عقلی باقی است انسا منسا عتانیاً
سکین نصرانی از ثالث و ثانی حکایت کند و معتقدان او را شرک و کافر نامند
ہر آئینہ قدیم را با حادثات اقرانی نیست اگر شود سہ یبق لہ اثر پیدا آید اتحاد
بین الشیخین و الشخصین تصور توان کرد اینجا جز یکی صورت رونمی نماید چو اتحاد بر شرط
رفت کلام حلول خود و فضول باشد او را ربطی بر فروغ و اصول نتوان داد مرغی
وانہ چنیند و چیزی بان جنبہ ننگ ریزہ ہم بود و عجب نہ بینی کہ آن سنگینہ در حوصلہ
او گم شد نہ ہر محمد و مش گشتند عالت یا رسول اللہ گفت انه لیسو سوسنی
انک لست بنبی رسول اللہ فرمود او بلغت ہذا گفت نعم رسول اللہ
فرمود سَنَشْنَنَةُ اعرافہا من اخرم او خود را شناخت کہ او او نیست و است
کہ نبوت از اثبا و منہبی انبای کند بسیار انباز نماید جز از یگانگی نباشد و یاز
بجنبہ موجب خوانند و بر آید بخارش گویند ہوا گیر دسترا کم شود و حساب نام یابد چکیدن
گیر و باران خوانند روان شود نہر گویند باز بدریا پیوست ہمان دریاست کہ بود

انامن اهوٰی ومن اهوٰی انا این جا اشارت فرماید
 فالبحر بحر علی ماکان فی قدم ان الحوادث امواج وانها
 لا یجیب اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فھی استار
 بحو کفته اند که باران هم از ان دریا دریا هم از ان باران وانچه گویند العنای
 الاربعة قدیمة۔

سمر هفتم

گفتار محمد واسع است ما رأیت شیئا الا وسایت الله فیه بخره
 ورجیز نفی افتاده است حکایت از عموم کند این دلیل بر دوام مشاهده است
 مشاهده را دو اعتبار است یکی تفکر و استدلال باز گردد در آیات و قطع
 تجاوزات نظاره شود هر آینه دلیل بر صانع حکیم علیم قادر الی باقی اوصاف
 تعالی کند این را نیز مشاهده خوانند یعنی درین حیرت و درین فکر علم تحقیق
 میشود کان المتفکر المستدل یشاهد الرب تعالی و صنعته سبحانه
 و تعالی۔ دوم بعین و عیان چنانچه در و ان من شیئی الا یتیم محمد و گویم
 هر شیئی دلیل بر وجود خالق و صانع خویش کند این دلالت او گوئی قابل بر تسبیح و تنزیه
 اوست تعالی کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ رَمَزِ اِیْمٍ اِزِیْنِ سِکُو یَدِ کُلِّ شَیْءٍ
 موجب کلی است چنانچه ما رأیت شیئا در قوت سالبه کلی الا وجهه هر شیئی که
 هست صفت فنا دار و مگر بر وجهی که دلیل بر صفت و خلقت او میکند آن باقی
 است ازلی است اِنَّمَا تَوَكَّلُوا فَشَرَّ وَجْهٍ اللهُ اِشَارَتِیْ بَدِیْنِ مِیَانِ مِیْ
 هر شیئی دو وجه دارد و وجه من حیث هو هو۔ و وجه من الی ربه من حیث
 الایجاد و الالبقاء کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ اِزِیْنِ رُوکِ اِوَادِیْ

ہر آئینہ فانی است و ازین وجہ کہ از و آمدہ است و بدو بقا و اودان وجہ
 بحقت باقی ابدیت اینما تو لو افشّر و جبہ اللہ ہین معنی غمزہ میزند ہرچہ
 روی آری و جبہ اللہ است یعنی او بدو متعلق او بدو باقی او بدو ظاہر این
 معنی را اشارت کردیم محمد واسع را عیان افتاد بعین العیان بصورت
 گفت۔ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللَّهَ فِيهِ خَدَا وَجُودَهُ وَارِدَ الْبَتَّةِ
 الْبَتَّةِ مَصْرَاعٍ۔ در ہرچہ نگہ کنم ترا می بینم۔ ہین اثبات میکند و این معنی
 شَيْءٌ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ این ضمیر یا راجع بر اللہ است یا راجع بر شیء ہین
 اعتباری کہ بیان کردیم۔ خلوتی گزین مجاہدہ کن از ملکتنی ذکر و مراقبہ گیر و
 بدان ملازم و ملائم باش کَلِمَاتُ اللَّهِ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا مَحْصَرًا
 بر محمد واسع نیست ہر کہ براہ او پوید ہین بنید ہین گوید و اللہ یتھدی الی
 سبیل الرشد۔

سمر هشتم

در ماثور است یا روح یا روح الروح - اگر حذف وسائط کمئی یا روح گوداگر اثبات وسایط مطلوب باشد یا روح الروح - یا نور یا نور النور نظیر یا روح یا روح الروح باشد - کلام را اختصار کنیم روح را بر سه قسم آمیم یکی روح است که در بدن حیوان ساری است آنرا روح حیوانی مینامند روح انسانی هم گویند این همان روح است که عند الموت انزاق می پذیرد و این روح که با حرکت و حیات است به فیض آن روحی است و نه او خاج نه او داخل است نه متصل نه منفصل نه قریب نه بعید از هر شش جهت بیرون است تعلق او به این روح حیوانی کتعلق الملک بالمدینه و العاشق بالمعشوق این را حکما نفس نامند و قوام و بقا را این بفیض قدوسی باشد و نور سبوحی بود آن عالم لاهوت نشانی دارد آن متاع البیت یشبه رب البیت مثالی قریبی است - مصرع -

از خانه بگذرد خدا ای اندیشه راست

لا همه چیز

چون بر سالک سائر تجلی کند و دم از الهومیت در بویت زند این روح بجائی سر بر آرد و سبحانی ما اعظم مثانی فرماید و بجلی سرافرازی نماید انا الحق را گویا شود و گاه گاهی اشارتی کند لیس فی جبتی سوی الله از آن عبارت بود خذ من خلیفة الله فی الارض باشد ایتی جاعل فی الکامر ضی خلیفة ازین تفسیری کند این آن روح است که مسجود ملائکه بود این آن روح است که تاج سلطنت از نی بر سر دارد و ظنحال ابدی برپا نهاد است طوق و بیومی در گلو کرده است سوار قدرت در ساعدین نهاده است گوشواره رحمت در اذنین چنانچه است نطق بی نیازی در کمر بسته است

بر هر که تجلی کرد او اورا جز خداوند دانست قدیم است و
 لیکن در غ حدوث در پیشانی اوست خرج من بین جمالہ و جلالہ
 ازین بیانی میکند در فضای وحدانیت طیرانی دارد بر تخت سلطنت نشستی
 فرموده است در کرسی **فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ** اورا قعودی شده است
عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ سہانگی بازاہت و سلامت دم می زند باین ہم
 تو بدانی کہ خلق من خلق الله باشد محمد حبیبی بس کن زبان ازین دراز
 کردن مصلحت نیست آنچه حق حقیقت بود بحق گفتی **يَتَكَلَّمُ بِي** وینطق بی و
 بیطش بی و **يَمْشِي بِي** ہم ازین نشانی دارد خدا یا من سر ترا پرده لطیفی
 اشارتی کروم بندگان خود را تو فهم ده **وَ اللَّهُ أَعْلَمُ** اللہ قرأ ہدانا
 الی سواہ السبیل و اعصمنا من ہاویة القال و القیل فافعلو
وَ اغتفوا ایہا الجبیل ۱

۱ با لکسر گروہ از مردمان (م. ۱)

سرفہم

تولہ غزین قایل الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم

نغمتی - اکیلتہ اکمال دین بسہ چیز شہود وارو - شریعت کما ہو حقہ اتباع بی باشہ
ور قلیل و کثیر از قول و فعل و در اعمال و حال و قال - شریعت عبارت از گفت
انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است و حقیقت
عبارت از دید انسان کامل است و حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل
است و حقیقت الحق از بودنا بود انسان کامل است چنانچہ وقتی گفته بودم
ہستم و لیک نیست و نا بود تا بود و لیک بود را بود
نا بود چہ بود و بود را بود تا بود چہ بود عین مقصود

و این ہر سہ بدان باز گرد و چون این ہر سہ در یک مقام قدم نہند انکمال
دین بہ تمام و کمال شود - اگر شریعت باشد و طریقت و حقیقت با وی نہ نقصانی تمام
بود و طریقت بی شریعت وجود ندارد و اگر تصور کنیم مغزی باشد کہ او را پوستی نہ گذہ
بود هیچ کار نیاید و هیچ عقدی ویرا گرہ نہ بند و اگر حقیقت روی نماید بی طریقت
و شریعت زندقہ و النجا و اتحاد شود بسیاری از مواہب و جدانی و موارد رحمانی
حرمانی نقد باشد اولیک کالاً لغا ہر بل ہم اصل نقد او باشد - اعوذ
بعفوک من عقابک از فعلی گریخت فعلی پناہ گرفت و اعوذ بر صناک
من سخطک از صفتی حذر کرد و صفتی را التجا ساخت و اعوذ بک منک از و
بد رفت و ما ابلغ مدحتک از ہم و حکایت کرد و لا احصی ثناء علیک
انت کما اثنت علی نفسک اشارتی از بودنا بود کرد و خمسہ اوقات این
پنج چیز را اثبات فرمود اگر این پنج کلمہ گنج خانہ الوہیت است مجتمع و متحد نباشد
کمال و ر دین نبودنی وجود ہر یکی نقصانی فاحش روی نماید و ماہین داسبہ

فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ مَرْئِقُهَا - إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -
 او تعالیٰ صفت و جوب نسبت ندارد اما حقیقتاً و تحقیقاً بی این خزانه خلوی باشد که
 ان خلوا خلا نامند چه مرتضی گوید ما انا و نفسی کراعی الغنم کلماً اضمهما من
 جانب انتشارت من جانب آخر اگر بطریقت میخواند بشریت میگریزد و اگر
 بشریت میخواند بحقیقت میگریزد و البته البته از جمع احترامی کلی دارد و اگر وجود
 بود را اثبات میکند دعوی خدای نیز میکند و اگر از بودنا بودندی در پای او می
 او خود همه بندها را بگسته است لاجول و لا قوه الا بالله کجا افتاده ام اما ای برادر
 در عشق چنین بواجبها باشد و الله علیم حکیم -

تحفه و یگر این میگوید لا فرق بینی و بین ربی الا فی تقدیمت بالعبودیت
 بانکه میدانند العبودیت احتیاج ذاتی و نعمت کلامی زهی کوری زهی
 کرمی مکا بر را اگر کور گوئی عجب نباشد و آنکه شنیده را ناشنیده کند اگر اصم خوانش
 عجبی نبود و کمال دین این باشد من سره ان بینظر الی صیت عیسی علی
 وجه الاسرار فلینظر الی ابی بکر با این همه از صفت ابوات اقل
 من کل قلیل را اتباع نکرد و اگر گوی خلافت پای بند او شد تا اهل بیت را رعایت
 نکرد و فاطمه را جوانی ناصوابی گفت فلیندرین مقام ما را کلامی نیست سخن ما و کمال
 دین است و آن ازین گفتارها بیرونست چون مر خود کامه شود همه جهان را بحکم
 خود طلبد و هر چه کند برود جای اعتراض و الزامی نماند زیرا چه او پنج چیز را در یک
 خزانه داده است قالب قلب روح سرخشی است هر پنج را با این هر پنج نسبتی بدو
 و ابو بکر بدان در روز و آمنت علیکم نعمتی ازین حکایت کرد و سر صیت
 لکم السلام دیناً بعد جمع این هر پنج گنج استلام را الزام بود رضای او بدین
 بود و تو مرضی باشی - خداوند محمد حسنی را ازین نصیبه ده و السلام الحمد لله
 الذی هدانا لهذا

۱۰ - مسرد هم

سخن حکیم است و کلام حق و حقیقت است و بعضی العالمار بر فعونہ الی النبی
 علیہ السلام العلم علما ان علما لا بد ان و علما لا دیا ن علم الا یان
 انچه بشرایع و اخرویات نسبت وارو و ما هو یثبت بکتاب اللہ تعالیٰ
 من التزیغ و الذلل و تکلمینہ الینی صلی اللہ علیہ وسلم بالمحمد
 و الاسل - و علم الا بد ان لظاهر یعنی باشد بد انچه صحت بدن و رفع مرض و بقا
 صحت بود و باطن آن بد انچه مرتضی اشارت کند من عرف نفسه فقد
 عرف ربه - آی من عرف نفسه بالحدوث فقد عرف ربه بالقدوم
 یقال من عرف نفسه بمخلوقیة فقد عرف ربه بخالقیتہ - من
 عرف نفسه بفسخ عن ائمه فقد عرف ربه بانه قادر یثبت
 ما یشاء و یفسخ ما یشاء کما قال علی رضی اللہ عنہ عرف
 ربی بفسخ العزائم - و یقال من عرف نفسه ببدایت حسہ عرف
 ربه بیداهت عقلہ ای ان معرفت تعالیٰ بدهیة لاحاجت
 الی فکر و تامل - و یقال من عرف نفسه بانه مرکب من الالهوت
 و الجبروت و الملکوت و الناسوت عرف ربه بانه خالقها و
 باریها و مصورها و جاعل کل شیء کما یشاء و انراذ و یقال من
 عرف نفسه بان فیہ من الصفات السبعیہ و البهیمیہ و الملکیہ
 و الجبروتیة و الالهوتیة ف عرف ربه بانه وراء کل وراء رتہ
 تعالیٰ متعال عن التکبیر و الامتزاج و التعلق و الاتصال - من عرف
 نفسه بانه تفصیل عن اجمال عرف به بانه ذو احوال و خالق
 کل تفصیل - من عرف بان معه ربه عرف ربه بانه مع کل شیء

لا بقارفة وغیر کل شیء لا یمنز ایلت شیء پنج وجہ درین معنی نبشتم
 آن قدر کہ درین مختصر تو ان نبشت بجات آمد آنکہ بایزید گفت سبحانی ما
 اعظم شانی نہ آنکہ خارج و در داخل شدہ است انچہ ہادی بود لا بقارنت
 ولا بزالیت ہم بدان زبان اورفت باقی شطیحاتیکہ ازین قوم نواواست ہمین
 مثال است۔ من عرف نفسه انه بصورته كما قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ان الله خلق آدم على صورته وآنکہ گوید
 علی صورتہ المختصہ بہ ای باد مر بر و این سخن مشکل بود ان الله خلق
 آدم علی صورت الرحمن گویم علی صورت رحمت و رحمانیت
 صور بسیار ساخت اما صورت انسانی بعینہ صورت رحمت و رحمانیت کردہ از
 تشابہات اذا مراد الله ان یخلق صورت جامعہ لصفات
 الغضبان اجمعها فجلس را فصار کبته واضعاً راسه فیها
 کذا الوف سنة فلم یخلص له صورت الا صورت الانسا
 فخلق آدم فقید، ان الله خلق آدم علی صورته۔ من عرف
 نفسه بانه تمثیل لاهوتی و تشکل جبروتی عرف دبه انہ یتمثل
 به و بنفسه حتی قال رسول الله صلى الله وسلم مرايت ربی
 فی صورت امرود مثاب قطیط و جابی و یگر گفت مرايت ربی فی
 احسن صورت این قدر باید دانست برہر کہ او تجلی کند ذات او تعالی
 و تقدس کل ہو ہو بسیار گفته ام انہ و سراء کل و سراء اما صفات خود را مثل شکل
 سازد او تعالی بذاتہ لا یتغیر و لا فی اسمائہ یتبدل منزہ عن الالوان
 اگر خصوصیت معنی بصورت انسان و هو یدعی انہ الرحمن انکار نہ کنی و بدان
 کہ اوست تعالی فان صفاتہ لیست عیناً و لا غیراً اینچنین بر اعمہا در علم
 الہیات باشد اینچنانکہ بسیار است و معنی از قوم منہم محی الدین ابن اعرابی
 و الشیخ العراقی گفته اند و در این صور و اشکال حتی العرش المجید و جود ہی نیست و انہ

تعالیٰ کا کھلی الطبعی گویند محمد حسینی بسیار بار بسیار جافریا و کرده است انہ و ساء
ککل و ساء این ہمہ فیض اوست نہ اوست سخن بسیار است اما بامروم ناوان
قطع گفتار است فافهم و اغتتم و اللہ اعلم۔

سمر یا نردھم

شہلی گوید العلم خیر و الخیر جود فالعلم حجاب اللہ اعظم
معنی کلام: العلم خیر، خواہ این علم را از النوع سماع بدان خواہ علم بعد
عیان اعتبار کن خواہ علم باشد نام نہ مرجع ہر سہ بخبر آمد و الخیر جود زیرا چہ
تو دانست الخیر یحتمل الصدق و الکذب کی طرف او جود است و العلم
حجاب اللہ الاعظم و و اعراب را افصاح میکند یکی کسر و دوم رفع اگر کسر
باشد صفت اللہ باشد و اگر رفع باشد صفت حجاب باشد معنی او نظہور کسر این
آمد او کہ اعظم من کل عظیم است او کہ شاہد ہر ہمہ اشیا است او کہ حجاب پر و بوجہ
من الوجہ صورت بند و علم مرد عالم را حجاب آید ختم اللہ علی قلوبہم
ہمین معنی را اثبات میکند جو لان مسائل الحقائق فی قلوب اہل التحقیق خاتم قلوب
ایشان شد تا از لذت شہود و ذوق وجود کہ کونہ وجودہ محروم ماندند پس
علم حجاب این اعظم من کل عظیم میدانی چند بچند باشد۔ مجنون در وصف قدو خا
و خد کیلی میثقول بود حجاب اوست و نازی و کرشمہ حسنی و ملاحظی کہ او دار و ہر چند
کہ حضور بود از عین شہود و ذوق و التزام و اعتناق و کون بعضہا مع بعض محروم
باشد تو بدان کہ چہ میگویم اگر عاشقی و عشق بازی بدانی کہ چہ میگویم چہ گوئی شب تا یک
لیلی در بر مجنون بہرہ مرادات او باشد و آن حضور کہ در وصف خندہ و ناز
و کرشمہ او بود است چہ بہتر۔ معنی رفع را اینجا نصب و ہم و آزا بجزم گوئیم
چنانکہ کسر و س علما رظاہر بود و ہمہ بصفہ خفض مانند سکون و قف حال ایشان

گفتار اہل تحقیق است کل ما شغلك عن الله فهو صنگ و رقد و سیاتینو
لو یعلم المشتغلون بذکرى ما فاتهم عن انسى لضحكوا قليلا
ولبکوا كثيرا ولو علم المشتغلون بانسى ما فاتهم عن قربى
لبکوا دما ولو علم المشتغلون بقربى ما فاتهم عنى لتقطعنت

یا لکنی است
یا اثبات

او دا جہم - ذکر بہین قول - لا الہ الا اللہ است یا بہین گفتار نیست یا اثبات
این مرد و مالع انس او اند تعالی و انس او شاغل از قرب و قرب او باز دارندہ
از و توجہ گوئی علم حجاب باشد یا نہ - سید محمد باقر رضی اللہ عنہ میفرماید در این آیتہ
فَمَنْ يَكْفُرُ بِالظَّلْمِ غَوَاتٍ كَلَّ مَا شغلك عن مطالعة الحق فهو
طاعونك این سخن از دومی است از یگانگی بیگانگی مینماید دومی را فرض کنی
بتصور و تفکر بدانکہ ہر دو یک روشن و یک حال دارند پس آنکہ ایشان سیری کنند
طایر ہمت ہر دو با ہم سیران و طیران روند ہر دو بجای می فرود آیند و بینہا جبر حجابی
لطفی تنگی شریفی نمایند یکی میان ایشان مرد عالم استاد و نظر و اندکرون قضایا
و نسب ایشان را واقع حد مکرر بدانند صغیری و کبیری را شناسد و بخل اول تو انداورد
بے آنکہ و راے ان حجاب لطیف شود ہر چہ و راے آن بود بعقل و تفکر خویش دانست
و مقصودند پدہ جز ایقان برابر اونیست و دومی عامی ازین علوم غافل فکری دانستہ
اورا دست نہ دہد اورا ضروری درون برند و آن اوستا د عالم را ہما بجا گذارند
ہر چہ پیش او میآرند او نمیداند فہم نمی کند کثادہ ترمی کنند ظاہر تر میکنند تا آنکہ مطلع
شود ہر چہ نیاتی کہ در حصر و عدد در نمی آید و در فہم او نمی گنجد تا آن زمان بدارند
کہ بر ایشال و النوع اطلاع تمام یابد بعد از آن بگذارند پر کردہ سپانہ آن شراب
خوردہ مستان گشتہ بیرون آید با حظی و لطفی تمام تر با ذوقی و شوقی بیشتر و بیشتر و آن

بہ - لہ قولہ در نظیر الخ - این ہمہ اصطلاح منطلق است - شکل است کہ حد اوسط در صغری
معمول باشد و در کبری موضع باشد مثل العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث ش - این
را در اصطلاح مل النظر گویند و مل النقیض علی النقیض ہم ہست - ش -

استاد مجتهد معقول و ان عاقل بضرورت گوید مصراع ای روشنی طبع تو بر من
 بلا شدی و بفریادند اکنه العلم حجاب الله الاعظم ای کاشکی جاہل بودی
 ای کاشکی عامی بودی این مرد از اتحاد و ایجاد از اتصاف محروم و او بہمہ رسیدہ
 و چشمیدہ چند و چند باشد رسول الله صلی الله علیہ وسلم را المنی الاهی خواند
 و سبب داشتن او امی این بود کہ بیان کردیم اورا آنجا برزد و ہمہ خویش بروکشاید
 و بہمہ اورا اطلاع دہند و دیگران را ہم از و رای حجاب باز گردانند و گویند تو
 مقصود رسیدی پیشتر رفتن نماذیس النبی الاهی و صفت شد و رای ہمہ اوصاف
 اورا آنجا بردند محمد از محمدی بدر شد از محمد یا محمد و محمد هیچ نماید زبان فصیح محمد
 خود گفت التحیات لله والصلوات والطیبات از خود بخود با خود زبان
 محمد گفت السلام علیک ایہا النبی و رحمت الله و برکاتہ ہم بزبان
 محمد از محمد گفت اشہدان لا الہ الا الله خود گواہی میدہد۔ شہد
 الله انہ لا الہ الا هو ہمین معنی می فرماید و اشہدان محمد اعبدہ و
 رسولہ جمع کرد و از جمع جمع الجمع آمد شہد الله انہ لا الہ الا هو
 جمع آمد و الملائکة و التو العلم جمع الجمع آمد بیہات فیہات در ان مقالہ
 کہ حالات سید الکائنات انہ ظن فاسد و متاع کاسد باشد اللهم
 صل علی محمد و باریک و سلم فافہم و اغتہم۔

و در حجاب الله الاعظم معنی دیگر ہم تو آن گفتن کہ نفہم علمای
 ظاہر رسد حجاب و و است غلیظ کثیف سیاه مکر ظلمانی دوم شریف و لطیف
 شفاف صاف کہ نفس را خوش آید و دل را فریبندہ باشد در حجاب اول دل
 گرفتہ شود و نفس آرام و قرار تجیر و البتہ خواهد کہ آنرا برد و از پیش نظر دور کند از
 بس تنگ آمد و ضیق نفس خود و در حجاب دوم آن صاف شفاف است فریبند
 است نفس را قرار سی و دل را اطمینانی این را تو ان گفتن العلم حجاب الله
 الاعظم زیرا چہ از طلب ماورا را باز دارندہ است و مرد رونده را اطمینان

و قرار بخشنده است۔

ای محمد حسینی هر چه گفتی مرشدانرا و دانندگان علم سلوک را سایل حق را
 را تنبیهی تعلیمی کردی و ازین علم نه علم بیع و شر او طلاق و عتاق مرادات چنانچه
 محی الدین ابن اعرابی کرده است جهانی از روندگان بران مترار گرفتند و
 از طلب و شوق بازماندند بطن فاسد ایها الحسینی نبهت العباد العالین
 و نحو تنهم عن و هدة الظالمین مرحمک الله و من المؤمنین و السلا

سمر دو آنزد

قوله عز من قایل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
 اِنَّ اللَّهَ بِالْخُ امْرٍ هـ - ترجمه آیت این است هر که توکل بر خدا کند خدا او را
 بنده و کافی باشد و یکسر محاسب بود یعنی مطالب شرط توکل و حق توکل او باشد
 این سخن بر آن تقدیر است که ضمیر هو راجع بر آنند بود و احتمال دارد که
 رجوع ضمیر بر توکل شود زیرا چه توکل دلیل بر توکل کند چنانچه اَعْدِلُوا
 وَهُوَ اقْرَبُ لِلتَّقْوَى و اینجا دو معنی باشد توکل او را پنده است یعنی مرد متوکل
 از برکت توکل او البته رزقی از غیب برسد پس این توکل برای رزق او بنده
 باشد۔ و معنی سیوم که لطیف تر و نازکتر است ذوق توکل او بجای قوت و غذا گرد
 ابراهیم خواص گفته است اگر خداوند سبحانه گوید بخواه چه سخاوتی بدست خواهد
 الهی دنیا را ابدی کن بهشتیان در بهشت ذوق نعمت در بهشت گیرند و من در
 دنیا ذوق توکل گیرم بخضر با وی صحبت خواست قبول نه کرد که ذوق توکل من
 بسبب صحبت تو باطل شود۔

و احتمال دیگر ضمیر فهو راجع بر من باشد و ضمیر حسبه بر الله باشد

یعنی آنکه توکل کرده او بنده ایت برای بندگی خدای را بنده شده است اگر در جهان کسی را نیافریند برای بندگی همین متوکل بنده باشد -

و یگر من لبطریقہ استفہام و انکار باشد فهو حسبہ ای توکلہ مؤوفانہ
 ضیلات یعنی بر خدا من توکل کردم زیرا چه آن توکل او جز حسابی و طنی نیست
 بجهان خویش خود را متوکل داند هرگز از افعال و اعمال خویش منسلخ نتواند شد فرض
 کنیم مرد متوکل در حالت شدت جوع بین بدیه در یمنی نهند ضرورت باشد بخورد بخورد
 و اگر فرض کنیم مطبوعی آرد هر آینه لقمه گرد آرد و در وین اندازد و اگر تصور کنیم شخصی
 در وین اولقمه نهد اولقمه بخاید فرود برود و اگر تصور کنیم برای او را احتیاج خاندن
 نباشد باز الفتاح خلق باید کرد فعلی کل التقدیرات انسلخ کلی نشد پس میا
 قوم توکلی هست عبارت ازین است مردی برای فراغ عبادت خود بصفتی
 و کسی و تجارتی متعلق نمی شود و لقمه و خرقة از غیب میگیرد و آنکه توکل برین کرد که
 او منا من رزق من شده است چنانچه گفت وَمَا مِنْ دَانِيَةٍ فِي الْاَرْضِ
 اِلَّا عَلَيَّ اللَّهُ يَرْزُقُهَا بِيحْسَابٍ خداوند حیاتی نیست که رزق او بر ذمه مکرّم باری
 نیست برین اعتماد داشته است و بدین مانده آری چنین هم باشد ولیکن این شخص
 مشوش باشد و دل اش مغشوش بود و نفسش انتظار رزق غیب کند و لازم نیاید
 که البته او رزق دید اگر حیات او خواهد رزق دهد و در باب بنده معاملت قدرت
 کند و در باب بنده معاملت حکمت کند اگر در باب او معاملت حکمت آمده است
 او چه کند چنانچه آورده اند مردی بود زاهد زهد او بروی قوت آورد و بادیه
 گرفت چند روز گذشت همیش بدو ندادند بنا لید اگر کشتی هست کبش و اگر نه چیزی
 به که بخورم ندانشید بعزتی و جلالتی لا امر ذقنک حتی تدخل الامصار
 و تا کل من ایدی الناس و را بادانی آمد فجاء هذا بطعام و هذا بشراب
 فاكل و شرب و سمع اتريدان تبطل حکمتی بزهد ک مردی متوکل
 دست در سوراخ مار کند بختل بگز و بختل بگز و عثمان توکل کرد حسن رضی اللہ عنہم

را
در ہی

آمد گفت مردمان شوریده اند برای قتل تو میفرمائی قتال کنیم گفت دعه حتی یلایه
 اللہ یا صومہ توکل کرد و کشته شد در قتال صفوف همین مثال است البته آن
 توکل رزق را بدامان بندند ان شاء اللہ یرزق والا لا توکل بحقیقت این است
 که مردی صوفی را استر سال نفس مع الله شود در عین حرقت و در عین صنعت و در عین
 تجارت و کسب متوکل علی الله باشد فعل و قول خویش را محو بیند و فاعل حقیقی بخش
 و عیان جزا اورا بیند و نداند اینجا گوید . سه

من رفته ام ز خویش برون و درون نام از من مرا طلب تو کن من کنون نه ام
 ینطق بی و بیصر بی و عیسی بی محض توکل است مرد کلی منسوخ است انیتی در
 میان نماید مصراع نامیت زمن بر من و باقی همه اوست سه

اذا قلت ما اذ نبت قالت عجیبه وجودك ذنب لا یقاس بها ذنب

اینست در میان نباشد . وقتی این سخن شنیده اهل المحبت کلمه
 محجوبون بجهت اهل المعرفت کلمه محجوبون بمعرفتهم و ایم الله
 جمع نام نه و جمع جمع خوان اما از دوی و از انیت خالی نیست اگر انیت بودی
 ارسال نبوت و انبیا بودی چون روح مطهر رسول الله را بعد نقل او در حضرت
 بودند فرمان آمد محسود برای ما چه آوردی گفت توحید صرف فرمان آمد نظر بر زن
 زید چه معنی داشت گفت آن نظر من نبود گفت اگر آن نظر تو نبود دعوت بر چه
 میکردی فسکت حایرا و بایرا اولم یجد مجال التکلم فقال اللہ

اذهب قد غفرت لك محمد از محمد میت بیرون است با این همه در رویای انیت

غرق است دوران غرقاب وطن و موطن اوست و الله اعلم کرمی و کوری

خری ستوری بی او بی مانده دور از رب احمق بی نسق ابلق بر بعت مستهلی ما را گفته

اذهب فقد غفرت لك از متن این کلام حذف کن آن بی توجیه دور از

ببینی و ببینه ندانسته که ما چه گفته ایم این ذنب که ایم ذنب است اشارتی نمایم

خطاب مستطاب کرد بر مصطفی مرتضی انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ بِتَحْقِيقِ مَا تَرُودُ مَدَّتْ رَأْبَ تَوْكَشَا وَهَ كَرِيمٍ
 عاقبت کار بدان کشد که غفران ذنوب متقدم و متاخر تو شو و ازین ذنوب بیان
 بعیان کنیم اشارتی بعبارتی نمایم حکایتی گوئیم که و اصلان و اند عارفان شناسد ایاز
 میگوید حضرت بادشاه جهان پناه هیچ صورت گناه مارا در ره نباشد مگر گاه گاهی
 بخلوتی مرا بر سر سلطنت نشاند که بندگی ببندد و پیشیم به خدمت گاری بایستد گوید
 مرا امری کن تا من در ایتمار آن باشم آه هیچ گناه ازین بالاتر نیست آن ذنوب
 معشوقه است نه ذنوب عاشق اگر عاشق معشوق را بغزت و جاه دار و او بحقیقت
 جز بنده کمتر از خس و کاه نیست محمد محبوب و معشوق است گناه او مثال خالی
 که بر رخسار مهربان باشد تو بدانی که ازین نقش بندها و رنگ آمیزها بسیار باشد
 محمد از جمع اجمع گفت که نظر من نبود و او از عالم جمع عتاب کرد و محمد و حضرت رب
 ادب نگاه داشت هر آینه فسکت و لم یشکل عبارت باشد

من با تو ام مرا نمی خوانی تو من عین تو ام مرا نمی خوانی تو

انا اقول و انا اسمع و هل فی الدارین غیری رمزی هم ازین
 سخن ما است محمد بخت پیش نیاید و اند فلذله النجاة البالیغه ذبول و خمول
 شرک کار است مجنون را گنهی عظیم اگر لیلی با او عشق بازی پرواز و مجنون اینجا خود
 گنهگار شناسد لقد اطلع الله علی اهل بدر و قال اعملوا ما شئتم
 فقبلت حضرت لکر محمد و در صدر معشوقی با همه عز و جاه با همه سلطنت و
 مکنشسته فرموده است و این طلبه او از و بدو نیست محمد جمال خود را در صورت
 زینب مشاهده کرده هر آینه عشق بازی در میان نهاده اینجا چه عتاب جز خطیاب
 متطاب اعملوا ما شئتم ایها الاحباب عاشقی را با معشوق خود خلوتی
 میرشد معشوق با عاشق برضا بود و همه حجب را از میان بر گرفت برهنه

۵. ایتمار یعنی قبول امرش.

پیش ماند گفت افضل ماستت فقد ر ضیت عنك عاشق اورا
 برهنه یافت و بارضا دید و خود با اشتیاق تو قان بود هر چند که خواست
 با وی یکی گرد و یکی در یکی شود و یکی ماند آه حجاب این است در میان بودی گانگی
 به حق و حقیقت میرشد آری الانیة لا تزول و الانیة لا تنعده
 بدان زوری و شوقی اشتیاقی که عاشق داشت چون دید میر نیست کون
 گرفت. گفته ام هر چیزی را آفت است یکی در ابتدا و دوم در انتها. اول
 آفت ابتدا آفت عاشق را امکان وصول در معرض استحالت افتد مثلاً بنیما
 بعد المشرقین و المغربین باشد چنانچه دختر باد شاه به قایم عاشق شده و کلال
 بچه بر حرم باد شاه چون امکان وصول را صورتی نماید تا تحمل که اینجاستلی کند
 از بس که صورت وصال در عجب افتراق و تمیق جلال مانده است درین
 خیال دلش ستوه پذیرد با خود گوید مصراع

ولاد من سر اہم کن کجا و کجا ایشان

تا از بس احتراق افتراق جان شتاقان آورده و داع گیرد چنانکه

گفته اند - مصراع -

من مات عشقا فلیمت هكذا

عشق نماند تا تسلی شد یا مروهم نماند آفت دوم منہما اتصالی و وصالی شو
 عاشق را گمان افتد و هم زند که بانتهای کار رسیدم او گوید -

رباعی

دوست آمد و گفت کرامی طلبی پس هر چه نه آن منم چرامی طلبی

در خود نگرار برون ز خود آمده پس من تو ام و تو من کرامی طلبی

هیجات فھیجات انه ظن فاسد و متاع کاسد لا یجلا لالعلماء
 السادات آن سکین نمیداند که این در یانیت ساحلی ندارد و این غرقابیت
 تہماندی ندارد و فافہم و اغثنہم و اللہ اعلم

سہ ماہی سیرت

قوله غزمن قال - وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
 وَيُزِدْهُ رِزْقًا مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. ہر کہ از خدا بترسد شرک با او نیاید
 از جملہ دشواریا خداوند تعالیٰ اورا اجای بیرون آمدنی کند و اورا رزق
 و ہدای از آنجا کہ او نہ اندہ۔ این معنی ظاہر آیت بود کہ گفتیم۔
 بیاید دانست شرک برد و نوع است۔ شرک جلی و شرک خفی شرک
 جلی غیر واجب بالذات را خدا بداند و گوید و جز آن ذات را پرست
 و بداند کہ از و چیزی سزد از شرک این شرک از روی عقل مرد عاقل را
 رستن و جستن آسان باشد۔

دوم شرک خفی از دوام این شرک رستن صعوبتی دارد نہ باشد کسی
 یک قیدی در پائی ہمت او نہ باشد و آنکہ او گمان برد کہ من حجتہ ام و
 ام او گرفتار تر از ہمہ باشد۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید
 الشُّرْكَ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ أَخْفَى مِنْ وَبِيءِ الْغَنَمِ السُّودِ ۚ اَعْلَى الصُّخْرِ
 السَّمَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَا وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرَهُمْ بِاللهِ ۗ
 وَهُمْ مُشْرِكُونَ ہر چند کہ ایمان بوحدانیت آورند اما شرک
 ایشان بود و این شرک خفی است مرد عالم مجتہد است و ما ہر معتمد اگر خلیفہ
 و نفسہ باشد خود را بشرکی گرفتار بیند کہ از ان بیرون آمدن دشوار
 ترین کار ہا باشد صوفی محقق و شیخ مرشد مبین حقائق و معارف معلم
 اسرار و قائل شرکی دار و کہ از ان بیرون آمدنش صعب ترین حالت

لہ شرک بالفتح الراء یعنی قید۔ ش

باشد و متوکل از بس توحد و تعزز از کتاب و آریاب اعراض کند
 چنان در باویہ شرک افتادہ ماند کہ اورا از ان بر آمدن امکان صورت
 بند و یکی خود را نیستی نام بودی تصور کرد و او خود وجودی غلطی وار و در
 بندی شدیدی افتادہ است کہ اورا از ان سرکشیدن میسر نیاید و آنکہ
 انا الحق گفتد و آنکہ سبحانی فرمود و آنکہ لیس فی جبتی سو اللہ
 میگوید در شرک شرکی اند کہ توحید از ایشان بکلی اعراض نموده است۔
 ہیہات ہیہات انہا ظنون و حسابات و آنکہ گویند اگر صوفی
 را بینی کہ آژنگ در پیشانی آنگندہ بد آنکہ او معبود بدل کرده است
 لا الہ الا اللہ چند شرک در شرک است و آن یکین اشارت
 مطلق و مقید کردہ است او ازین بدتر و پسترا و فتادہ است اورا
 اگر شنوی نام نہی درست گفتہ باشی۔ عمر بعد تقلد خلافت حرم ابو بکر
 رضی اللہ عنہم را خطبہ کرد و پر سیدش از احوال ابو بکر گفت تا ثلث شب
 در حضرت مصطفیٰ بودی چون از آنجا باز گشتی ساعتی باشغول شدی تعلقی
 بجبل اند کردی مشام ما بوی احساس کردی کہ بیچ عطری از ان خوشبو
 نباشد چون صبح صادق بر آفاق بر آمدی آہی زدوی آنچنان بوی گندہ
 بودی چنانکہ پر کالہ گوشت مرواری بودی کہ بسوزند عمر گفت
 کہ آن بوی جگر سوختہ ابو بکر ہست ہمہ شب در ان گمان بودی جگر
 ام مگر رہ روی دارم پیش آن خود را بعد من کل بعید دید و
 خود را سر بسوز چیدہ بریسا نہادام شرک یافت البتہ آن قدر حجب را احس
 کرد چنان بعید تر دید کہ خلاص را رہ نمونی نیافت قرب را صورتی زشت
 این جانتد بیری نیست جز آہی سردی و دومی گرمی و پے افروختہ جگری

لہ آژنگ یعنی شکر چنن۔

سوختہ شنیدہ منغولات حجاب فاعل اند و افعال حجاب صفات و
 صفات حجاب ذات و ذات حجاب ذات و اذرتہ این حجابیت
 بیچ رونده را از نبی و ولی برنخیزد و درونش کسی بدر نشود ذات اور کسی
 ندید و نہ بیند و جز او اوراندید و جز او اورانشاخت با او جز او نیست
 و آنکہ گویند و اللہ من و سر آئینہم فحیطاً اعطت و صفت اوست بر
 ذات و یکی از صفات او اللہ است عجب از کسی دارم کہ گوید کار
 بجای رسیده است کہ از ان پیشتر کسی نہ و کم مہمتی او اورا برین آرد
 اَنَّ إِلَى سَرَاتِكِ الْمُنْتَهَى شَدَائِهَا از و بدو شد اما اورا منتهی نہ و ہمرا
 بر ازل گمار و با خود گوی اولا منال عبارتت عن عدم المسبوقیت
 و ابد را در تصور آرد و گو اولا بد عبارتت عن عدم السابقت
 بالنهايت والكفايت . و آنکہ او عین الاشیاء گوید بغزت او
 بجلال او بشرکی متبلا است کہ او را از شرک شعوری نہ و او را از و
 بد و ظہوری نہ گویند اعلی یا بھیل او گوید دینا اعز و اجل شرکتی و
 نسبتی بیان کرد و نیز لک این کلام سرخلمہ این او ہام کل لسانہ باشد
 شنیدہ یا نہ دانستہ یا نہ قریب بعید است بعید قریب است قریب
 قریب بعد بعد است وصل نیت فصل نیت وصل وصل فصل فصل است
 فصل فصل وصل وصل است فاصل فاصل و اصل فاصل است انلا
 فصل و لا وصل و لا قریب و لا بعد فی الحقیقت و جنید گفتہ است
 التوحید قطع الاضافات ای قطع النسب نسبت اینجا رخت
 وجود بر نسبت است و رز او یہ عکس شہو و قرار وار و ہذا
 الصمدیت لا الہ الہیۃ و الصمدیت وصفہا لعین
 رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر برین بیان کہ
 گفتم یجعل لہ مخرجاً چہ معنی وار و کہ مضیق او ہام و خیالات

لا الہیۃ

وقيدظنون وحيانات آن گرفتار جز علم و عرفان هیچ چیزی آنجا ره
 نبرد و من يتق الله يجعل له مخرجا و اتقا ازین چنین مضیق مخرجی
 پیدا آور و يرزقهم من حيث لا يحتسب رزق و و است حسی و
 آن معلوم است و معروف است یعنی له الرتب و الدرجات
 حتی ینتهی الی ما لو حنا الیک من حيث لا یحتسب برین هم
 گواهی می دهد گواهی صدقی عدلی است لا هو الا هو صدق او -
 اللهم الهما سر شدنا و اهدنا الی الصراط المستقیم از
 کثرت بوحدهت آیند و از وحدت بکثرت روند یا نور یا نور
 اللوریا منور اللور و از وحدت بکثرت رفت اعوذ
 بعفوک من عقابک و اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ
 بک منک لا احصى ثناء علیک از کثرت بوحدهت آمد -
 سلام علیکم و رحمة الله و بركاته و السلام

سمرچهارم

اگر خداوند سبحان یکی را محبوب خویش خواند او را بر محبوبی او اعتماد
 بناید کردگان نبود که پس این بیچ کردی بمن نرسد و شبده گری و مهره
 بازی او نهایتی ندارد و اگر ترا محبوبی باشد و تو قادر بر ایصال راحت
 و دفع مضرت او باشی بیچ مضرت بدو رسیدن و بی و بیچ منفعتی از و باز
 داری نه آنکه بصدق و بحق بر آید و بگوئی هرگز رواندارم و هرگز
 باز ندارم. بان و بان اندیشه گمار محمد رسول الله صلی الله
 علیه و سلم حبیب الله باشد رخساره او را مجروح کند و دندان
 بکند و صورت خیالش را تصور کن چگونه بود آن صورت دندان
 شکسته و خون بر روی و ریش مبارک افتاده و رخساره شکسته و او گوید
 کیف یعلم قوم خضبوا و وجهه بنیه بدمه و هوید عوا
 الی الاسلام سخن را بر روی او زنند و بگویند لیس لك من الامر
 شئی هر چه کنیم من کنیم کسی را بان کاری نیست. محبوب خوانیم و بان بهم
 برو قهر را انیم. زهی دوستی هر جا که دوستی است درین قضیه شکل و
 ماندگی سرفرو افکنده چشمی بخوابانیده متجربانده. تحفه و گر آمد شد تختی
 حکایت علو در مرتبه او کند آن چه سودمند آید منافقان که می خندند و
 کافران سخره می زنند و ندانند اعلی هبل می کنند و اعجاز و نبوت را در پله
 انکاری نهند و قدر او را اوزنی نیدارند و میگویند یوماً بیوم الحرب
 مجال و الا یامردول چه سودمند آید و در ظهور ظاهر چه بکار آید
 سرزنی دیگر نشود و کوششاً ببعثنا فی کل قریة فذیرا اگر
 بحقیقت است این شکستن چه معنی داشت لولاک لما خلقت الافلاک

برای چه می باید گفت اگر حقیقت این است این چه و اگر نیت این چه
و آن نادانے کہ میگوید۔

ہرچہ امروز بگویم بکنم معذورم ہرچہ امروز بگویم بکنم معذورم
نہ آنکہ عطار غرور بر صدر ول او کشیدہ اند اورا از شعور بردہ
اند آنکہ انا الحق گوید ابوہمی و خیالی گفت و اگر نہ پر کالہ پر کالہ کرد
چگونہ میسر آید بجان اللہ او سخن از حقیقت گوید برو معالمت مجاز رود
لا حول ولا قوۃ الا باللہ چنین دانم و ہم چنین تحقیق کردم کہ او خود
باز و بغیر خود نہ پردازد خود بخود محبوب شود و خود با خود محبوب گردد
خود را بر آرد و خود را افزونند و نہ بر آوردن و نہ فروز دن وجودی
شہودی دارد و بیت۔

خود میگوید و از خود می شنود بر ما و شما بہانہ بر ساخته اند
خہ خہ خود را است ساخت و خود را محمد نبی پرداخت لباس انکار
بر کشیدہ با محمد حجاب خراب پرداخت۔ ای مسکینان و اے
محبوبان در خود آئید نگرید و از و بد و باشید و زبان را از بیان
حقیقت و مجاز بر بندید لب را ازین گفتار بر دوزید من عرف
اللہ طال لسانہ را و گوشہ نسیان نہید من عرف کل
لسانہ و رعدہ شیوہ بازی بر بندید آبخان اشکال گرہ کنید
کشادگی بستی را رہ روی نماز مسکین محمد حسینی عمری درین غرقاب
فرو و بالا میشود و ہیچ سرد کاری پیدائی بنید بضرورت از سرد ماندگی
و واپس افتادگی فریاد بر می آرد و سر بتنا ظلمنا أنفسنا
وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

۱۰ خراب یعنی عقوبت و سختی

لَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ -

له نفاذ الله الله الله اشارت از سه پرده که شخوص ثلاثه عبارت از دست پین
ارت و یا اشارت است که زیاد میکند از نفوس ثلاثه اماره و لوازم و طهره میخواهد که نفس
مطلوبه رساند و از قید نفس و دل و روح خلاص دهد و اشارت باشد که چند ان ذکر گوید همه
الله الله شود و جز او تعالی هیچ نداند و نه بیند و نباشد و یا در شریعت و طریقت و
حقیقت تفرقه نیند بر سه رایگی بیند و یا میخواهد از ورای این سه شعوری باشد و **اللَّهُ
مِنْ وَرَاءِهِمْ مَحِيطٌ** بل هو و راء الورااء برسد و میخواهد از مقام اهل معالمت و اهل
معرفت و اهل محبت برود و بقیام صمدیت بر آید که او ستاد ابوالقاسم قشیری فرماید **فَعَبَدَ
ذَلِكَ لَا وَجِدَ وَلَا فُقِدَ وَلَا عَبَدَ وَلَا قَرِبَ وَلَا فَصَلَ وَلَا وَصَلَ**
كَلَابِلِ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ - بَيْت ۳

آیم بسر کوی تو آبی بزخم
عمر پرده وصل تو نوای بزخم - ش

۱۵ - سمر پانزدہم

قوله عز من قال. هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
 آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
 فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُمْ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
 وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ. وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ
 فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا
 يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

ترجمہ آیت او تعالیٰ خداوندی است انزال کتاب ای محمد بر تو
 کرده است بعضی از ان کتاب آیاتی است محکم کہ مسخ تاویلی و احتمال
 معنی دیگر ندارد و ہاںچہ ظاہر کتاب است ہمان است آن آیات محکم اصل کتاب
 اند یعنی مقصود و مطلوب ہمان اند۔ و دیگر آیات متشابہہ یعنی در مسخ تاویلی
 و تہیست۔ آنانی کہ در ولہای ایشان میلی بہ باطل باشد تاویلی من عند
 انفسہم انگیزند بدان ترود و احتمال عمل کنند و مقصود ایشان بدان طلب فتنہ
 و مراد گردانیدن کتاب باشد و حال این است کہ نہ اند تاویل کتاب کہ
 آن تشابہہ است جز خداوند۔ و آنانکہ ایشان را در علم رسوخی ہست یعنی
 قومیکہ دانستہ اند کہ ما را از مراد اللہ اطلاعی ممکن نیست سیکویند آنا با اللہ
 ایمان بخدائی آورده ایم ہر یک از تشابہہ و محکم از رب ما است و در زمین
 کسی پند نگیرد جز خداوندان خود۔

این معنی بدان بود کہ بر الا اللہ وقف کنند المر اسخون را ابتدای
 کلام نامند اما محققان چنین گویند والمر اسخون عطف بر الا اللہ است
 و راسخ و ر علم کیست آنکہ از خداوند سبحانہ و تعالیٰ علم ہی واسطہ گیرد و ایشان

علماء با اللہ خوانند و علماء ربانی گویند۔ وہیں الکلامین اہلانی فاحش و مخافتی
 میں نیت چون ایشان علم تشابہ از خدا گرفتند پس ہر آئینہ وقف منزل باشد
 و بگری ندانند جز خدا و آنکہ از خدا گرفت بگری و استدلالی بتاویلی و تحملی معنی
 نہ انگخت خداوند مراد خویش را بر ایشان گفت ہمان وقت منزل آمد و ایشان
 و طبع او باشند تعالیٰ و آنکہ ایشان را انکار کند داخل و رین مبلہ باشد فَأَمَّا الَّذِينَ
 فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ
 تَأْوِيلِهِ۔ ہم ایشان را باشد۔

میدانی علم از خدا بغیر واسطہ چگونہ میگیرند خداوند سبحانہ و تعالیٰ در
 و رای حجب و استار گفته است مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا
 وَحْيًا أَوْ مِنْ ذُرِّيَّةٍ حَاجِبٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا أُرْسِلَ رُسُلِ يَأْتِي
 فرشتہ غیر جبرئیل باشد کہ بر ایشان مراد اللہ برساند ہان و ہان ای دوست
 من و ای برادر دینی من و ای ہمد ہم مقدم ہم نشین من صوفیہ قومی اند کہ دل
 ایشان بجاہدہ و ریاضت صاف و شفاف عکس پذیر گشتہ است اسرار قدوسیہ
 و عکس انوار سبوحیات بر آئینہ دل للیح ترور روشن تر پیدا آمدہ است آن انوار
 آن اسرار آن تشکلات و آن تشکلات بر دل بیاید و محاکاتی و مسامراتی در میان
 نہد ہر جنس اسرار را با او گوید یکی از ان کشف مراد ات تشاہبات شود
 یا خوبی آنکہ گوید در دل ایشان بصفتی و نعتی تجلی کند کہ ایشان را بران
 اسرار و قونی گردد و وجہ وید مجی و نزول و قیام و جلوس و ما اشبه
 ذلک بعین الیقین بنید بحقیقت الحق شناسد۔ اگر ترا از من این سخن استوار
 نیست گفت محققان را نظارہ شو محققیت شود کہ ایشان برین اشارتی درستی
 و عبارتی راستی کردہ اند و یا خود مصاحبتی با این اہل تحقیق نصیب تو شود
 ایشان از ان کلامی کہ بی منطق حکایتی کنند و اگر ترا گویند و تو آن نیک
 بخت باشی بختی بحقیقت یقین دانی و در طلب اقدام نمانی و اسباب وصول

این دولت رعایت کنی محتمل بلکہ غالباً آن باشد کہ تو ہم یکی از ایشان گردی
 فاستلوا أهل الذکر ان کنتم لاتعلمون ازین بیانی فرمود
 است دیوانہ ما عین القضاة گوید ترا در چین ما چین با پدر رفت تا بدانی
 کہ را سخنان در علم کیانند و مراد ازین کلام این باشد یعنی مشقتی و سلوکی کہ
 هست باید کرد۔ تا بدین مقام برسی۔ موسیٰ درختی و آتشی بیند و این کلام
 شود انی انا لله موسیٰ دانند کہ او در راجب و استار سخن گوید نیکبختی شنود
 فیاتیهما لله بصورته التي یعرفونها۔ آئی دانی بینی
 شناسی جاء محمد بلا محمد و ما کان لمحمد شیء من محمد
 آنکہ چه گوید من اطاعتی فقد اطاع الله و من عصانی فقد عصی
 الله چشم ایشان بغیض نور شمس ہر چیز را بیند و اگر شمس گوید ما ساری
 من ساری الا انا صادق باشد جواب قدسی محقق شد لایزال
 العبد یتقرب الی النوافل حتی احببته فاذا احببته کنت لسانہ
 الذی ینطق بہ و بصرہ الذی یراہ و یدہ الذی یبطش بہا
 و سجدہ الذی لشیء بجالی شہتی و بی ریتی و ما یعلم تا و یلہ الا الله ثابت و
 محقق شد ای دوست بیت۔

ن بانوافل

امروز پر پروردی و فردا ہر چار یکی بود تو فردا
 دو یکی نشوند و یکی دو نگردد اما احوال چنین بیند چشم دل را راست کن و ہر چیزی را
 درست و راست بین آنچه نکتہ ہست کثرت از میان بخیز و وحدت و حقیقت خویش
 تو تجلی کند خود را و جهان را نیست و نا بود بینی و جز یکی را و جو و شناسی اگر حقیقت
 بیزبان تو سخن گوید۔ یا من یری الواحد اثین من حول فی عصب العین
 دع نفس لتری و احدا فردا بلا شلہ لاشین چشم خود را اکثر کن نگر ہر چیز
 را یکی بد بینی و اگر بدستی و راستی داری ہر یکی را یکی بینی ای محمد عینی سخن
 بسیار گفتی بان و بان کردار گفتار تا کردار با گفتار پر ابر شود۔
 نہ بینی در ملکوت و جبروت۔ ش۔

سمر شانزدهم

چون بود و چگونه بود و چه باشد و چه گوئی این را و چه بیان تفسیر و تعبیر
 رانیند کنی و چه محل سازی صدیقی چندی حلقه کند شنیده هر یکی سر مفتول را
 با نخت پای و پیچید و هر یکی شسته سر مفتول تبا بد و هم مفتول در میان حلقه
 با هم در شده و هیچ یکی با دیگری در زود و در پیش پیاپی نگرود و هر یکی جدا گانه
 ماند عجب کاری نیست اینک چه شعبه سازی است این و این چه
 بازی است که ایشان می بازند و چه نمودار است که ایشان می نمایند
 هر یکی از متوق عزت بر دوزی کرده و هر یکی از استار عزت بر بازی نهاده
 هر یکی از پرده جلالت سازی دیگر ساخته تمنع از روی بر کرده حیا و عزت
 را در گوشه نهاده کشاده و کشیده بر هم شده در آمده حجاب به النور
 لو کشفه لا حترت سبحات وجهه این حجاب را بیک نف
 سوخته کُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ در تکرر تجلیات لا یتجلی فی صورت
 الا ثنین و لا یتجلی لاحد صورتین و فترتی کرده دستی زده و بازوی
 ساز و سازی در پیش آورده و با صدایتی دیگر نبرد کند ایشان هم
 با جمال و شیوه و کرشمه و ناز خود بصفحت حیرت و عجز باشد و این زانی کهنه
 سالی است و بجوانی نوبالی نموده است بیت
 معشوقه پارینه را اسال دیدم تازه تر + در شکل کبری من است مقصود و صغری بین

نه خود صدیقی چندی نشیند یعنی صفات روحانی و انسانی و شیطانی و رحمانی و ملکوتی و جنی و بی حیوانی و
 نباتی که در آدمی مرکب است همه حلقه کرده نشسته است - نه حول عجب کاری نیست - این بر طریق
 استغفهام است - نه - نه زانی کهنه سالست - که اول ما خلق الله نور ما می ازان
 اشارت میکند - ش

بچاره مرغ جان عشق باز در هوای خویش پرواز کند و هیچ بدان بازنگردد و مَا عِنْدَ
 اللَّهُ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ نوگیری کرده است هر چه از صورت
 و اشکال نعتش یَنفَدُ بود زیرا چه نسبت مَا عِنْدَكُمْ دارد و آنچه
 بود ای و را بری لَا يَتَغَيَّرُ بِذَاتِهِ وَلَا بِصِفَاتِهِ بِحُدُوثِ الْأَكْوَانِ
 صفت او بود - تحفه دیگر این آفتاب رحمتگاه طلوع اشراقی نموده کوه کی ذی
 تائم دستار تجر از سرفرو و نهاده بینی بر بینی نهاده پیشانی بر پیشانی سوده لب
 برب و چسبیده خندنی ز رخ نمودنی می نمود -

ای دوست عزیز ای یا شفیق این چند کلمتی که بشتم ذخرا عقاب و
 فخر اسلاف باشد چه دانم عارفان چه فهم کنند و بینندگان چه پردازند و عاقلان
 چه نامند - حرفی قلبی نوشته ام وسطی بازگونه بخوانده ام - ابلهین تلبیس نتواند
 و شیطان سلطنت نتواند نمود - اما این قدر بدانند و پیدایش کنند که نا دیده
 گوید - وَاللَّهُ عَلِيمٌ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيُحْكَمُ مَا يُرِيدُ و شاهد
 مشهود گواه این سخن است إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ مصدق
 این کلام است محمد حسینی منطق بر بند قضا یا کلام را اگر و آرا این جا شکل اول
 بکس نقیض مستوی نیشود زیرا چه این احادیث مختلف است وَاللَّهُ عَلِيمٌ
 حکیم -

سمر ہفدہم

برادر دینی از محمد حسینی سخنی چند کہ عاقلان در ربط آن انخاری کنند
 و مردمان فہیم در ضبط آن تخریے نمایند۔ دلبری چندی لکبہ ہزاری و چند
 ہزاری و دل بندی چندی ہریکی راحسی و مکی ہریکی را شیوہ و کرشمہ در جمع
 ایشان یکی محفہ و ہو و جی اطرافش زاتمام فراہم کردہ و چنین نماید و را و
 کسی است از میان این ہمہ سخن فایق تر بدلداری لایق تر و البتہ چنان مستر
 و معتجب ماندہ بینندہ را در ان تخری و ترودی و تعلقتی و تشوے کہ البتہ
 ہمیش۔ و این ہزار در ہزار کہ گفتیم ہریکی با ہمہ کثرت و تعدد ادعای توحید
 و تفرود کند و گوید ہمین منم و بس و این تکثری و تعدی کہ تومی بنی و ہم و خیال
 است کہ ترا افتادہ است ہریکی ہمین گوید جز من و دیگری در میان نیست با عجب
 کاری نیست۔ ہریکی ہمین گوید ثبوت خویش کشد و دیگران را در زاویہ بہبوط
 اندازد۔ و آنکہ او در ہو و جی و محفہ مستر است ایشان از و این نشان
 دہند ہریکی ہمین گوید کہ ما ہم کہ این جا از آنجا آمدہ ایم چون جوئی ما را ہا نجا
 یابی چونیکو بہ بنی اینجا و آنجا یکی باشد۔ تحفہ دیگر دیگر حاکمان آن ہمین
 دعوی کنند و عین جمال نمایند و جہی و استاری کہ گرد برگرد آن ہو و ج است
 ایشان نیز ہمین گویند و ہمین ادا کنند بینندہ بیگوید و **اللہ من و رانہم**
مُحِيطٌ ہمہ جا یک صفت نمودہ است یک صفت برآمدہ است شہدہ
اللہ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِکَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ شہادت
 یک نفر است اختلاف اسلامی شد سہی ہان یکی۔ چو حجب و استتار ہمین گوید
 و جلہ ہمین گوید و بینندہ اش ہمین نماید و حضار با ہمہ اکثر بیک سخن باز آید
 جز آن نباشد کہ اللہ و کلا سواہ دریا و در جنبش آید موجش خوانند تصاعد

کند بخار خوانند در جو سامترا کم شود سخا بش گویند چکیدن گیر و باران نامند بر زمین
افتد آب دانند روان شود نہری وسیلی باشد بدریا رسد باز همان دریا شود کہ

بود ۔۔۔ دریا ہم ازان باران باران ہم ازان دریا
النهایت رجوع الی البدایت ازیں حکایتی درستی میفرماید قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ
عَلَىٰ نَشَاطَتِهِمْ فَمَنْ دَارَىٰ وَرِسْتِي مَيِّسَتْ بِمَاءٍ وَ أَحَدٍ وَ
فَضَّلُ بَعْضُهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ عِبَارَت بعبارتی درستی کرده
است۔۔۔ اما اشکالی کہ در کلام اول اجمالی نموده است آن در ولہا مقدر و
مفصل است و در خاطر محمد حسینی موصل و محقق است اللَّهُ يَعْلَمُ حَيْثُ
يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ بِيحَارِهِ مُحَمَّدٌ أَوْ خُودِ كَفْتَهُ وَ لَا يَحْتِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ
إِلَّا بِمَا شَاءَ مراحمی قدر بس بود ازیں بیشتر و بیشترہ نونی نیت اما بچا
صاحب ہمت ہر چند وصول را سد می دید و شعور را بند می دانست کہ
البتہ از چشم دل او خاستنی نیت اما ہمیش چنان اورا در بند کرده است
وَ الشَّفْعُ وَ الْوَثْرُ ازان نشان میدہد شفع رہ اما بوتر قابل رہ نیت
ہر آئینہ سکین صاحب ہمت ہمارہ تہم نعمتم ماند از دم سرد و از آہ
گرم نالہ چہ کم آید بان و بان مگر آن مسترد محتجب کہ در ان ہر وج است
عبارت از وتر است و الباقیات ہمہ شفع بود اللَّهُمَّ اَللَّهُمَّ
رشدنا و ہب لنا و السلام

سمر هیزدهم

قوله تعالى الْمَرِيضَ لَمَّا بَانَ اللَّهُ يَرَىٰ فِيهِ إِشَارَةً
إِلَى الْمِرَاقِبَةِ إِنَّ مِرَاقِبَةَ أَنْتَ كَمَا تَعْلِمُ جِبْرِيلُ بَدَانَ تَعْبُدُ اللَّهُ
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ -

مِرَاقِبَةٌ دِيْغَر وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِشَارَتُ بَدَانَ
مِرَاقِبَةُ اسْتِ اَرْضِ قَالِبِ رَا تَصَوَّرْ كُنْ وَسَمَا رَا قَلْبِ بَدَانَ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ قُرْبَتِ بَاشَدُ كَمَا مَرَضِيٌّ بَدَانَ إِشَارَتِ كَرْدَانَهُ مَعَ
كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُقَارَنَةِ وَغَيْرِ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُزَابِلَةِ

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ مَعِيَّتِ بَاشَدُ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ حَكَائِتِ اَزِينِ مِرَاقِبَةُ كُنْدُ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ احَا طَتِ بَاشَدُ وَاللَّهُ مِنْ دَوْرَائِهِمْ مُحِيطٌ بِبَانَ أَنْ مِرَاقِبَةُ يَكُنْدُ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ اَفْعَالِ بَاشَدُ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ رَمَزِيٌّ بَدَانَ مِينَا يَدُ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ صِفَاتِ بَاشَدُ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا

بِهِنَّ مَعْنَى رَا ظَاهِرُ كَرْدَةُ اسْتُ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ فَنَا بَاشَدُ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِفْسَانَةُ اِزِينِ مِرَاقِبَةُ اسْتُ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ ذَاتِ بَاشَدُ قُلُّهُوَ اللَّهُ أَحَدُهُ اللَّهُ الصَّمَدُ بَدَانَ اِيْمَا يُّ دَارُ

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ اسْتَوَا يُّ بَاشَدُ سَنُورِيْهِمْ اِيْتِنَا فِي الْاِفْاَقِ هَمُّ اَز اِنْ جَلْبَتِ

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ شَهُودِ بَاشَدُ وَتَشَاهِدُ وَ مَشْهُودُ اَز اِظْهَرِي كَرْدَةُ اسْتُ -

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ وَجُودِ بَاشَدُ اِيْنَمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهُ اللَّهِ تَفْسِيرُ اِنْ مِرَاقِبَةُ اسْتُ

وَدِيْغَر مِرَاقِبَةُ كَهْ پَرْدَةُ تَصَوَّرْ شُو وَ بَهْرِ رَنُغِي كَه مَقْصُورْ خَوَاهِدُ رَنُغِ زَرْ بَهْتَرُ وَ دَرُونَ

مَقْرُودِ كَيْنُونَةُ مَقْصُودِ بَاشَدُ اَز اِنْ حَكَائِتِ كُنْدُ اَلْمَرْتَرِ اِلَى مَرَاتِكَ كَيْفَ

مَدَّ الظِّلَّ استدا و پرده اوست که وجود شمس شهو و مقصود است -
 دیگر مراقبه جمال باشد قَامًا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحًا وَ
 رَيْحَانًا تعین این مراقبه است -

دیگر مراقبه مصدر و مرجع باشد یَدِی وَ یَعْبُدُ اِذَا انْ مَرَّ قَبَهُ نُوَادِرِی کُنْد -
 مراقبه اقسام باشد وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسِ وَاللَّیْلِ وَالضُّحَى
 هر ایک کشاده ترمی فرماید -

دیگر مراقبه امانت باشد وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُومًا
 جَهْلًا اعلامی بدان میکند -

مراقبه پیر باشد مَنْ یَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ اثبات آن
 میکند - و یوانه ناقصی عین القصات می گوید مرید در دل پیر خدارا بیند و
 پیر در دل مرید خود را بیند - مراقبه این باشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ
 مُسْتَقِیْمٍ خود نمائی میکند -

دیگر مراقبه اشیا باشد خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ رهبری بدان کرده است
 و دیگر مراقبه هویت باشد کونه وجوده اِذَا انْ مَرَّ قَبَهُ نُوَادِرِی
 مراقبه هویت باشد اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
 کشاده می نماید -

مراقبه وجه الله باشد با تصور وجود کُلِّ شَیْءٍ هَا لَیْکَ اِلَّا وَجْهَهُ
 اِذَا انْ مَرَّ قَبَهُ تعلیمی می کند -

دیگر مراقبه حاتم اصم جمیم و نعیم را یمن و یسار تصور کن خداوند
 را محاسب بدان نیکوست این اما این مراقبه نیست تشویش و تشویش است
 دیگر مراقبه عرش باشد سَمَّ السُّتُوٰی عَلٰی الْعَرْشِ اِذَا انْ
 مراقبه تشابه میکند ملی مربع می نشیند و می سنده باید کاستوائی نهد -

و مراقبه و رار و را باشد اینجا عیشی نیست شهودی وجودی نیست

لذتی ہزتی نیست فنائی بقای ہم نہ از ازل و ابد ہم حکایت نتوان کرد۔
دیگر مراقبہ محاسبہ باشد کہ یحاسب حساباً یسیراً ترا و ران
مراقبہ می آر د بطنانیت می ایستد۔

دیگر مراقبہ صورت و اشکال باشد استغفر اللہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ صدق این در کشادہ کردہ است اما درین خوف
باحث و ابحا و بسیار برد۔

دیگر مراقبہ کرامت باشد وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ تَعْلِيمًا
و تَعْلَمِيًّا می نبشد۔

مراقبہ نزاہت باشد سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
قدس پاکی رہنمائی کند۔

مراقبہ خلا باشد هیچ وجودی را در دل خود موجود نہ بیند و این
صفت ہویت صرف باشد لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ درین مراقبہ کاری
پیشتر می برد۔

مراقبہ فردانیت باشد يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا وَتَرٌ
این مراقبہ است۔

مراقبہ صمدیت باشد لا فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد
در صمدیت صرف جولانی میکند۔

مراقبہ عیان باشد عین البیان خود را بینای آن گرداند۔
محمد حسینی بسیار گوی کردی ازین پیشتر منزلت عیاران این کار
بیکار اند زبان انکار ایشان را کہ بر بند و والسلام۔

دو سخن دیگر ہم لابد است کہ الحاق کنم۔ مراقبہ وحدت یعنی
می فرماید اَلْعِلْمُ نَقْطَةٌ كَثْرَتُهَا الْجَهْلُ آن کہ مردمان گویند
العلم كلمة بل حرف بل نقطة فرد حقیقی را تا آنجا وحدت

برو کہ اثر حکما جزر لائتجری نامند۔ زہی مراقبہ زہی مرو مراقب
 زہی اثر کہ کسی را از ان خبر نہ۔
 و نیز مراقبہ کثرت تصور کندی برو می برو میگیر و میگیر و تا
 آنکہ وہم برو از اعلیٰ علیین وعن الشری اورا بہمہ پر بیند بلکہ بر تربیند
 مراقبہ انتظار نگفتم نہ بنا بر ظنت امانیان خاصہ انسان است
 ظنت با نسبتی مدار و آن برای کشف و تجلی قریب تر است۔
 حسبنا گیسو دراز اکنون بس کن سخن کوتہ کن۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَائِرِ الْعَالَمِيْنَ
 بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

سمر نواز دہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَوْلُهُ تَعَالَى يَسْئَلُونَكَ
عَنِ السُّورَةِ قُلِ السُّورَةُ حُرْمِينَ أَمْرٌ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ
إِلَّا قَلِيلًا ۝

ترجمہ این آیتہ این است۔ مردمان از رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پرسیدند۔ ما الروح وروح چه چیز است ساکت مانند علمی من اللہ یا بدجہل
علیہ السلام آیت آورد یعنی مردمان ترا از روح می پرسند ای محمد جواب شان
گوی روح کاری از کارهای باری است و شما از علم داده نشده اید مگر
اندکی۔ ابن عباس میگوید اہل کتاب از مصطفیٰ پرسیدند ما الروح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار وحی کرو در تورات ہمچنین
اسع الروح من امر اللہ بروفق ایشان فرمان آمد قُلِ السُّورَةُ
مِنْ أَمْرِ رَبِّي لَمْ يَأْتِ مِنْ أَمْرِهِ أَوْ مِثْلِهِ مِنْ شَأْنِهِ وَمَا أُوتِيتُمْ
مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا بر عامہ صحابہ و مومنان خطاب باشد فرمان
باشد پیغمبر را تو این گجو و ازین این نیاید کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ازین علم نباشد و محتمل کہ درین خطاب او ہم داخل باشد
تا آنچه بعضی گفته اند او از دنیا رفت و از حقیقت روح او را علمی نبود
است و بزرگان گویند الکلام فی الروح صعب المراد فالامساك
اولی عند ذوی الاحلام و آنچه بفہم معلوم است بدان رمزی
و اشارتی کنیم۔ روح بر تعداد است۔ روحی است کہ اورا روح حیوانی
گویند ہر جا کہ ذو حیاتی و ذو حواسی است با آن روح اشتراکی دارد۔
دیگر روح حیوانی است کہ اورا حسی و تیزی و اورا درکی و فہمی ہر چیزی

شاید اندازین را روح حیوانی نامند و دیگر روح روحی است روح
 نفسانی گویند الطیف و اشرف اعز و اکرم از عالم علو آورده درین بدن
 انداخته اوساری است در کل اعضا سریان الماء فی الثوب بچہ
 می زانید و حسے با او متعلق است میان آن بچہ و میان حسی ریمان صفتی
 مجوفی بر بسته است آنرا که ناف نامند آن بچہ کہ هیچ حرکتی وحسی ندارد
 مرداری افتاده است آن حس را می سوزند او از ان حس جدا میشود
 آن رابطہ کہ میان ہر دو نہادہ اند در آن در میآید دایہ چنانکہ پستانرا
 بدوشند همچنان میدوشد تا آنکہ در بدن آمد فرزند گریست و چشم کشود و آن
 آن را می بزد و دیگر ہی میدہد بر ناف میدار و این آن روح است کہ از
 عالم علو آورده اند درین ساری کرده اند و آن روزیکہ تمام اجل است
 و ملک الموت قبض آن میکند و سیکہ می زند و دم کہ بالامی شود آہستہ آہستہ
 تمام اعضا را می گذارد تا برون می آید از رہ دہن شخصی میت میگردد
 آن اضطراب آن دم زدن برون آمدن آن روح است -

باروح حیوانی و انسانی روح دیگر است کہ آن را نفس نامند
 نامند و نیز متعلق بدین قالب است با این سہ روح است متعلق
 الملک بالمدینہ والعاشق بالمعشوق او قریب نیت او بعید
 نیت او متصل و منفصل نیت این را نفس نامند گوید -

دیگر روح است کہ اورا روح اعظم خوانند این روح را گویند
 خروج من بین جہالہ این نیز یکی از مخلوقات او است ہمین گفت خروج
 من بین جہالہ و جلالہ دلیل حدوث او کند این روح عزتی و عظمتی و
 جلالی و جلالی و ترقعی و تقدیری بر سالک رونده تجلی کند سالک گاہ تجلی اورا
 جنہ خداوند از آنچہ صفت خدائی درو یا بدنی ہستی و جہتی و بی کیفی و کمی
 بی مکانی و زمانی او خودانی انا اللہ گوید و احیاء امانت مینماید و ہمان کہ

گفته اند ان متاع البیت تشبه رب البیت
از خانه بگذرد ای ماند همه چیز

کسی که بادشاه را ندیده باشد وزیرش بادابی و اراوتی که بادشاه
اورا داده است به بیند بیننده گمان بردگر بادشاه را دیدم و این یکی
از بندگان او یکی از کارکنان اوست احتیاج با پیرکل الاحتیاج درین
مقام باشند و آن نشان که گفته ابد بعد از تجلی بقیه از هوا احساس کند
تجلی حق نموده است اگر فنای وجود و محو آثار مشاهده افتد گمان برد
گر تجلی حق بوده است اطلاع برین هم صعب و غیر است بلکه اصعب و
اعسر است هم احتیاج با پیر باقی است۔

و دیگر روحی است که از فیض قدسی نام یافته است و صفت
افسانه این فیض در اسما را تقدم تحقیق یافته است و آن فیض قدسی تفضلی
از اجالی و اثری از موثری باشد این را نیز من قبل بیانی شانی گفته ام
مرد و زنده را این نیز کافی باشد و آنکه در او عیبه ما توره مسطور است
یا روح یا روح السروح هم از میان این عیان است

هان و بان چند عمل از کلی و جزئی رمزی و اشارتی تمام و الاشاره
حسب للعاقلة فکانه قیل بالعبارت لَمَّا أَمْرُهُ إِذْ أَرَادَ
شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ این امر همان امر است که گفتیم
امر من امور و نشان من شیونم ای صفت من صفاتم اِذَا
أَرَادَ شَيْئًا أَيْ تَكُونُ شَيْءٌ أَوْ تَعَالَى فِي عِلْمِ نَفْسِي خَوِشْ صَوْرَتِ خِيَالِ
اورا احضار کند کن کذا فیکون۔ قَلِ الرَّوْحُ مِنْ أَمْرٍ دِي یعنی
فرمان اوست او گوید کن اورا وجود شود بدان بیانی که کردم این جمله را
با تو اشارتی بنمایم عشق با بودنا بود خود در خلوتی خانه شهود آرمیده بود نغمه
کن که در حرکت و آهنگ و رقص آورده وجودی صورت نموده و آن نغمه

که او شنوده همه از و بد و بوده **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** همین
وجود را از مود محمد حسینی در میان نیست تا بود بود لا فرق بینی و بین نبی
الا انی تقدمت بالعبودیت سر بر بزر و و **بِاللهِ الْأَمْرُ** و الیه
المصیر والسلام۔

و اختلافیکه بزرگان را در ماهیت روح رفته است کسی گویند نسیم
طیب یکون به الحیات دیگر گویند لم یدخل فی ذل کن
و کسی چنین هم گویند الروح قدیم این هم و غیر آن دیگر گفته ام
هر یکی را چه گویم کلام و راز میشود این بیان ما محیط آن همه است
**أَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
أَن هَدَانَا اللَّهُ۔**

سمر بستہ

بِسْمِ اللَّهِ وَالتَّحْمِيدُ لِلَّهِ قَوْلُهُ عَزَمَن قَائِلٌ وَصَلَّخَتْ
 الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَهُ ط- اى وما خلقتكما الا مختارين
 للعبادات ويقال المراد من الجن والانس المسلمون منهم ويقال
 وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لَعِبُدُونَهُ - وهذا
 التاويل على وفق قوله سبحانه وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ فَأَنْ
 الْآى بعضها تفسيراً لبعض وان الامر بسبب اللعبادات فذكر
 المسبب واراد السبب وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لَمُسْتَعِدِينَ
 للعبادات فان اصل الخلق على المعرفه والعبادات قال عليه
 السلام كل مولود يولد على الفطرت فابواه يهودانه او يمجس
 ويقال العبوديت هي التذليل والافتقار - فى الكشاف العبادات
 اقصى غايت الخضوع والتذلل وما من جن ولا انس الا يتذلل لخالقه
 وبارئهم طبعاً ووضوعاً - وقد قيل العبوديت لاحتياج ذاتى لانفك
 عن الجن والانس البته - ويقال ما من وجود سوى الله الا ذو وجهين
 وجه منه اليه ووجه منه الى بارئهم وخالقهم وهو الفيض القدوسى
 والنور السبوحى متعلق بالاشياء كلها وهذا الذى سميناها فيضاً
 وهو الذى يقوله الحكماء اليونانية النفس الجزئى وهو الذى
 يبرنر منه ابن الاعرابى فيقول بالمطلق والمقيد وهذا هو القائل
 به فقط - وليس ذلك كلام المحققين فلو لا ذلك لم يكن
 للوجود وجود وما من وجود الا وقد عبيد حتى الخشى والروث
 وليست تلك العبادات الا للرب تعالى لوجود فيضه به

وانه ليس عينه ولا غيره وان ذلك الا العابد يتوهم في نفسه ان عبادت المعبود هذا له اثر تام وفعل كامل فلذلك يعبد ويطلب الحواميج منه وليس منشاء ذلك الوهم الا يتعلق فيضه به سبحانه فيصدق قوله تعالى وما خلقت الجن والانس ليعبدون.

سمر ببت ویکم

قوله عز من قائل واذا قال ربك للملك اني جاعل في الارض من خليفة طاقوا ان يجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الزمان ونحن نثبت محمدك ونقدس لك قال اني اعلم ما لا تعلمون يا وكن اي محمد وقتيكه پروردگار تو گفت مفرشتگان را تحقیقت قطع وبت گردانیده ام خلیفه را در زمین فرشتگان گفتند کی در زمین خلیفه میکنی که او در دنیا فساد کند و خونها بریزد و ما ترا بیع و تقدیر میکنیم خداوند سبحانه و تعالی گفت من میدانم چیزی را که شما نمیدانید.

ظاهر معنی آیت این بود که نشتم با محمد گفتند و اذ هکذا هم ساء سعانا می رود که محمد صلی الله علیه وسلم برین قصه واقف بود میدانست تا او را گفتند یاد آران وقت را اول ما خلق الله تعالی نور ی حکایت هم برین میکند حکنت نبیا قبل ان یخلق الله تعالی آدم و خلقتنا انا و من قبل من نور واحد قبل ان یخلق الله آدم یا ربیة الالهات بسنة محمد فرشتگان گمان پروردگار با ایشان مشورتی و موافقتی است هم از موجب آنکه آتجعل فيها من یفسد فيها وند استند کلامی راست قطع کرده است تکلم ان و جاعل گفته است تحقیق من این کردی اسم از خداوند سبحانه

و سخن مستحکم و احتمال دارویکی لائق خلافت ما ایم که تسبیح و تقدیس میکنیم یا آنچه
 بدین معنی گفته صورتی و حیثی غیر ما را در زمین می آفرینی کاری کند که رضایتی تو نیست
 فرشتگان را اینجا و در غلط افتاد با همه عصمتیکه ایشان دارند یکی آن که کلام مشاؤون
 دانستند که ایشان را خلقتی است که از ان خلقت جز تسبیح و تقدیس نیاید کار دیگر
 نتوانند کرد بدین صفت مقصور و لمجا اند و خطبه سخن بر نفس خویش خوانند و دلیل بر
 انیتت و نخبیتت باشد و غفلت و جهالت از ان شود که کار کاری از ایشان میزند
 وَ هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ هَمَّ حِزْرًا فرشته را و عبادت فرشته را همه خدا
 آفریند کاری از کسی نسزد و هر چه کند او کند بجان و تعالی و رسول الله صلی الله علیه و
 شب معراج هر بار یکبار هر فرشتگان میگذشت ایشان از رسول الله صلی الله علیه
 سلم انتماس نصیحت میکردند و میفرمودند نگرید تا بار دیگر خطبه سخن بر نفس خویش
 بخوانید و ایشان همه سرسبز فرو افکنده شرمند و میمانند و نه گفت خداوند
 در کار ایشان افساد و شک نخواهند کرد اما فرمود انی اعلم ما لا تعلمون
 آنچه من میدانم شما نمیدانید با این همه که از ان ترکیب و بنیه افساد آید مرا
 سری و مرادی در ان هست شما نمیدانید اگر چه آدم نمکرده است چو از ذریا
 او آمد حیاقت بدو کرد و باید دانست که خلافت استقامت نیاید تا
 صورت و معنی خلیفه با شخلف نسبتی نبود. الله خلق آدم علی صورته او علی
 صورت المرجهن نسبت بصورت او کرد و آدم را قربت و معرفت خود
 بخشید و اطلاع بر ستر احدیت و برخی حدیث و ادو در ترکیب او فیض بدو نهاد
 حاصل امانت بودست فَمِمَّا هَا الْاِنْسَانُ اشارتی مرتبتی کرده است ثُمَّ
 اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا - میراث نبرد کرد و ارث
 که با هر دو شانه نسبتی نامی دار و محققان گفتند جبروت لاهوت ملکوت
 در پیش انسان تبیه است و کذک بیسی و سبی و شیطانی و نفسانی حکما گویند
 الْعَالَمَاتُ الْاِنْسَانُ الْكَبِيرُ وَالْاِنْسَانُ الْعَالَمُ صَغِيرًا خواجه محمد غزالی است

عکس این فرماید پس فیض او با همه وجودات اثری تمامی کرده است پس آدم
 بصورت و معنای بار ب خویش قربی درستی یافته است مستحق خلافت هم از ان
 گشته است معلم صبیان از کتب غایب شود و یکی را خلیفہ سازد او کسی بود که
 کار معلم تمام تواند کرد آموزہ کو دوکان بشود و خطا و ثواب ایشان داند و
 ایشان را با دین و خرد جمع دارد و برای اثبات حجت و الزام و احتجاج ملائکہ
 آدم را تعلیم کامل کل اسماء علم سما این فضل نمود فرشتگان از ان عاجز شدند
 و اگر از اسمیات و اسرار آن گفتی همه سرسریگداختند۔ ان کنتہ صدیقین
 اگر آدم لائق خلافت نیست او اسماء داند شما ندانید در طعن خلافت او شما صواب
 ندانید انکار بقتب و تعجب بود و در حقیقت کار که با آن علم نموده است۔
 قَالُو سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا نَبِيًّا از جهل و از کل عیوب ترا
 است علمی ندارم مگر آنچه تو تعلیم کنی مانید استقیم که در آدم چه سز نباده
 و کدام نور اعظم در و تعبیه کرده تحقیق تو علمی و حکمی همه دانی و کارهای تو بر
 صواب باشد و در حکمت تو خطا نباشد و این صفت جز ترا نباشد۔ فرمان آمد
 چو آدم را دیدید و ستر الوهیت در و مشاهده تان شد پس مستحق آن باشد که
 شما او را سجده کنید هر یکی مخاطب بسجده شد اُسْجُدُوا فرمود و هر یکی خطاب شد
 اُسْجُدُوا بابلیس هم شد این خطاب در ظاهر با او شد گویی در باطن با او این ندا
 شد لا تسجد لغیرای سرباز زد و اشکبار کردی تحمل که اشکبار از و کردیا اشکبار
 ازین کرد که غیر ترا سجده کنم بغزت تو که نخم این مسکین را اطلع بران سترجی در
 آدم پنهانی تعبیه کرده اند و ندان بر دستر ماند تا آنچه او را اغور گویند آن
 چشمی که ستر باطن آدم را اوراک کند آن چشم او کور بوده است۔ سبحان خالق۔
 او نه در جمع بود و نه در جمع الجمع ضرورت کافر باشد و نمیداند که سجده آدم سجده رب
 تعالی است آدم بصورت کثرت می نماید و در معنی وحدت صرف است بیست
 گرچه بصورت آدم است بیش از یکم اعظم است این ستر هم در آدم است هم آشکارا هم پنهان

تخف و یجر است مقصود خلقت آدم خلافت او در زمین شد چو عقد کا
 هم برین بود اَسْنُکُنْ اَنْتَ وَنَمَّ وَجْکَ الْجَنَّةَ چه معنی داشت چو بر نهی
 گناه نسبت کردن رفت توری که روند برای وقوع او درین باو یہ فرمان
 بصورت نهی آمد وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ کُلَّ مَمْنُوعٍ مطبوع باشد گوئی گفتند
 اقربا هذه الشجرة توری که روند و فیخرجكما الخراجا عجب که یکی را امر بود سر او نهی
 که لا تسجد یکی را نهی سر او امر بود که اقربا بر هر دو حرف مقلوب نبشتند و امر نهی بر عکس کردند
 تا ملن نبری که هست این رشته دو تو کیتو هست ز اصل و فرع بنگر تو سخن
 آدم را گنهگار ساختند بعد از ان تلقین کلماتی کردند که بدان تو به قبول شدوی
 آن نشد که باز در بهشت برند آن تمتع و تملذ و باشد عتاب دوستانه بود که نند
 نزنش دوستانه بر سرش زدند همان گندم را آور و نند بد و سپردند که بیدین زمین
 باش و هم برین قرار گیر.

ای دوستان ای محبان ای برادران لَا تَقَامُوا مَلَكُوا اللهُ إِنَّ مَلَكُ اللهُ
 عظیم خورا خود دانند خود را خود قبول کنند و خود بخود باز آیند بر ما و شما بیانه سازند
 عجائب کاری است غزل

زین در و کشی شراب خواری	دیدم بکلیسیا نگاری
دیوانه و ششی نزار زاری	مد من خمری خراب شکلی
پنشن و شراب نوش باری	گفت از سر وقت خویش در حال
بین عکس جمال روی یاری	دانش بصفای من نطنر کن
جز نسخه صورت نگاری	بر لوح وجود نیت نقشی

سه کلیه بیخانه باشد و بت خو بصورت را گویند معنی چنین باشد دیدم نثار خود را یعنی مشوق خود را در
 صورت خوب یعنی در صورت محمدی که احسن صورت است از ان محبوب عالم گشت من را یعنی عقدا را
 الحق من اطاعنی فقد اطاع الله در و کشی شراب خواری اشارت بصور خوش آیند در باینده چشم
 غلطان میخورد خوشان یعنی بصفت جمال و لطف کمال دیدم رایت ربی فی احسن صورت همین است

مجنون چکن است و صیت لیلی
 خسرو که بود کدام نسر باد
 بہر چه زن عنزیر مصر است
 از چه سبب است بان گرفتار
 خود چاکر و بندہ چرا شد
 زمین حال کسی خبر ندارد
 بیشک نجد محمد اینجا است
 گل صیت کجا است زخم خاری
 شیرین بچہ گشت خوش گواری
 از کردہ ایک غلام خواری
 یعقوب کہ بود دستگاری
 محمود کہ بود شہریاری
 جز بیخبری شراب خواری
 چون احمد پاک حق گذاری

بقیہ حاشیہ بر صفحہ (۱۶۶) - و یا مراد از کلیات انجمن مجمع مردان و زنان باشد کہ دنیا سرسبز از ان حکایت میکند و از نگاری حضرت محمدی باشد کہ نگار ہمہ جهانست از انکہ نگار رحمان است - سہ نگار من کہ بہ کتب نہ رفت و خطانہ نوشتہ بہ بغیرہ مسئلہ آموز صد مدرس شد - مصرع دوم ہمانست کہ ^{حج} محمد صفت جمال است و منظر لطف و نوال - من خراب شکلی زیرا کہ فقر فقر اوست خراب دیوانہ و شی است فایت مثل حق پروای این جهان ندارد و محمد دیوانہ میگفتند لایکمل ایمان اسراء حتی یقال اندہ مجنون بدن خمریت ساعتی از ان خالی نیست - بیت زیادہ چون کف ساقی ہی نیگردد کہ کجا دماغ لطیف زمستی آید باز گفت از سو وقت خود کہ در حال تاسریت اشارت دعوت محمدی است ترا ای قلب مصفی و نفس مزکی ^{یعنی} یعنی ای مرید مرشد و لازم گیریشین اگر ترا ہزار بار را ندیم و تا مقصود بدست آری و اسباب وصول در استقامت دار تا شراب محبت جبرعہ بکام جانت کنند بدست ولایت شیخ بعد از ان چون ترا رشدی و مقدر ^{بسی} بہاکی حال شود در ان جمال محبوب بہ من تا در لوح وجود جز نقش محبوب زمینی - بیت و گرا از مجنون تا محمود اشارت بہ پنج مقام سلوک و وصول است و پنج مراتب انسانی نفس و دل و روح و سر و خفی یعنی وسائل را از میان دور دور کن بغلبہ جذبات الہی کہ بہ تعلیم و تلقین مرشد حاصل شدہ است بعد از ان بیشک ہمہ نور محمد و احمد کہ نور احدیت است مشاہدہ افتد ہمہ نور در نور نور نور بود یعنی بیشک نجد محمد اینجا است چون احمد پاک حق گذاری ہمین را اثبات میکند - از احمد تا احد بسی نیست بسی بیان حجاب معنی است - بیت و آن ہمہ بیان شرح برخواست - احمد بہ احد یکی شود راست - ہمہ تقویست خالی کہ وجود عبارت از دست و کثرت و ہمیت اشارت بہ دست و ہمہ ہوم رود و وعدت حقیقی تحقیقت خویش باز گرد و حق شناسی و حق گذاری و حق باشی نہا ہر دو پیدا کرد - سہ اول و آخر اوست در ہمہ حال - ظاہر و باطن اوست در ہمہ باب - و اللہ اعلم - شش -

سمرسبت و دوم

بین الجندین والعسکرین الکافرین والمسلمین المظلومین و
الظالمین مقابله میرفت۔ ترکی چالاکي سرافرازی سراندازی جوانی عثوه سازی
برسندی بلندی سوارین الصغین جو لان گری می کرد که گمان مندی یقینش برین
قرار بود آلا ان حزب الله هم الغالبون۔ چون زاع خانگی در گوشه
نشسته نظری میکرد و امید میداشت و در جمال مشاهده آن ترک در تحیر و تحسّر
بود آن جوانرا کله خور یا نه بر سرسبت و سنان جان فشانی بدست میدانت که آفتاب
نصر من الله فوتم قریب عنقریب از مطلع عنایت طلوع فرماید و علم و دولت
اسلام افزاشته یا بدو بیرق کفازنگون نگاشته۔ بهترین میان نجات و بخت
نظاره شود سلطان فتح الله و ملک ظفر امیر نصرت و سپه سالار معین الدین و در
شکر بیگانگان با همه شوکت و جلالت دست در زمین الله زده و قوس و نبل تیر
در کار برده و کشتی و رستی داده طرف لشکر مسلمانان قصدی تمام نموده هر تیری
که از قبضه قصد ایشان می کشود البته خطا نموده است بر حسب مطلوب بر صدر
ایشان میرسد و سیف الله از نیام همت ایشان روشن تر و تابان تر بسی بر
بزان میساخت۔ آن چشم سپه نظر داشته بر کشاده مراد اسلام بود در غبار آن
هیجا تاریک تر نمود تحیری پیش آمد تنغصی بر دل افتاد چه باشد و قضیه بر عکس شد
موجبه کلی بود سالب کلی چرا شد منطقتش بته ماند کلامش بگل سانه باز آمد تعینات
مخلطات دید از غیب برای او این ندای آید اصابنا انما یوفی الصبر
اجرهم فیرحنا بـ خوش باش لا تحسبن الدین قتلوا فی
سبیل الله امواتا بل اَحیاء عند ربهم یرزقون هـ ارسد
الشهداء فی قنادیل من نور معلقة بالعرش میگوید برین غیب

عقید کن و خصم بر ظاہر میرود و غلبہ کار میداند حق را طرف خویش می بیند بہات و
 عزای می پناہد و بحایت ہبل و منات میگراید۔ آن مرد صاحب یقین رطلنی
 و شکی درویش نمی آید اما شہید ظاہر حال می بیند مردہ دکشتہ بر زمین افتادہ
 و خوار زار ماندہ و سرمای سران پائمال گشتہ و محنتی ظاہر برای الزام
 خصم نیافتہ۔ ہر چند یقینیکہ او دار و داران شکی و ریبی نیست و بدان احجاج خصم
 میرسد از تحیر و انکار بی ہنجار و از کلمات نامہوار چہ کم آید باز و ہا فرو افتاد
 کہ با شکست پایا بریدہ شدہ بر بغلطیہ چون گوی سرگردان ماند اینجا چہ تحقیق شود
 درین میان ماہروی سروقدی جوزا کمری گلغذاری ظریفی چابکی شوخی
 از عالم غیب شاہد شد تحفہ شعبدہ گری شیوہ بازی می نماید۔ در رقص
 و در دور آن خوش صوفی پیکردی مصلائی بر کتف بسیج در دست و ذکر افند
 بر زبان و خوف و رجاء در میان ہمیدان دور ہمدران رقص نظارہ میبود
 یکی ترسانی خود رای زناری در بر کلاہ مغانہ کثر بر سر ہمدرین میانہ شاہد
 بازی رسوائی فضیحتی کوچہ گردی بی دردی مکارہ بدکارہ ہمدران می بیند
 معصومہ محفوظہ مستورہ ریشہ دانش کس ندیدہ برقع از روی او وقتی
 برنشده۔ یکی می بینی ہمان شخص واحدی معتبری بر سجادہ ارشاد شستہ و
 دعوت الی اللہ را بیان میکند و تعلیم حقایق و معارف میفرماید و وصول
 و فضول را بیان میکند۔ کلا حول و کلا قوۃ الاہا اللہ ناگاہ می بیند
 یکی بر ہمینی زنار پوشیدہ لنگوٹہ در تہہ بستہ سر بر ہمینہ بر در بتخانہ شستہ
 بتانرا نواختہ آداب بت پرستی می آموزد و آتش دوزخ می افروزد
 ان بیندہ درین فرود افتادہ حیران گشتہ بوقت خویش با خدای خویش
 می نالد و بہای ہای و زار زار می گردید و با خدای میگوید بچہ آو نیزم
 بچہ تعلق کنم خود را بکدام بر بندم ندای غیب بر آمد کہ باش چون سید
 مثبت متعلق بدین احمد این ہمہ کار ہای ما است این ہمہ پرداختہای

ما است ترا با این کاری نباشد این رنگ آمیزها است این جا تو ترکی
ابوالفتح دست بدامن مصطفی زن و بوره مرتضی رو بدین همه چیز نکشوف
متجلی باش بدان و نگونشته باش و می نواز بیت۔

زا حد تا حد بسی نیست میمی بیان حجاب معنی است

مگر بچند حروف دور افتاده است زمانه آخر رسیده است

تورشته اول و آخر را بیک گره بر بند بدان که نفسی ازین ورطات

والطوار من الانزل الی الانبیا خالی بود یا باشد۔ ایها الحسینی

علیک با الحقیقی و الیقینی همین حق است و همین است ترا بر آئینه

ازینجا گذشت نیست یا آیتها الذین آمنوا آمنوا علیک

بالاستسلام والسلام۔

سمرقبت و سیوم

چهار نفر از مستورات با سیر سیاری در انجمن دل نشسته یکدیگر
 با خود کلماتی از عالم سومی و قدوسی و سخاتی از جهان جبروتی و لاهوتی
 ابرازی و افصاحی میکردند۔ هر یکی را روای کبریائی بر دوش و
 جلیب جیاد بر و قنلع غیرت بر رخساره و روی و پیراهن عفت
 بر تن پانیز اعصمت با هم در پیچیده ازاریچه پوشند ابریشمی ایشان را
 که ام رنگی لائقین۔ یکی گفت سیاه وومی سپید سیومی گفت سرخ چارمی
 گفت زرو۔ عارفی برین نگاه دلاویز و کلمات شوق انگیز اطلاق یافت
 با خود میگفت اگر این هر چهار رنگ با خود در یک آمنگ باشند عظیم کاری و
 بزرگ روزگاری باشد۔ و هر یکی بایکدیگر مطالبه سلطانی معاوضه برائی
 میکرد۔ آنکه رنگ سیاه را اشارتی کرده بود او میگفت لون اسود آخرین
 الوان است هر رنگیکه بنید رنگ سیاه و الا تر و برتر باشد و پس از و
 رنگی نه نماید الفقر سواد الموجه فی الدارین اشارت بعبارتی
 کرده است آن صاحب همتی است از جمله تشکلات در گذشته و انواع
 الوان و انوار را پس گذاشته پیشتر قدمی نهاده بدر در گاهی رسیده و دل
 را قفل و مهری کرده اند۔ من الانزل الی الابد بر کسی نکشوده اند همتش
 بازگشت نفرماید و بیشتر که ره نیاید بازگشت بروزگارش نسا زد و او جز
 بفتح الباب نپروازد سر بر درش میزند افتاده هم بران در جانی میکند و
 خطبه الفقر سواد الموجه فی الدارین هر چند با و از بلند تر فرود
 میخواند با کس نسا زد و بغیرش نپروازد کاد الفقر ان یکون کفراً مهره
 غلمان میبازد۔ خلیفه دیدن صوفیان آمد در مقامی چندی بودند همه

برخاستند تو اضع و اکر ام نمودند احترامی و اعظامی ستودند یکی میان ایشان بر کار بار خویش و بر شرط استقرار مانده خلیفه پرسید آن کسیت و حالش چیست شما که چنین پیش شرط رسم که با سلاطین در پیش نهند از آن پس نیاید البته بشرط بود خود بودید آن مرد فرد چرا با ما چنین کرد از شما چرا تنها ماند گفتند خلیفه این کسی است که ما این را سید الفقرا نامیم

گفت چه باشد سید الفقرا گفتند به بودنا بود آرا میده و قدم از همه وجودات در کشیده وَالشَّفَعِ وَالْوَثْرِ از شفیع گذشته و به وتر ره نیافته این جنونی اگر بما و شما پردازد عاقلان را بدو انکاری نشود و رونندی است ناسوده تا بوده است ناستوده ناپسندیده او در کون در نگنجد و بخویشی و خویشاندی باز نگردد و او چنین گوید - بیت

نی حال بماند وقت نی ذوق مقام نی ماند من نه او همه گشت عدم

و آنکه اور رنگ بیاض را روشن میکرد میفرمود این دو مقام

است یکی صفوت دوم فقر صفوت از احوال عالیه و از جهان عکس پذیر

است هر چیز که هست رویش لوح محفوظ خط و کتابت نقشی پذیرد هر آینه

در خط و کتابت خطا و غلط را ماسخی باشد یَحْوُوا اللَّهَ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ

وَعِنْدَهُ أَقْرَابُ الْكِتَابِ يَحْوَانُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ صِفَتِ لَوْحٍ بِأَشَدِّ بَرْتَانِي

ثَبَّتُ وَقْتِ مَطْلُوقِ شُودِ وَعِنْدَهُ أَمُّ الْكِتَابِ أَزْ كَلِمَاتِ عِلْمِ نَفْسِي بِأَشَدِّ كِ

لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ بُوْدُ - اَكُونُ صِفَتِ مَقَابِلِهِ فُقْرَاءُ مَدِيهِ فُقْرَاهِمِهِ

ناسودگی و نا بودگی و تاریکی و تاریکی دور افتادگی و و اما ندگی نقد

و قتش بود وقت او آسود مظلم باشد لَا يَنْفِذُنِي قَوْلُكَ اَزْ اَنْ حَكَاتِ

كُنْدِ اَنْ اَرْوَمُ كَلَهْ بَدَانِ نَشَانِ دَهْدُ - اَمَّا صِفَتِ هَمِهْ صِفَاو لَوْحِ اَسْتِ

همه حضور در حضور است همه شعور و شعور است آنرا ابر نتوان برود

و قدم و رره تثببات و رسوخ و شوار تر باشد ذوق و وجدان و راحت

و عرفان بصفت حرمان نباشد۔ اگر دو کس فرض کنیم مثلاً ابو سعید ابو الخیر و خرقانی۔ ابو سعید را جبہ و دستار سپید تر و روشن تر باشد و ابو الحسن را خرقہ گلیم سیاہ در بر طاقیہ پشمینہ پاریزہ کہنہ بر سر۔ ابو سعید را ہمارہ و ر حفظ و حراست آن باید بود کہ عیب ریگین بر و نباشد و نقش نگین بر و بر نیاید۔ اما ابو الحسن ازینہا فارغ رنگی سیاہ بردار و ہر رنگی کہ ریگین بر و افتد سیاہیش زیادت تر گردد و تارکیش افزون تر باشد۔ یحیی فارغ مشغول باشد دوم مشغول فارغ۔ عطار لگر بوی در مشام جان او ازین کار احساس کرد تا آنکہ میگفت۔ بیت

کفر کافرا و دین دیندار را ذرہ دروت دل عطارا

سیومی کہ رنگ سرخ را دلالت نمود میگوید بالاجماع والاتفاق رشک و غیرت لازمہ حال عاشق است و ہر کہ بہ بلای عشق مبتلا شد جز خون خوردن او را چارہ نباشد ہموارہ خون دل آشد و بعزت غیرت و مصدومہ انیبت اشکی بر رخسارہ افتادہ ماند کار بجائی است عاشق رشک از خود و از دیدہ خود برد کہ گے چنین با خود گوید۔ مصراع۔

از چشم خود در غیر تم بر آن چنان رخسارہ

چشم من بر رخسارہ او۔ در ہم من غیر من بیناید مرا بین و عشق را و روی جمال آرای او بین چہ نسبت گلخن تاب بر رہ سلطان مالک
الرقاب چہ نسبت۔ عشق قوت عاشق شدہ است و عجب قوتی او را تمام بخوردہ است ہمہ خود مانده است معشوقہ غیور است ہرگز نخواہد کہ عاشق بر او خورد رسد خواہش او این باشد کہ ہمورہ از من بدور باشد و لیکن از خون دیدہ و از اشک دل میان خون غلطان ماند۔ و قتی رابعہ با خدا می خویش عن الوصل و الفصل سنا جاتی سکیرد۔ خداوند سبحانہ و تعالیٰ صفت طالبان و عاشقان خویش در میان نہاد

که ایشان چنین و چنین اند و مرا با ایشان کاری باری چنین و چنان است
 رابع بر آن رسمیکه میان عاشقان آمده است بوقت خویش شوریده
 و گفت آنچه بر ایشان نهادی و ایشان را بدان ستودی نصیب ما کن
 گفت تو سرا لا کن نظاره شو و دید در یای خون لایتناهی ساحلش پیدانه
 و عمقش را پایانی نه گفت الهی صیت این ندا از غیب الغیب آمد که این
 خون دل دوستان ماست سالها در ره من تگیا پوی نمودند تا آنکه میان
 ایشان و قرب من بمقدار تار موئی بیش نماند و در باش عزت ما از اوج
 قرب بخصیض بعد انداخت با این همه ذره از دوستی من کم نکردند از
 صولت قوت عشق خود باز نیامدند از سوز شوق با این همه از شور طلب
 خود باز نماندند التماس بر جا بود بلکه تو دانی - بار دیگر از لبره قصد
 بیت الحرام کرد و در هر گامی دو گانه میگزارد پس هفت سال مقصد رسید
 هماندم که طواف فرض بود البعد از رزنان پای بند شد از طواف ایستاد
 عجز و زاری و شکستگی نمود و گفت خداوند امانت سال تگیا پوی کردم و محنت
 دیدم وقت کار به بلا مبتلا گردی که از طواف باز ماندم زمان آمد راجع
 اندیشه کن کجا تو کجا دوستان ما کجا طایبان ما کجا تو و عاشقان ما ما از
 تو بتوبیم از ان تو چیزی بر تو گماشتیم تو بدین شکستگی و اماندگی افتادی ترا با
 مردمان این راه چه نسبت ما شمارا ببلطف پروریم و از چشمه لطف قطره
 بگام شامی چکانیم هم بدان راضی و خوشنود باش - حبیب محبوب ما بگوید
 اعدو ذر ضناک من سخطک ترا این چه فضولی بود در سر - رابع پیش
 آن شکستگی دور افتادگی خود مشاهده کرده در کنج خانه لعبادت مشغول ماند
 کلبه بخاریب سبب علت جذام در بادیه مقام کرد و اصحاب جنید رح
 شے رفت گوش در حجره او نهادند تا معلوم شان بود که بدین بلا نیکی او مبتلا
 است با خدای چه شکستگی و زاری میکند و از درون حجره ندا بر می آرد

الہی کوفی و حدی و اسمی کلیب جسمی مجذوم و رسمی ہذہ فاقد خاین جبریل و
من المبارز۔ جنیدؒ مبتلائی را دید در بادیه چند فاقد کشیدہ میان کرمان
افتادہ چشمی بست جنیدؒ را رحمتی رہنمون کرد و نزدیکش شد خواست گروی
و غبارمی کہ بر اندام اوست باستین پاک کند و سرش بر زانوہند و او را
دلدارمی دید آن شہباز سرافراز بلند آواز فریاد کرد کہ کدام فصول
است کہ میان من و دوست درمی آید نمیداند۔ مر باعی۔

آنم کہ ہمہ جهان بفرمان من است من آن توام ہمہ چنان آن من است
سلطان منم و عشق تو سلطان من است تو جان منی ہمہ چنان جان من است
ازین بیان ازین معنی عیان شد عاشق از پس رشک و غیرت

فریاد بر آورد۔ بیت

غیرتش غیر در جهان نگذاشت لاجرم عین جملہ اشیا شد

رنگ سرخ بہترین رنگہا باشد کہ آشام خون دل آشان حضرت
قت دروازہ درمان بہتر آمد وصل با پیران برابری کرد سوز حرمان
نیت نابودش گردانید ہم چنین پیدا کرد۔ بیت۔

من رفتہ ام ز خویش برون و درون نام از من مرا طلب تو کن من کنون نام
حاصل عشقت رہ سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم۔

و آن چہارمی کہ رنگ زرد را اعتباری داد گفت اشارتی نمود
عبارتی در میان آورد کہ رنگ زرد رنگ رخسارہ عاشقان است
کہ از پس طلب و سوز قوتی سرخی کہ از اقمسراج دم و بلغم است آن ہمہ
بزدی رخ آورده۔ گفتہ اند نشان عاشقان زردی رخسارہ و دم
سرد و سینہ گرم و لب خشک و چشم تر باشد و ہیج تبتی و درجتی بالاتر
از عشق و محبت نباشد عجب کاری بود یکی بہ انتہای مقامات عرفان
رسیدہ باشد و عشق و محبت او ہرگز کم نشود و پوہم خویش۔ بیت

عجبی نیت که سرگذشته شود طالب دوست

عجب این است که من وصل و سرگردا نم
مزار و مزار عرفا ولی یکی عشق و محبت نسبتی درستی نبرد بیت
هر یکی را کار باری دیگر است عاشقان را روزگار دیگر است

بهمه چیز فائق و زائق و با این همه هیچ چیز را نزدیک او وزنی نه و هیچ
چیز را در پله نه نهد و چون بغزی سجد زرد و رنگ ز مانند که خلاصه جهان زراست
و خلاصه ترین ایشان عاشق باشد و هم چنین گوید اگر خلاص بر درم آید و در
زند و درون ره طلبه در بر بخشایم و بخودش ره ندیم و اگر صدق را در بازار
فروشند نخست شکسته بها نخرم که او نزد من درم قلبی است که هیچ نمی ارزد او
چنین ندر باید - بیت

خواهی بوسل کوش خواهی لفرق من فارغم زهر و مرا عشق تو بس

چنانچه زر خلاصه این سفلی است رنگ زرد و عاشق خلاصه دیوان علوی
است وقتی شیخ نورالدین پای زاد که او قطب ابدال است در حلقه خویش این
کلام گردانید که شما بر چه آید و بر کدام عقیده آید میان این رنگها و انوار کدام
رنگ بهتر کسی برنگی متعلق می شد قطب ابدال از سر وقت و حال فرمود عند
ذوالجلال و الاکرام رنگ زرد بهترین رنگهاست زیرا چه این رنگ چنگ بر آن
طلب زده است مطلوب در نشان خواستی نموده و سوختگی خویش ظهوری از باطن
کرده مشوق را با وی نظار با محبوب را با وی کارها مطلوب را بد و فخر با این سوخته
من است این افروخته من است این گداخته من است این ساخته من است
این پر داخته من است او از همه بریده است پیوند جان را بردا من ما برداخته

سه پای زاد یعنی بچ که از شکم ما در بیرون آید اول پایهاش بیرون آید بعد سرش
در زبان مندی پائل گویند سیش -

است اور اجزمن کسی نشناسد او جزمن بمن نہ پروا دوزار بہرمن است
 او نزار بہرمن است اولیائی تحت قبایلی لا یعرفہم غیری او در قبایلی
 غیرت است او در خلوت و جلوت است من با او در خلوت تم او را بمن سلوت ^{را} _{علوت}
 است او چنین میگوید۔

مشوقہ بان شد تا با دچین باد کفرش ہر ایمان شد تا با و چنین باد
 والعصر سوگند باشد بزرد گو نہ رجب و محبوب۔ در حلیہ او صلی اللہ علیہ
 وسلم نویسند ابيض مشویا بالحمرة و این تمام رنگ زراست۔ محبوب
 چون رنگ روی محب را بیند کہ زرد و اوم است با ہمہ تعالی و تعززی کہ در دست
 ارضائی بخشد بانزد بجان خویش گوید فلانی از بس اندوہ من زرد گو نہ گشتہ است
 صفراء فاقع لونها تسرا المشطرين ہرین سرور محبوب است چون نظر
 بر روی محب کند باین ہمہ کبریائی کہ او دار و شادان بود کہ ہمہ از پی من است
 چنانچہ والضحی سوگند کذلک و الشمس لصفاء نور و لعمیت کہ آئینہ دل او عکس
 پذیرا شدہ است چنانچہ واللیل سوگند سیاہی و سواد موی دوست کہ آنجا
 ہمہ کمی در کمی کسی را آنجا رہ روی پیدا نیست و الفجر لبرخی است کہ حالت
 الانفجار در افق ظاہر شود و نسبت بخون دل عاشق است۔

بجان اللہ گوی این چہار نفس پارسا از پر وہ غیب الغیب این کلمات
 را اشارت کردند و این رموز است را در عبارت آورده اند مگر این چہار
 مخدرہ اند با ہم از مشکلات نصیب لوری گرفتہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلائہ وسلم ایشان اشارت نموده است قوله علیہ السلام کمل من الرجال
 کثیرا و ما کمل من النساء الا اربع آسیہ زوجہ عمر بن عبد المطلب
 عمران ام عیسیٰ خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلائہ وسلم افضلہن من سیکویم فاطمہ پسیلے متعلق نیست و سخن در رنگ و دانا اگر ترا فہمی است

سحر سبت و سیوم بی غمی۔

بدین رہ بود۔

اما آن عارفی ہاکی ساکی ہاکی کا ملی استماع این کلمات میکرد و با خود
 این میگفت اگر این چہار رنگ کمر بند مرد عاشق طالب شود و نطق حال او
 گردد عظیم فضلی فاضل و کریم شرفی شارف نقد وقت او باشد کُلُّ یَوْمٍ هُوَ
 فِي شَأْنٍ حُضُورِ حَالٍ اَوْ كَرَمٍ دَوْلَا تَجَلِي اللّٰه فِي صُورَتِ مَرْتَبِيْنَ وَلَا
 فِي صُورَتِ اَشْتِدِيْنَ بَا اَوْ مَقَابِلَهٗ وَمَسَاوَاتِ كُنْدِ گاہی بعد و بعد و در و در
 و در و گاہی قرب با قرب وصل با وصل و گاہی حرمان و ہجران و گاہی ایمان
 و کفران این ہمہ چہار رنگ آمیزی بکجا جمع آیند و اجد فائز را فو قی
 تمام و شوقی بکمال باشد و البتہ بکجا ایستادن نبود اگرچہ او بارہا گوید چنین
 ہم باشد مرا بہ یک جا و بہ یک مقام گذارند و آن نادان نداند و قَلْبُكَ
 مِنْ عِبَادِي الشُّكُوْرِ رَحْمَتِيْ اسْتَدْرَبَ اَوْ كِهٖ اَنْبِيَا و اولیا غبط برند
 اگرچہ من بارہا گفتم ام بیت

کے ہو و ما ز ما جہد اماندہ من و تو رفتہ و خدا ماندہ

شائی اینجا بس خود رای و خود نغای کرده است و خود ستای را بنیاد

نہادہ ہم بیان دسر خود کہ خوش میگوید۔ بیت

دولت آنرا بدان کہ داودت پیش ابنای من استظہار

تا ترا دولت است یار نہ و جہان خدای دولتیار

چون ترا از تو پاک ستانند دولت آن دولت است کار آن

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَا تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

الْمُخْسِرِيْنَ۔

سیرت چهارم

رجال من رجال الذين احد هما غني والاخر فقير
 شبی تاریک قصد مقصدی کردند بر دست غنی چراغی بود افروخته و بر دست فقیر
 چوبی بود نیم سوخته غنی بچراغ افروخته خوش و خرم گشته آسوده قدم میزد -
 بر دست فقیر چوبی بود نیم سوخته ز دوده ناسوده قدم می نهاد خجسته بغتة
 با وی از عالم بی نیازی و زید چراغ غنی را کشت و چوب نیم سوخته فقیر را
 افروخته - فقیر همه شادی با و از جهنم بر آورد و الفقیر الذی لا
 یحتاج الى نفسه ولا الى احدٍ به گفتش لیس لکلامک وجهه و جیه
 دلیس بمقالک معنی صحیح نیسانی خداوند تعالی بی نیازی نیازند
 را بانا سرافراز سازد و ناز باز را آورد و نیاز مندگر و اند پس اقتضای
 بی نیازی جز این نبودند از و در او بی نیاز را لخطه و رازی و نه درنده
 را افروزی و کاری - **بَلِنِ الْمَلِكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ** و
 را عذر خواهی کرده قهر او بخری دارد هر که در بحر قهر او افتد او در غط
 و خط و رفع و شط همواره مرد فرد بود هر نفسیکه از وی برزند همین گوید و
وَرَدَّ اَزْوَاجَ بَعَثَ بَعَثَ بَعَثَ بَعَثَ درین چنین و در ط این
 مقال از چه حال باشد که تو گوئی الفقیر لا یحتاج الى نفسه و لا الى
 احدٍ به افتقار برقرار است الفقر احتیاج ذاتی در کار است
 العبودیت کاینفک همواره است بر بشتیان بعد قرار استقرار
 فی و ارسلام و القدر مکتوبی من اللہ بجبار ارسال شود عنوانش این بود
 من ملک الحی الذی لا یموت الى الملك الحی الذی لا یموت
 آن حیات ابدی نه ضروری نه اختیاری بل هی ارا دی من الواحد

المختار - اگر او خواهد همه بهشتیان را با بهشت نیست و تا بود سازد و پس
 این ندا دهد الا لسان سری وصل بی و اگر او خواهد دوزخیان را
 در احراق لذتی و راحتی بخشد آندم هرگز از افواه ایشان برنیزند
 فَأَرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَاحِبًا رَجَا نَأْمُوقِنُونَ مگر متاوی تاویل فَأَرْجِعْنَا
 دُخْرًا نَرْجِعْنَا إِلَى مَا نَحْنُ الْأَنْبَاءُ ذَوْقِ دَرْدِ كَرِيمٍ و از احراق
 و سوز آسوده مانیم اگر جبل را از گلخن گلشن بری بیوت غجاءة و فلتة
 و اگر بلبل را که نوای باز بازی و فغان نیاز مندی دارد و آهنگی به بوی گل
 تازه ترمی پردازد و اگر گلخن بری جز این افغان نباشد سر بنا أَخْرِجْنَا
 مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا -

کلامتاً اشاره گلخن تابی عاشق بادشاهی شد اتفاق هر بار که
 آن شهسوار سواری فرمودی گذرش بر حمام آن سوخته بودی هر بار که آن
 قریب مینه گزری کردی آن سوخته دو درد خورده به نظاره اش
 تسلی و آسودگی یافتی - بادشاه از نظاره اش تنگ آمده ازین تنگ این
 خواست تاسیستش کند وزیر برک بود گفت کاریجه باختیار کی نیست بادشاه
 را از حضور این گداز یانی نه رنجانیدش جز ظلم صرف نبود هم شاه را گدای
 باید و بود و چو او زینکارش نباشد و این چنین مصلحت بادشاه نبوده روزی اتفاق چنین افتاد
 گذر بر حمام این دلسوز کرد و چنانچه رسم معشوقیت ناز باکر شمه پیوند داده بود از لیس تنگ
 تنگ آمد که از و داشت آن پیوند را نظاره و لبندی بامیست و آن
 گلخن تاب حاضر نبود شهسوار ی تیری بار کرد و شکاری نه خالی رفت بحالت
 و غماست نقد وقت او شد آن وزیر که از وزیر بری بود و به زیرکی لائظیر
 بحضرت بادشاه شد سر بر زمین داشت و عرضه داشت که گفتت که شاه
 گدای باید و از کشتنش بیچ مصلحت بر نیاید - بیت
 گر درون یار گاهی بار نهدت میخ چون بید آید ملک نوبت بگبانان سر

ای زاهد نادان خود را بجارباری منہ در پله اعتبار مسخ خود را برنج بدہ

سرباعی

تو فرشته شوی ارجمند کنی از پی آنخ
برگ توت است گشته است تیرج طلخ
گرچه خوبی لبوی زشت بخواری سنکر
کاندین ملک چو طاؤس نثار است گس

چند سخن نوشتیم به نظر اعتبار نیکوتر اگر بصیرت روشن است بدان که چه
گفتمت - اللَّهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ - الْيَوْمَ مَرَأَيْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَ أُمَّتٌ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا

بیت

آز بجزار که باز حکمت نرسی
ورعیان بایدت از حال شنای تیر
پاران همه از من و من از ساقی مست

سمرسبت و پنجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حکایت نویسد شفیق طریق کو
 را رفیق توکل شده بدین تحقیق پی سپر میکرد و بقدمی استوار ایستاده داد این
 مقام می داد و صاحبش اتفاق سفر مجاز کرد و گفت ورره بطام است بایزید
 را بینی از ما پیغام و سلام رسانی بایزید پرسیدش شفیق در چه کار است
 مقصد صدق او کدام است گفت مقام توکل گفت چگونه توکل که او دارد
 مستعد بیان توکلش کرد اگر آسمان وز زمین سنگین شود قطره از آسمان نبارد و سبزه از
 زمین نرود شفیق متوکل باشد طیفور که شعور از نور حضور داشت بر آمده این زخم را
 بر روی فرود آورد و صعب مشرکی که اوست اگر بایزید کلاغ شود در شهر آن
 مشرک پرواز نکند بگو با زمانه توکل گرد آید ترسم از شومت این تو با بلخ فرود
 رویی چو گرسنه شوی از همه خودی پر کاله نانی بخواه و بجز مشغول باش - مرد
 مسافر جمع کرد پیغام بشیخ رسانید از سببیت این کلام لرزه در اندام شفیق
 افتاد محمود شد فراش گرفت گفت باز گرد و از بایزید پرس او چه میکند تا ما آن کنم
 گفت یک غلط دیگر این که میگوید بایزید چه میکند پیغام بر عرضه داشت ایها الشیخ
 سخن ترا فهم نمی کنم مکتوبی بده بنیشت - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بایزید این است - بنیشت بشفیق رسید شفیق این توفیق یافت گنت اشهد
 ان لا اله الا الله و جان بجان آفرین سلیم کرد -

محمد حسینی را خلیجانی بدل و جان مزاحمت میکند مگر شفیق را وجود شهود
 شفیق نبوده است دست بد امان الفناء فی الله نزوده وره توحید را پی سپر
 نکرده تا بایزید روح از وی آن توکل نپسندید و درین روی فریدندید تا آنکه
 فرمود صعب مشرکی که اوست و آنکه بایزید گفت آن نیز حکایت جز از

حضور و عیبت و جمع نباشد و کلمات از نکات جمع ابیح اشارات نفرمود
 ورنہ چه معنی داشت کہ توکل اور البتوت نسبت کنند و بلال ہمت را از
 پرداز آن ولایت باز دارند و مرغ ہمت را چہ جیفہ باشد کہ از ہجو
 خودی پر کالہ خواہند پس آن در کتابت این کنایت رود۔ **بِسْمِ اللّٰهِ**
التَّحْمِيْنِ الرَّحِيْمِ بایزید این است۔ بحق الحقیقت و ہجرت قدم این
 بزرگان کہ طیفور در حقیقت امور و در افتادہ کاری را منظور بصیرت ہمت
 کردہ است و ایما اللہ نزدیک محققان جز بعد فی بعد و شرک
 فی شرک شرک این جا حلقہ کردہ گرد آورده است و گلو بند سرور
 شدہ حسین منصور را ازین مقام کلامی تمام با افہام اثبات کردہ کہ این
 انت و الفناء فی اللہ اگر این ہم امام و پیشوای پس افتادگان است
 اما بالنسبت من مرام الی المرام التیام و انتظام باشد بان وہان بیت
 تاملن نہ بری کہ ہست این رشتہ دو تو **یکتواست** ز اصل و فرع بگر تو نگو
 ہذا باب توطن نبری و گمان مند نباشی کہ محمد حسینی اقدام این مقام
 کردہ است کہ ازین سروران گامی پیشتر نہادہ و گامی لائق تر چیدہ این
 فضول او بر حسب مقتضای اصول ایشان است کلامنا اما من معانی
 مقولہما و قضا یا اصولہم و در فضول و فضول نیست اما بیان
 فروع و اصول است و السلام۔

سہر لہبت و ششم

چنین گویند خرقانی با مہستی می گفت کسی را کہ در فقر بنوازند اورا سرگردان
 کہہ کنند و کسی را کہ در فقر بگذازند کہبہ را سرگردان او کنند مگر آنکہ ابو سعید
 پیش ازین گفتہ بود کسی را در فقر بگذازند و کسی را در فقر بنوازند و
 گداز کنایہ از شخص ابوالحسن کرد و بنوازند از نفس خود آری نواز با
 نیاز باشد ہمان در تزکیہ و تصفیہ بود و در تجلیہ و تخلیہ و در تشہیت
 و تعلق در حراست و محافظت دل باشد و ساعتی از او را دوا و افکار و
 از آنکہ داشت کار ہای فکر نماید۔ اما مرد گداز سرافراز باشد و
 از بود وجود بی نیاز باشد بلکہ ناز باز بود باز بہمت او در ہوای
 صعوہ پرداز نکند و البتہ سرش بچیزی فرو نیاید الفناء فی الفناء
 در میدان حقیقت جو لانگری او از ہمہ وجود است بیشتر قدم نہادہ باشد
 و اگروری بروی بہ بندند او بدان التفات نہ نماید حکیم سانی ازین
 خود کانی و خود رانی و ازین بی نیازی سرافرازی اشارتی می فرماید۔

بیت

نیت را کہبہ و کشت یکیت ساہ را دوزخ و بہشت یکیت
 و ہر کہ الفناء فی الفناء نیت نا بود کردہ است اورا بقا
 باللہ دوام شہود گشتہ است صحوا اورا مسلم است کہ در عین صحوا و
 سکری باوی لہفت بقا باشد و اگر نہ آن صاجی ساہی باشد کا الحبتہ
 علی المقلی از عنایت کنند و آنکہ گاہی سکر و گاہی صحو گوید این
 صحو بکار نیاید کہ مراد سکر و روی شاہد نباشد عنایت چنین بود و مرید
 خمیستی از درد سری خالی نیست اما این سرور ہم ذوقی دیگر داروہ

۱۰۔ در آدین بچیزے و چک در زون (م-۱۰)

شاید این چنین هم باشد ولیکن دور افتادگی و و اما ندگی نقد وقت است
 کجا آنخه در برست و کجا آنکه بر در است کار او قلب قلمه است به نسبت آنخه او در بر است
 فرغ شرط کار عاشقان نیست آنخه چه می خواهی او بر در هم نباشد
 او خود فارغ بیگانه است یچی ازین حال نشانی میگوید بیت

با دل گفتم مرا مبر بر در او کو محشتم است من ندارم سراو
 دل گفتم که این حدیث بیپوده گو یا بر در او کشند یا در بر او

دیگری نیز نزد یک این معنی گفته است - بیت

با دل گفتم که راز با یار گو جان را بیا سپار بسیار گو
 دل گفتم که این سخن دگر بار گو زین پیش حدیث عشق ز بهار گو

صحو معتبر آنخه آید که معنی سکر در وی موجود باشد و اگر نه آن
 صحو چه کار آید مردی باشد که او مست مست گشته بود از خماره چون
 بخانه شود با همه بخیبری و مستی ره خانه داند و در خانه شناسد و بخانه رود
 و کذلک صوفی که با صحو باشد در معنی سکر شاد بود اوقات را بگذراند
 صلوة را بارکان و شرائط خویش بگذارد و وضع اشیا فی مواضعها کند
 بیچ چیز طریقتاً و شریعتاً و رسماً که مطلوب شریعت باشد از وی فوت نشود
 این صحو است که معتد به و معتبر است و آنخه از خود بکلی رود او را
 سکران مایت نماند بکار نیاید آن صحو ازین سکر بهزار درجه بالاتر باشد
 برتر سکر نهاد این چنین صحو را که گفتم بیت -

من مست می عشقم پیش از آنخه شود از رندی و قلاشی بیزار نخواهم شد
 آن از رندی و قلاشی نیست که لحظه از قدم مشایخ و اتباع سنت رسول الله
 صلی الله علیه و سلم تجاوز مائی باشد حسین منصور با همهستی و دیوانگی که بر آورده
 بود صد رکعت نماز نفل گذارده است پس آن بردار کرده اند و کارش هم
 بالای آن تمام شد الله الهادی الی الرشاد -

سمرسبت وهفتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَوْلُهُ عَنِ مَنْ قَائِلٍ - إِنَّا
عَرَضْنَا الْأَمَانَاتَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ
أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ
ظَلُومًا جَهُولًا -

بہ تحقیق ما عرض کر دیم امانت خود را بر آسمانها و بر زمینها و کوهها
کہ ایشان آن امانت را برگیرند آن سموات و اراضی و جبال سر باز زد
و بر رسیدند و بہ انسان عرضی شد انسان آزا برگرفت زیرا چہ انسان
ظلوم است و جهول است ظلم بر خود کرد و بصعوبت امانت جاہل بود
عرض امانت بہ چند معنی باشد یکی از سما و ارض و جبال اہل آن ہر دو
باشد و اہل سموات فرشتگان و اہل ارض انسان و دیگر خداوند سبحانہ
آسمانها و زمینها و کوهہا را عقل و فہم داد تا برایشان عرض کرد ایشان صعوبت
دانستند ابا کردند - و دیگر تمثیل و تخمیل باشد یعنی این امانت آن صعوبت
آن ورستی دارد و اگر فرض کنیم کہ بر سموات و ارضیں و جبال عرض کنیم با آن
عظمت و سانی و ثقل چہ کہ درایشان است حامل آن نتوانند شد این چنین
امانتی صعبی را انسان برگرفت یعنی آدم و ذریت او مگر از صعوبت او
غافل شد نظر بر عارض کردنہ بر معروض درہمت خود مجال ابا ندید کہ او
عرض میکنند من چگونه امتناع آرم از عبارت این معلوم میشود کہ اول
بر آسمان و ارض بود بعد آن بر انسان ترتیب کلام این تقاضا میکند
بر خود این بلا گرفت بنا بر آنکہ عارض آن نیست کہ توان از د ابا کردن
إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا - و این عبارت ازین است کہ گفتیم او

ظلم و جهول بودین قبل حمل امانت و بعد عمل عدول و علیم گشت این قدر
از کلام حذف می نماید چو او احترام او رعایت کرد با بنحو و عنایت او
ایشان را برگرفت وَحَمَلْنَا هُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - خانه تاریک بود -
چراغ در آن خانه نهادند روشن و منور گشت -

بیان امانت را خلاصی کرده اند بعضی تکلیفات گفتند بعضی عبادت
اند گفتند محققان معرفت و محبت را گویند سر معرفت قبول کنند بصفت کتمان
و بلائی محبت بسر گیرند با هم در دوسوز و احتراق بی درمان دشوار باشد
بر عارفان روزگار اطلاع سر حقیقت شود و کتمان در آن باشد و سخت ترین
بلا با سر عشق و محبت در یکی باشد با درد دوسوز بسیار و شب و روز در احتراق
و الم ماند مولانا جلال گوید - بیت -

هزار محنت و درد و بلا نامش عشق هزار رنجش و جور و حیف نامش یار
اگر این دو صفت ظلومی و جهولی در انسان نباشد هیچ رونده حقیقت
و حق الحقیقت حضور شعور نیابد و نور ظهور بر وی نتابد چراغ افزونند هر دو نیمه
سراز سوراخ بیرون کشد هم از دور فیض از نور آن چراغ گیرد و دیگر پیرا
شوق آن نور از حجره او بیرون آرد برگردد چراغ شده میگردد این پروانه که
صفت ظلومی و جهولی با ولایت دیوانه وار بر شمع زندند اند که ان خواهد سوخت
ظلم بر جان خود کند هر بار که سوزد شوقش زیادت گردد تا آنکه چنان شود که
شمع بسوزد و شش او با شمع یکی گردد و نگر که این ظلومی و جهولی تا کجا رسانید -
اگر این دو صفت در انسان نباشد یکی غضب دوم شهوت - اگر غضب
نبود حمیت نبود بر امور معالی که ان الله یحب معالی الهمم قد
یخند و اگر شهوت نبود محبت و عشق نباشد قال الحکماء اجماع لیسکن بهیون
العشق و ان کان من غیر المعشوق چون شهوت نباشد عشق نباشد - این
و شهیر لایبی انسان است بدین دو شهیر به پروا ای خود رسد و هوای

آن مہوی است کہ عبارت از ان کردن نتوان العشق شدت الشوق
 الی الاتحاد در مجاز دیدہ دو دوست بعد مفارقت التی والتیا چگونه
 اعتناق والتزام میکنند و چگونه می شپلند نہ آنکہ ہر یکی میخواہد با دیگری یگر و در عمل
 امانت جز بد و قوت میرفت و نشود کسی را و ہر بلای کہ ہست بدان اختیار
 است شنیدہ و در لغت کہ بلا از اضا د است ای النعمت و المحنت
 باموسی بن عمران عتاب کردند کہ عشق از صفورا آموز اندیشہ عاقبت و
 نگہداشت نفس جان عصمت کا حکیمان و عاقلان است کار خود میان و
 خود پرستان است اما عشق و راے این ہمہ است بیت

العقل عقيلة الرجال والعشق محلل العقال

العقل يقول لا تخاطر والعشق يقول لا تبالي شعر

عش را با عشق زوری نیست و دوش پنبہ کن تا چه خواہی کرد آن استرول جو لا ہدرا
 من عشق و مکت و عفت و ما ما شخصیدا ہر کہ حال امانت
 و محنت شد و در ان احتراق و غم سوخت و چراغ اللہ فی اللہ بہ فروخت
 گوئی مرتبہ انبیا و شہد ا باشد یا نہ التفصیل محل امانت اجال کرد با آن ہمہ کہ در
 و حادثات کہ بروی است تفصیل را سلم بہ اجال رسانید مرتبہ شہد او در جہ انبیا
 یا بدیانہ حکما گویند ہر انسانے از آسمانے آمدہ سیر سلوک او این باشد کہ روح خویش
 را سلامت آن امانت ہر او رساند

محمد غزالی میگوید علی ہذا آمدن و رفتن زیادت باشد و کار ضائع باشد بیر
 سلوک باید بہ اعلی و ارفع رسد محمد حسینی گوید این سخن از حکمت بید تر مینماید کل
 شی بر جمع الی اصلہ سخن ضائع ماند اما چنین گویم بقبر و موطن خود رسد و
 طیران او و ہیمن او و راے موطن و مقر خود بود مقامات رفیع و اعلی رود
 باز آید بقرار گاہ خود شنید ارواحیکہ در قنادیل معلق بعرش اند و آن قنادیل
 مقرایشان است از ان قنادیل بیرون آیند گاہ گاہ حول العرش طیران کنند

و بہ تماشای جان بگردند بعد ازین تماشای ایشان همان قنایلی باشد۔
 النہایت الرجوع الی الیہدایت اینجاد درست شنید از آنجا کہ آمدہ بودند
 همان جانشینند۔ این سخن ماسخن دیوانہ لالا بابلی است کلام غزالی را تحقیق میکند
 کہ آمدن و رفتن را ضائع نمیشمرد و قول حکما را اثباتی درستی می دهد۔ بدانی
 چیزی از تو بیرون نیست سیرے وسلو کے ہم از ان تو باز گرد اما منتیکہ
 در تو نہادند تو بدل و جان آنرا حاصل شدہ باش بر تو ظاہر گردد و از
 توبہ تو تراروے نماید لاهوت جبروت ملکوت ہمہ با تست و در تست
 از تو چیزی بیرون نیست ہرچہ بہت درخو و طلب بدیت
 آنکہ آمد بہ بزم مجلسیان دوست دوست گرچہ غلط میدہد نیست غلط اوست است
 عجب کاری است ترا از توبہ تو پوشیدہ اند شب معراج رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بہ نبی را در آسمان میدید و آن مقروستقر اوست اما در
 سادات عزت و مجلس عند مَلِیکِ مُقْتَدِرِ نشتی دارد و از فیض اوست
 نفسًا فنفسًا جامی بر تر مینوشد مجلس شراب ماساقی شراب ماسدح
 شراب ما و شراب ما پھوپھ و رغیب است مردمان گویند کہ دنیا دار
 فانی است نظارہ باقی در سراسے فانی میرنشود آرسے ہم چنین است
 کہ ایشان سگویند اما این قدر بہ باید داشت قومی را دنیا آخرت میشود آخرت
 دنیا سگرد و ازل بہ ابد میرود و ابد بہ ازل می آید اول بہ آخر می انجامد و
 آخر بہ اول میشود و مرد از آنچہ اوست فانی میگردد فقہا گویند و رفتاوی بینند
 رویت اللہ فی المناجر جا نرتو لکن اسکوت فی هذا الباب
 احفظ یعنی بنیند گویند و یا بدین فتوی ندہند و یا کیفیت دسترا ورا بیان
 نکنند شخصی را از مقام دنیا بہ آخرت در حالت منام رسانیدند و او را در
 خواب از وی بردند پس آن تجلی جمال باوے نمودار شد امنته کہ درو
 نہادہ اند بجال خود نظہور پیوست یا میان خواب و بیداری بود و یا در غرق

خواب۔ اوستا و ابوالقاسم قشیری در این آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ
 صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ تَحْقِيقٌ کرده
 است سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
 شرح الصدر المذكور في القرآن ما هو قال عليه
 السلام نور يقذف في القلب فسئل وما امارت ذلك
 يا رسول الله قال التجاني عن دار الغرور واللائنا بت
 الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولهم۔
 قال التجاني عن دار الغرور پیش از آنکه مرگ آید ساختگی مرگ کند مرد
 طالب پیش از آنکه ببرد از وجود بیرون آید و پیش از آنکه مرگ
 طبیعی آید بمرگ حقیقی بیرون مرد مرد و امانتیکه دروے مدفون است
 و نوری که در دل مخزون است بروے مکشوف و ظاہر گردد۔

بعد اتمام این حدیث بیان نوری که در دل مقذوف است که
 ما آنرا عبارت از امانت کرده ایم بکنیم استاد این سخن فرمود انوار اللذی
 من قبله سبحانه نور اللوایح بنجوم العالم ثم نور المناجیح
 به بیان الفهم ثم نور الطوالع بزوايد اليقين ثم
 نور اللوامع به بیان المكاشفات ثم نور المشاهدة
 بظهور الذات ثم انوار الصمدية فعند ذلك
 لا قرب ولا بعد ولا فضل ولا وصل كلابل هو الله الواحد
 القهار۔

اے یار عزیز اے رفیق شفیق سخن مرتب گفتہ ام امانت اللہ بر تو
 ادا کردہ ام ان الله يا مرمكم ان تؤدوا الامانات الى
 أهلها۔ پیش تو کثاده ام تو انسانی از اہل ایمانی زہارتا تو ہم بگمان خویش
 از خویش محروم نمائی و امانتیکه در تو نہادہ اند در ان خیانتگر کنی و این

سخن بر خود بسیار گوئی اللّهُمَّ ارزقنا أرزقنا أرزقنا
 قلنا اللّهُمَّ ارزقنا أرزقنا اللّهُمَّ ارزقنا أرزقنا اللّهُمَّ
 ارزقنا أرزقنا - بیت -

رخت بردار ازین خرابه که هست بام سوراخ و ابر طوفان بار
 چه سچو نین بشوی مغرور هر دو عالم بد و سباده کن
 صورت خوب تو ز نسوخته است باز خوان و به بین مقابله کن
 اللّهُمَّ وفقنا لما تحب و ترضی -

سمرسیت و هشتم

حکایت - نفس میگوید بادل اے دل نہ آنکھ تو متولد و منتزع از منی
 چه شود اگر چه تو مثل ذہنی خلاصہ شمسی نہ آنکھ متفرع از من شدہ من ترا ام
 اصل ام مرا شپلیدہ اند ترا کشیدہ اند ترا باید ولد بار باشی و ہوارہ پس رو من
 گردی و بزرگان جنین فرمودہ اند الولد یتبع الافر و بہرچہ من ترا میخوانم ہمہ لذت
 و راحت و شہوت و عشرت است خود ازین جہان چہ یادگار بری اگر چند روز
 ترا دادہ اند بارے بذوق و خوشی گزاران چرا پشت سمت روی من دادہ و چرا
 از من گشتہ بخط طرف من نمیکنی دو ولد ماندہ چہ برقلب انقلاب قرار گرفتہ ہم
 ازین خود را قلب نام نہادہ باز گردیدہ من من متعلق شو بکلام من مثبت باش تا آنکہ
 دل از ترویج برو و ذمہ او موش و موس بانندہ و برنگ آمیزی او در نقش این
 دنیا میلے کند۔

را شود
 را ترویج
 را دہدہ

روح میگوید منم ترا از سہم کہ منخ اوست کشیدہ ام و سہم را چنان در پیچیدہ
 کشیدہ ام کہ تو از و چکیدہ طرفہ آنکہ او با تو دعویٰ اصالت ماوری میکند اگر نظرے بچشم
 رغبت سوئے او بینی ہم چو او یکے از بندگان باشی ہواے این جہانرا ولذت این عالم را
 و ترا نسبت بہ من است روشن و مرفہ و منور بفیض منی پر توے از عکس نور من بر تو تافتہ
 دانش و علم و فہم تو از ان است و این تشریف کہ ان فی جسد ابن آدم ملصغۃ
 اذا صلحت صلح سائر الجسد و اذا فسدت فسد سائر الجسد
 الا وہی المقلب از دولت مجاورت من است ترا بصیرت نباشد و روشنائی
 او نیابی تا در شکات چراغ من نورے نہ بینی من از عالم علو آمدہ ام من قدوسی و
 سبوحی ام از ملکوت و جبروت و لاہوت نشانی برابر خود دارم من جمال اللہ
 و جلالہ بروزے یافتہ ام ترا روحانی و نورانی آنکہ خوانند کہ من نیست یا بی

من ترا چون پدرم بحکم اللہ و تقدیرہ ازان بدکارہ بکلم و فعل خوش من کشیدہ ام ترا
صاف و پاک کردم بیرون آوردم اگر بد و باز گردی باز ہمت ترا پر وبال نباشد
فناے لاهوت و در صحن جبروت پیرانی نتوانی کرد و ازان عالم فیض نتوانی
گرفت ستر قرین من است اگرچہ از من قدمے پیشتر دارد صفائی بیشتر نماید ولیکن
از یک خانہ ایم در یک مقعد نشست و ایم از یک خم بہ یک قدح شرب می
نوشیم اگرچہ سر جوش در سراو میگیرد و تہ ماندہ باقی من می نوشیم فلکین شراب یکے است
از یک دن و از یک موطن است خفی باخفی نہاں تر کہ سرا و راز ہائے اورا
از من استارے نیست احتقائیکہ کہ او از ما دارد پر وہے تنکے لطفے باریکے است
تمام او مشاہدہ ماست مارا با او عشق بازیہا است اورا با ما دل نوازیہا است
مارا از دے مطالبات بسیار است و دلا غیب اینجا پیغام گذارست گاہ گاہے
چنین ہم باشد کہ ان حجب و استار از میان برگیرد و ایہ حاجبہ را کہ بر اسرار من
داو وقتے دارد مادر التزام و اعتناق با شیم او بیاید چادرے ز راند و در صبح
و مکمل کردہ بروے ہمہ حروف دوستی نوشتہ رقوم بیگانگی زدودہ پیرماند ازو
مارا بدان بیپوشد میان من داو کار ہارود ازان کنایت عنایت جز این نتوان
کرد شعر فکان ماکان مجالست اذکرہ فظن خیرا و لا تسأل عن الخیر
دلے نیک بختے باشد با بصیرتے تیز باشد کہ رہنما و پیشواے او عقل بود ازان
مادر بدکارہ بیگانہ بود کلاً و جملہً اورا خط بیزاری و ہد اپنجان منور و مرفہ
و روشن آبادان گرد کہ بیچ بوے نسبتے نتوان برود ہر عاقلے کہ بیند و عارفے کہ
شناسد گوید معاذ اللہ از چہونی این چنین کسے براید و اگر بر نسبت کنند گویند
چہ شود نہ آنکہ آدم من طین لایزب
و آن نفس کہ دعویٰ مادری میگرد چون نسبت پدری روح را اثبات دید
ضرورت سرور گریبان نجات در کشید از دعویٰ مادری سکون گرفت با خود
تنہا و حیران و بکیں و بیایہ بے متاع فسوہ و اماندہ نخل گشتہ چہ کند تنہائی را

بہر توان برو ضرورت اتباع و پس روی فرزند و لہند پندیدہ ہرگزیدہ بدولت
روشنائی و آشنائی رسیدہ پس وی پیش گرفتہ از حضرت بے نیازی این نداے
سرفرازی بارے در میان نہاویا آیتھا النفس المطمئنة امرجی الی ربک
ساضیة مرضیة فاذا دخلی فی عبادتی واذا دخلی جنتی۔

بادل و روح و خلی کے گشت اطمینان و قرار انجام یافتہ است و یکے از ایشان گشت
فادخلی فی عبادتی دل و روح و سر و خلی خواص ادا اند و دخول اول بصفحت اتحاد با ایشان
شد یکے از ایشان گشت ادخلی جنتی و در جنت رضا قرار گرفت و در بوستان شہود
آرام یافت و شمار تجلیات راقوت خود ساخت اکنون اینجا سرفرازی نمود و خود
نمائی کرد و گفت انا من اھوی و من اھوی انا۔ کُن روحا نحللنا
بدنا۔ قلب قالب روح عروج معراج یافتند انجام رسیدند ما لا عین ہا ولا اذن
سمعت ولا خطر علی قلب بشر اکنون چنین میگوید بی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ با خود این دو بیت بسیار میگروند بیت
دوست آمد گفت کرامی طلبی پس ہرچہ نہ آن منم چرامی طلبی
در خود نگر از برون ز خود آمدہ پس من توام و تو من کرامی طلبی
این ہمہ خود نمائی و رنگ آمیزی است چنانکہ طبیعت و شرط کار اوست
او خود نماست او خود بین است ہرچہ کنی کنی ایت از ذرایل شدنی نیت خود
نمائیش را نظارہ شور یلکیت قومی کچکمون بنا غفرانی ربانی در قاب تو سین ہم
این خود ستائی از وز رفتہ است ہرچہ شد بلاے ایت با او باقی ماند روح از دست

او فریاد بر آورد و بیار بینی و بینک انی یزاحمنی بنا رفع بچودک انی من
البین۔ از درائے سر اوقات عزت این سر زشش دور باش بر وجود او رسید
وجودک ذنب لا یقاس بہا دنب۔ فریاد کند فریاد ز دست خویش فریاد
ہرچہ شدم شدم عبودیت از من ز رفت بیگانگی ز رفت تکلیفات باقی ماند و مخاؤف
و ممالک را برابر کرده داشتند در حبت القدس نیے و با سے از نار

نمود اما از تابش جلال خوئی باشد که همان سقر بان دانند و با لکان شناسند
و همان ماتیان هم کنند بصورت فریاد بر آور و اللّٰهُمَّ اجزنا من الناس
یا محبیر۔

سمز بیت و نهم

رسول اللّٰهُ صلی اللّٰهُ علیہ وسلم از جبرئیل علیہ السلام پرسید عمر تو چند
سال است گفت ستاره ایت بعد مقتاد ہزار سال برمی آید من اورا مقتاد
ہزار بار زیارت کرده ام رسول اللّٰهُ صلی اللّٰهُ علیہ وسلم فرمود آن ستاره
نور من است بعد آن گفت اول ما خلق اللّٰهُ نوسری۔

این ستاره آمدن محمد است از قوت فعل و از مکان بوجود از
اجال تفصیل و از کتمان بیان و از عیان بیان از بود بشهود و از نا بود به بود۔
آنکہ این سخن دانست و شنود ہمین سخن فرمود۔ بیت

زا حمد تا احدی سے نیست میسے ہمیان حجاب معنی است

این میم صفرے است خالی در میانش نقطه نیست اگر بود وجود او
نا بود شمرند شاید این حرفیت از منتہائے مخارج بانضمام شفتین ظاہر بود
موی را در ادائے ثقلے چنانچہ ص و حروف حلق اگر در میان آن صفر خطے
کشی بر مثل دو کمان نماید فکان قاب قوسین از حکایت کند و اگر

این خط گاہ مناز لہ طرح شود اذ آذنی ازین نموداری باشد اما آن حلقہ ^{کاه و منازل}

و دائرہ میم و آن صفر خالی چنان نشود کہ من قبل بوده البتہ اثرش باقی
ماند بنیاد تکلیف ہمیرین نهاد احکام و ثبات یافت است آئین شریعت
ہم برین رسم آید است انیت ہم ازین جاسر بر کرده است بہشت و
دوزخ ہم ازین بار نامہ ظہورے و بروزے کرده اند۔

میگوید سے میے بمیان حجاب معنی است + احدیت معنی الوہیت است
 این ہمیم حجاب آن معنی شده است نامی دیگر نهاده اند احد را احد ساخته اند
 احد گفت من اطاعتی فقد اطاع الله ومن سرائی فقد ساء الله
 چنانچه آن نور گفت اول ما خلق الله نورای - این ہمیم گفت اول
 ما خلق الله العقل و این ہمیم فرمود - اول ما خلق الله الروح
 این ہمیم گفت اول ما خلق الله القلم اول ما خلق الله اللوح
 ذات واحد تنوع صفات دار و بحسب ان تنوع نامے دیگر نهادند نور
 ظاہر منظر را گویند بیان ظہور و انظہار در گفتار آمد مراد ازین عقل عقل کل
 باشد کہ ہر چیزی را متمیز بود از جزے دیگر وضع اشیا مواضعها باشد
 بدین نظر اول ما خلق الله العقل گفت - آن شے واحد حیات ازو
 صفا ازوست می ازوست این ارواح اعظم خوانند و این روح پر تو آن
 روح است کہ در ماثورہ آمدہ است یا روح الروح عیسی کہ احیای
 اموات کروے ہمیدین بود اورا کہ روح الله گویند ہم بدین صفت گویند -
 ہمین روح تشل بہ صورت جبریل بود فَمَثَلُ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ازان
 حکایت کرد - نفخیکہ و جبیب شد ہمین روح بود کہ نفخ کرد فَاَنْفَخْنَا فِيْهِ
 فَيَكُوْنُ طَيْرًا يَّا ذِيْنَ اَللّٰهُ هَمِيْن رُوحٌ بُوْدُ كَهْ بَقْبُضٌ اَوْ طِيْنٌ مَّصُوْرٌ طَارُ
 شدے -

ا ذل ما خلق الله القلم كاتب حروف تقدير اوست بیدی
 کہ اورا اصعب و عقده و بطلے و انبویہ نیست قلبیکہ اورا تراشے و قطعے و طولے
 و عرضے و ضخامے نہ تقدیر ازلی و نقوش امور خیر و شر ہمدان قلم بود آن
 ذات واحد کہ این صفت داشت اول ما خلق الله القلم گفت -
 اول ما خلق اللوح ظہور این نقوش و بدو این حروف بر تختہ وجود
 ظہور می نمود بر آئینہ خط و کتابت و لوح و قلم را لوح باید و ظہور ہر دو معاً

است بیچ صفتی از صفتی مبین و مفار نیست چنانچه دانسته صفاتہ لیست
 عین ذاتہ ولا غیر فکذ لك کل صفت مع اخری لاعین ولا غیر
 محققان گفته اند ہمیدین اعتبار این در لطیف راسته اند قهرہ بطفہ
 بطفہ قهرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ اول ما خلق
 اللہ نورای ظہور اظہار این نور و رسومات و ارض نظارہ است گفت
 اللہ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِہِ کَمِشْکُوۃٍ فِیہَا
 مِصْبَاحٌ مِصْبَاحٌ فِی زُجَّاجٍ ط الزُّجَّاجَةُ کَانِہَا
 کَوَکَبٌ دَرِّی یُوَقَّدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبْرَکَةٍ نَزِیۡتُوۡنَةٍ لَّاشْرِیۡتِیۡہِ
 وَ لَا غَرَبِیۡتِیۡکَا دُنَا یَتَّہَا یُضِیۡءُ وَ لَوْ لَم تَمَسَّہُ نَارٌ نُورٌ عَلٰی
 نُورِہِ یَهْدِیۡ لِللّٰہِ لِنُورِہِ مِنْ یَشَاءُ ط وَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ
 لِلنَّاسِ ط وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیۡمٌ ا و چنانچہ گفت وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ
 اَنْ یَّکَلِمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحِیًا اَوْ مِنْ قَرَارٍ حِجَابٍ فِکَذ لک رویت
 ذات جز من قرار حجاب نباشد و حجب اورا همچو حجب بصل تصور
 کن ہر پردہ را کہ برگزینی دانستی مگر بذات رسیدم پنچین من الازل
 الی الابد ہر پردہ کہ از و بر کنی پردہ دیگر باشد اورا جز و رائے ابن
 پروانہ بینی زیرا کہ شنیدہ کہ چندین ہزار پردہ نور و چندین ہزار پردہ
 نار و چندین ہزار پردہ جلال و چندین ہزار پردہ جمال و چندین
 ہزار پردہ شمع فکذ لک الی مالیتنا ہی میرو ہر نفسی و ہر زمانے ہر روز
 نزلے و ہر شب جائے بیت

ہر آن عالم کہ واپس میگردے و وصل عالم و گرد و پیش دارے
 ہم ازین ابو بکر صدیق اشارت داد و عرفت ساری
 بدنی لا ادسری ما عرفت ملئت ما لجا و
 سکنت ماتت من الغم۔

حال سکین ہم چو منے بدین ماند من الازل الی الابد میرو د میبرو
 وی و و البتہ آن سررشتہ بانہا زسد۔ بیت
 دارو دوسرا بن رشتہ یکے عجز و گرناز زین سوہمہ عجز آمدوز ان سوہمہ ناز
 تاظن نبری کہ بہت این رشتہ دو تو یکتواست ز اصل و فرع نگر تو نحو
 فُسَجْنِ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ قَدِ اِلَيْهِ
 تُرْجَعُونَ -

سمرسی ام

سخنی ورافراط و تفریط میرو و - فقیہ گوید السماع حرام فی الادیان
 کلها و صوفی گوید مستحب لاهل الحقایق برود سخن را بہ پلہ عدل
 نهند بیزان عقل سنجند چه گویند فی الادیان کلها ہم در دین احمد چندان
 اختلاف رفتہ است بے اندازہ و بے حد - حضرت طیار شنو و بدان
 موع باشد حضرت طیار کیست از صحابہ علی را برادر حقیقی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم را برادر عمکین و او را ذوا بنجا حین گویند طیار از ان نامند کہ
 با فرشتگان کطیر داشت محمد رسول اللہ فرمود ان کنت نذرت فافعلی گوید
 بر انصاری روید برائے عروسی سرودے برابر باید کہ ایشان را آن خوش
 آید اگر اخبار و آثار نو لیم سخن دراز شود و سخن ماسم کے مختصر است -
 اہل سماع را در سماع چند چیز لایبی است نخست دے طالب حق بحق
 الحقیقت و اگر با این ریاضتے منتظم شود زہے کار و جمع النہم و حضور اقران
 اخوان ہمہ مرید یکخانہ باشند یا یک خانوادہ اہل این قدر باید منکرے
 حاضر نباشد کہ قدم او شومتے وارد ہر آئینہ منکر سماع نباشد جز شومی و شوم
 قدمے و مقامے روح و خالی و اگر شب باشد روشنائی بسیار باید -
 بے وار دے صادق و بے ہجوم ذوق نخبیند و آنخ او خیزو باید سماع را
 فرود نگیرد و غلبہ ذوق را با خود باقی دارد و آن سبب مزید ذوق و اگر باشد
 وہم فارغ بنغم نخبیند و البتہ نظر بر راستی و کثری موسیقار نخبند و راستی و
 درستی ابیات کہ بیند و نبال ذوق و پس رو وقت باشد گفتہ اند در
 مردم ہنچ چیز است دل و عقل و حس و طبع و روح طبع متعلق در راستی و کثری
 موسیقاری شود و عقل رعایت حکمتے کہ در شعر است می اندیشہ و دل در

حاصل مطلوب می شود و حسن در راستی و کثرتی نظم می بیند روح پنومات سیر میکند چون ہر پنج جمع شود آرامی و قرارے در سماع باشد کہ ایچ یکے مردیگے را خصی نہ کند۔ و اینک مردم در سماع گرفتار اند سبب این است اگر مردم در نماز است ذوق نفس است قلب در روح و طبع و حسن مزاجم اند و اگر در ذکر است آن حظ اول است باقی دیگر مزاجم اند ہم از اینجا است در ہر کار تانی و تامل و ملامت آرد و اگر در سماع تنگو سخنے است اما شنوندہ سماع چہ خواہند ہر پنج چیز جمع شود تشویش شود کجا جمع شوند علی ہذا ذوق نادر باشد اما اگر بوقت و رساد و در سماع ذوق آرد باشد و از سماع حظ وافر گیرد و اگر در سماع بگرد و اشارت بدین باشد کہ در اطوار عالم می گردد و مقصود را ہر طرف میجوید تا از کد ام رہ و از کد ام و در آید یا از پس حیرت و ہیمن ایچ تدبیرے ندارد حیران میگردد و اگر در سماع میجد روح میجوید در عالم علو رجوع کند نفس پابند است و او را باز میگردد و اند بر زمین میدارد و یا خود می جہد پا بر زمین می زند غیرا شدہ را کوشے خوشے میدہد و نیست و نابودش میکند و اگر فریاد نالی آرد یا از تنگدنی است یا از پڑی ذوق و بر آمدن فوران او یا از پس الم و درد و آنکہ در سماع و سستک میزند این است ہمہ وجودات را ایچ می آرد یا از پس شادی وجدانیت یا بر نایافت مطلوب است یا اشارت بحمان خود است و آنکہ میگردد از پس شادی است یا از پس اندوہ است یا از دوری مقصود است و در بیافت است یا میان خود و مقصود صورت اتصال نمی یابد۔ و آنکہ سینہ کو بد و لطمہ بر رخسار زند میجوید اندک درو بتن رسد و در دل اندکے کمتر گردد و یا از پس اندوہ غمش دل چنان شاد شدہ است میجوید اندکے المے بہ تن رسد شادی او کم گردد و نہ باید بیرون افتد شطاحی کند و آنکہ یک پاپیش می نہد و پس می آید کار خود را بدین

چون خواهد

می آرد اُقَدِّ قَرِحَلاً اَوْ خَرُ اُخْرَى مَصْرَع -

رفتہ رہا یعنی آمدہ رہی وہی

یا اشارت بدین میکند همچنان کہ رستم باز گردانید وصالے بہ آریہ
و قرارے میسر نمیشود - و آنکہ او افتاد ضعف حال اوست اہل سماع
از و ماجرا طلبند - و آنکہ او جامہ را پارہ کرد از پارگی دل و درونہ
خود ظاہر نمود یا خود چنان بذوق پر است تخلص نمائندہ است و آنکہ
بآرام و قرار میرود آہستہ تری یا آنچنان ذوق اورا نبودہ است
وارد بر و غالب نیامدہ است یا خود بینی است ہر چند آشاہ دست نمیشود
آنکہ سر میگو بدستے است روزگار خویش میدارد یا سر راستحق آن آسان
نمی بیند - و آنکہ ہر دو دست ہر سر می برد گردانیدہ پیچیدہ ہر سرفرو دآرد
اشارت بر این کرد کہ ملکوت و جبروت و لاہوت را پیچیدہ در سبند و اشتم

و آنکہ ہو میگوید جز ہو ہویت چیزے دیگر نیگوید - و آنکہ هَهْ هَهْ

هَهْ هَهْ هَهْ هَهْ میگوید اصل نقطہ است نقطہ را

گردانیدند فرو و بالا کردند نقش خاست و اگر و این را اگر اعراب دہند

ازین سہ اعراب خالی نباشد - و آنکہ روندہ در سماع است -

ہمداران نقطہ است آن نقطہ را وحدت سر بر کردہ است ایتت

در استتار رفتہ دوئی رخت وجود گرد آورده است ہویت بر جا ایٹا

ماندہ است چہ یکے در یکے چیزے و بگریخت الواحد لا یصدما

منہ الا الواحد یکے اعراب را افصاح کن ضم را کسر ساز در کسر

فتح ابواب است جزم توحید وحدت و یک خانہ شستہ اند و تفرقہ را

در جمع و جمع الجمع گم کردہ اند و خود شبست فرمودہ اند الواحدت شرک

و التوحید شرک فی شرک فکذالت التصوف زیرا چہ آن صیانت

قلب است عن الغیر خید شرک است صیانت غیر عن الغیر یکے صیانت

و آنکہ ہ
در کتاب صفحہ ۱۰
ہمہ سہ سہ
لا نقہ

ووم قلب بیوم عین چہارم غیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہاں سخن را
 باش الواحد لا یصد رمنہ الا الواحد چو یکے در یکے دانی و آن یکے چو در
 یکے ضم کنی ہاں یکے باشد۔ اے متعلم بے سوزاے و اشمند بے سزا
 اے عالمے بے دردے ز اہد نامر و زینہار تا در سماع قدم انکار زنی کہ بیکار
 تو اذین تو بر بدہ شدہ است من نمونہ سماع نمودہ ام تو نگوی
 فلان چنین گفت داز فلان چنین شنودم اما محامل سماع نہایتے ندارد کلی
 با تو گویم اگر در زلف و خد و خال و از کنار و بوسہ و اتصال قوم بیستی
 شنوند نہ آنکے حصے حصے رود حاصل یکے این معلوم شد کہ کسے مقصودے
 رسیدہ است و شنوندہ یا رسیدہ است مقصودے کہ وارد یا رسیدہ
 است رابطہ رسیدگی و عدم آن روزگار حال او شدہ است و
 دیگر باشد کسے کہ در عالم شکل و تمثیل نظارہ کردہ و دوران شب و روز
 غرقہ است امروز ازان جملہ حکایتے وارد نہ این چنین حصے و محسوسے
 کہ تو دانستہ اما بدان ماند و آنکہ بالا اختلافیکہ گفتیم اگر اثباتے و ثبوتے
 بہ نویسم ہم نامذ کتابے دیگر شود۔ بیت

سماع عشق با اختیار و نیکبند پیام وصل گفتار و نیکبند

خوشترین حال سماع و سالم ترین احوال شنندگان یطیب القلب
 مع اللہ شنوند حملے و محلے در میان نباشد دل با خدا خوش است و مقصود
 آرام و قرار گرفتہ است بدان شادی حستنی میکنند ہائے ہوئے میزنند و
 خوش بچہند و خوش میرقصند محققان قلندران و حیدریان را ہم برین وضع
 باشد اما چندے لوندے شکم پرستے کہ صورت ایشان کردہ اند ہاں وضع را
 بجا دارند بیت

قبلہ بارم خرابات است احوال شکار
 چون مرا او بے سنای دوست مبدار وہی
 من ہاں مذہب گزفتہم پارسای چون کنم
 جز بلطف بادہ خود را بے سنای چون کنم

مذاہبت در نغز ہرچہ مطلوب دل باشد در وقت تخرمان پیدا آید در
 دل قرار گیرد و مردمانی کہ ازین طایفہ کفے زنند و جرعہ در کار و آرز
 مقصود ایشان جز این نبود سماع مستکارہ است و مست کنندہ است و
 خرابات صوفیان است نگر کہ مردے کہ با وقرو وقار و با عز و قرار اند
 سماع شنوند از خود روند بچند بر قصد یا وہ شدہ بگر وند ہمانچہ عمل شراب
 است ہمان عمل سماع است گفتم سماع خرابات صوفیان است مردے
 با ہمہ عزت و کنت قدمے شراب نوشیدہ یا وہ گرد و زبان گوے شود
 کہ لک السماع شخصی با وقرو وقار در مقام اصدا ر بر سجادہ شیخوخت
 اطراف فراہم آوردہ دست و پا گرد آوردہ بزائوسے ادب نشستہ
 است با این ہمہ عزتے و عبرتے کہ او دارد سماع شنید ہمہ را گم کرد
 دست و پائی اندازد سجادہ را فراموش کردہ بیرون می اندازد و
 بصورت ہنر و ہزل می نماید سماع را اندک کار ندانی انچہ در ذکر
 و مراقبہ و صلوات بود اتنی واللہ دست میدہد در سماع نقد وقت است
 این جا باس نیست باس نیست یا س نیست ہمہ وجدان در وجدان است
 جذبہ من جذبات الرحمن تو انری عمل الثقلین عبار
 ازان است شمس الایہ کرد و وزی باشیخ مود و چستی گفت
 کہ شیخ ما روایت فقہ باشا میگویم مسئلہ شرع بخت نمی کنیم ہمہ از
 اصول شامی پریم راے شما بر سماع چیست سماع بہتر یا نماز شیخ فرمود
 بر اصطلاح سلوک گفت آرے گفت شما علمائے دین ایڈنیکو تر دانید
 شخصے دوگانہ را گزارو با شرایطے و ارکانے آمدہ است و با اخلاص کہ
 شرط آن کار است قبول من اند باشد ان سثار قبل وان مشاء

لہ باس یعنی ترس رہے لباس یعنی نشر ش

شمس لائمه گفت آرسے و ما را سماع جذبہ من جذبات الرحمن
 است آن در خطر قبول است و این عین قبول تو مرد دانشمندی استاد
 و مجتہدی خود فرق کن دیگر در سماع شرطے نیست کہ مستمع بر آواز آن
 موسیقار رود و حالت اضطراب است کہ درین حالت بروز
 رود کسی را بے وزن باشد

بیت

ما کافر عشقیم مسلمان و گراست
 اینجا ہمہ زندہ و دل پارہ خرنند
 بازار چہ قصب فروشان و گراست

سمری ویکم

قوله عز من قال قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوا في محبتكم الله
 ہر جیکہ ہست دروش آرزوے برتر ازین نباشد کہ محبوب محبوب
 گود ہم ازین جا است کہ عاشق در تحسین خویش کوشد خواہد چنانچہ من عاشق
 حسن و جمال او شدہ ام بدین تحسین و تزئین کجیل سوے من رغبتی نماید در کوے
 او شود جائزہ زیبا پوشیدہ سرے شستہ و جعدے پس انداختہ و سرمہ در
 چشم کشیدہ قبول در وہن کردہ و کمر بندے خویش در کمر بستہ و دستارچہ خوش آئین
 نمودہ چو گانی سر اندازے بر دست سینہ فرازیدہ رفتارے خوش کردہ بر سر
 کوش بر آید و اگر نغمہ و آہنگے و سازے و سازوے ہست خود بہتر برین
 وضع بدن رفتار سینہ فرازیدہ رفتارے کشیدہ و ازین ہمہ شیوہ با مرادش جز
 این نباشد گر در نظرش زیبا نام خانجہ من متبلکے او شدہ ام او نیز سوے
 من میلے کند مخلوق با خلاق الله و اتصفوا بصفاتہم برین اشارت
 می نماید لیس العلم فی السماء فیزال ولا فی نحوہ الامام من تخرج لک و
 العلم محمول فی قلوبکم تا د بوا ابآداب المر و حسائین دیظہر لکم
 عبارت ہم ازین میکند میگوید جماعے واری کماے در تو ہست با مشوقہ ترا
 نسبتے تمامے ہست ہم از جنس و نوع اوے اگر بجال خود برای خود بدان جنس نکبائی محبوبان
 محبوب باشی اگر حوا از آدم نرسی آدم را ہیج میلے بد و نبودی سخن ابھالحنین ابکل الی الجزم ہم ازین
 نشان میدہد درخت اجمال سیوہ تفصیل از اہل تالیف بر برینا بد ان گنتم تحبون الله لے گنتم
 قریدون ان تکونوا محبوبین لله کہا ہوا ارادات المجین و منتھی

تخوم جمع بفتح العین است چنانچہ فلس و فلوس منتھی شے را گویند یعنی علم در قعر زمین نیست کہ برون آید شے۔

مطالبهم وغایت مقاصدهم فَاَتَّبِعُونِي فَاَسْلُكُوا سُلُوكِي وَتَخْلُقُوا
 اباخلاقى و اتصفوا بصفاتى كالرحمت والكرامات والشفقت
 على المجيد والرزق وتتنزلوا منزلتى فتكونوا محبوبه ومطلوبه
 خدا خواهد بنده بدورسد و محبوب او باشد هم بر موجب آن تكلیفات
 فرمود. صوم تا بدان تصفیه شود و از بسیار خطوئه نفسانى بازماند گوید
 صوم و المرویتہ روزہ دارید تا دیدار او ببینید و ورتش حاصل
 شود و افطر و المرویتہ چون دیدار او شد همه چیز را افطار هم بنا بر
 دیدار او باشد چون دیدار او شد همه چیز را باوے دید و همه را
 باوے یافت اكل و شرب جمع الجمع آمد اگر در اكل است هم با او است
 با اكل با ما اكل با ما كول كذلك الشرب كذلك المجامع افطر و المرویتہ
 اینجا مستقیم شنید. صلوات فرمود و وصلواته صلوة بالرب. باشد و طریقہ
 حضور را ارشاد کروا عبد ربك كانك تراه فان لم تكن تراه
 فانه براك و هم برین گمان کہ او شاهد و حاضر است تلازم برین بود
 تا وہم غیبت از میان بخیزد حاضر بخنور خود پیش آید و شاهد بشود و خود رو
 نماید در هر قیامے و قعودے و رکوعے و سجودے و قومے او را با خود.
 فاعل خود در خود بیند و معجزے از اجزایے تو نیست کہ او با آن نیست تغلبا
 اجزایے تو هم با او است هر جزایے لایجزایے تو بیے او نیست این جسم مرکب
 از اجزایے لایجزای است اجزایے مظهرت و اجزایے باطن است
 پس او درون و برون تو باشد

در صلوة لطیفه دگر. جمله جهات را پشت داده است اختیار کے
 جهت کرده است و آن جهت الله اگر چه اِنَّمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ لِلّٰهِ
 است و لکن چو بیت الله نام نہا دہر آئینہ ظہور و بروز تجلی جمال او همان جا
 باشد ہر کس درون خانہ باشد یا بر بام یا گرد بر گرد خانہ باشد ہر چند او

تعالیٰ بکان نسبتے نزار وولیکن فرمان او بجائے مکان باشد تو فرمان بجا آری
 در فرمان او را بیابی سلطان العارفین فرمود خانه را با خصم خانہ کیجے ویدیم حج
 را قبول دانستم زکوٰۃ فرمود از دولت درم پنج درم بیرون آرند و فقرا
 راہ اورا صدقہ دهند خواست بذل را اعتبار شود دستیک لذت بذل گرفت
 ہوارہ بذل مال معتاد او شود مال کہ مثال مردم است چون از ان ملال گیرد از
 حظوظ نفس بکلی باز آید و فارغ و بے غم و بے ہم کردہ باشد و تا از ہمہ چیز نینزد
 و بہ تمام خویش متوجہ نشیند حق بحق و حقیقت بر و تجلی نکند عجب از کسے کہ زکوٰۃ را حیل
 فرمود بنی الاسلام علیٰ خمس یک ستون خراب کرد زبے انصاف
 ان مرد زبے فہیکہ او وار و تر با حامل فقہہ ہوا فقہہ منہ
 ہمین باشد۔

حج را فرض کرد و در حج لابدی است از مالوفات و مستحبات یہ بچار
 روے گردانداہل دولت و موطن خود و مسکن را و واع کند سفر بادیہ اختیار شد
 مرد آوارہ اہل برگشت چنانچہ شرط طالبان و عاشقان است
 چنانچہ صاحب طبعی فرمودہ است رباعی

دوست آوارگی ہمین طلب رفتن حج بہانہ افتاد است

چند گونی کہ خانہ کعبہ بجا است کار با خصم خانہ افتاد است

ہر چند قریب تر مقصود کشد دیوانہ ہایم گردو شعر

و ابرح ما یكون الشوق لوجہا اذا دنت الخيام من الحما

لباس را بیرون کشد و لباس غیر مخیط بپوشد چنانچہ رسم دیوانگان است و
 شرط طالبان است و از مرقد خوش و بوسے لطیف و نازک کہ بہ بیت خد
 شود چنان دانند کہ او میطلبد و میخواہد لبیک لبیک فریاد فی آرد چنانست
 اَلْحَيُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ الْاَلْمَنُّ
 ہر صفا و مروہ می آورد و صفا و مروہ را شعار و دثار خود می سازد و این را

مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ مِي نادمہ گرو خوشنخستہ نہیں خود و صورت این رمی
 ہمار میساز و تا آنکہ دلش گواہی می دهد و الہام از ان سومی شود کہ نشان
 معشوق آنجا یافته است ایستادہ روسے بد و آورده تمام خود بد و سپردہ
 و کار مناسک و مناجح تمام شد تا آنکہ روز بانصرام رسید ہمہ عمر بد و تمام
 شد چون بیت القصور رسید میداند کہ تجلی خصم خانہ اگرچہ او و راسے و راست
 ہم ازین خانہ است بضرورت کہ شادگشت گرد او میگردد او خود را فدائے
 اومی سازد۔

درین گفتار ما چگمان بروی نہ آنکہ این فریضہ برائے وجدان اوست
 نہ آنکہ این فریضہ در و در ادرمانت نہ آنکہ این فریضہ شفاے جان اوست
 نہ آنکہ این فریضہ وجدان در وجدان است الاغتنام الاغتنام ایھا
 الاخوان چون قدر شناس شد و غایت کار و متہائے مرام و انست
 جہاد را فریضہ گرفت و بجان بازی در ان مرکہ ایساؤ لا تحسبن الذ
 قتلوا فی سبیل اللہ اموالتا ہل اَحیاءٌ عِنْدَ رَبِّہُمْ میدانی
 این عندیت چه غمزه مینزند و این عندیت چه کرشمہ می نماید و این عندیت
 چه روح و ریجان افزایشد۔ علمائے فقہا بدین اندکہ این تکلیفات ابتلا من لیس
 است و شقت است و امثال آن هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
 باشد محمد حسینی میگوید و ایضا اللہ و بحق حقہ و باقدام ساسکی طریقت
 بیچ نعمتے من اللہ بالاتر از تکلیفات نباشد خواست کہ از و ہوائے حیوانی
 و لذائذ نفسانی کہ حجاب متوہمے میان بندہ و خداوند است بدین تکلیفات
 بدر برد اورا بخورد و رساند و بیگانگی خود رده و بد و وہم بیگانگی کہ در میان
 بدر برد قطره بدر یا پیوند جز ریکل خود درسد فیض باصل خود پیوند و۔
 قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہا این کار کرد بجائے رسید

صینه بعینه محبوب او گشت و آشنائی او پیوسته آنچه هست و بود بود خود
رسید و وہم نا بود از در میان ر بود۔

و کنا حیت ما کا نوا و کا نوا حیت ما کنا

بر وقت او جمال شہود نمود خداوند اورا ہی فرسو و بگو بر امتان

خو و قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی فی حبکم الله۔

بیت

اے یار عزیز من کجا کی با این ہمہ کبریا کر ائی
آنجا کہ نہ کون و نہ مکان است و آنرا کہ خدا ز منی و مائی

سمرسی و دوم

قوله عز من قائل مَنْ يَرْتَدْ مِيثَاقَ مِيثَاقِكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ

مفسران و علما گویند کہ یطیعہم و یطیعونہ محبت معنی طاعت
دارند از لفظ یطیعہم اعراض کرد و یحبتہم گفت آنچه محب را با محبوب
باشد و محبوب را با محب مطیع را با مطاع و مطاع را با مطیع بود آنچه آن
اطاعت کنند چنانچه محب بر محبوب را و محبوب بر محب را خداوند را
یطیعہم گفتن چه معنی دارد و ایستد طاعتہم و بمضی علی مراد ہم
و یصیبہم اجمل و اکمل و ازین حبلہ این معنی معلوم شد معانی
میان محب و محبوب باشد با دیگرے نبو و خصوصیتے است اینجا کہ عموم
تصورند از یحبتہم را مقدم داشت بر یحبتونہ لان محبتہ
ایا ہمدکان قد یا و الا فاین ہم و محبتہم ایاہ نخت و ایضا
را دوست داشت آنکہ ایشان اورا دوست گرفتند۔ نخت
عشق جمال لیلی بر چشم مجنون عرض کرد و مجنون دیوانہ و عاشق و مبتلا آمد
ورنہ جانے روئے لیلی دیدیکے مجنون نشد فعلی ہذا ارادتی خاصے
بود و بر چشم مجنون۔

را
ادانی

محبت را از جناب گرفته اند جناب ظرفے را گویند کہ تمام
اورا سرسیر آبا پر کردہ باشد اگر قطرہ دیگر افتد بریزد مانند
محبت اد بود کہ دلش را چنان بدوستی محبوب مالامال کردہ اند کہ
شے را مسلغ و مدخیلے نماندہ است مجنون را پرس جز خیال جمال لیلی
و جز یاد بیدادی و داد او و جز جور و جفا و غم و شادی او در دلش بیج

چیز را فرجہ دخلے ہست نشیندہ کہ میگوید - بیت
 مجنون عشق را دگر امروز حالت است
 کا سلام دین لیلی دیگر ضلالت است
 و اتفاق عاقلان و خردمندان است کہ جنسیت شرط محبت است انسا
 بانسان جنسیت عامہ است اما جنسیت خاصہ مجنون جمال خود را در دئے لیلی
 مطالعہ کر علی وجہ احسن و اجمل بضرورت در طلب و رغبت او افتاد و تثار
 را کہے از سر بر باید تو ہر آئینہ پس او دوی تا دستار خود را بدست آری
 مجنون پس لیلی نیرو و پس دل خود میرود۔

ہاں وہاں حادثہ را با قدیم چہ نسبت جگونیہ جنسیت متصور افتد ار
 فیض قدیم با ہر شخصے است و فیض قدیم پر توے از جمال از لیت نشان خویش یا بہ ہر شخص عکس خود بڑا
 معنی کہ با او نہادہ اند جمال آن معیت عین خود را در نظر او جلوہ کردہ است ضرورت آن شہباز پے عروس افرا
 فراز شدہ است دیگر خیالے در دل انداختہ بے آنکہ نظارہ اش شدہ
 باشد حقیقت وجود او در خیال دل او لمعہ زدہ است ہر چند جمال او بعینہ
 در نظرش نیادہ است اما جاذبہ یگانگی طرف خود کشان کردہ است۔

بیت

نیر فتم بلا شد بوی زلفش خراب اندر پئے آن بوی فتم
 ہر کہے قرار گاہ خود داند و ما و ای خود شناسد طایر کہ ہواے خود
 پرواز کند گردش او ہم بویے آشیانہ باشد ہر کسیرا نقد او بدست او
 دہند ہر یکے را بار او در براو کنند۔

الأذنُ تعشقُ قبل العین احیانا

این نیز بوشبے تاریکے مجھے را محبوب نزدیکش غلطانید غلط دست
 او برا وقتادہ است از بس لذت و راحت کہ گد اختہ دانست روز شد
 ازین حادثہ خواست قصہ روشن کند از ہر کہے استکثافی میگرد کہ بودش
 شب نزدیک من اضطرارے کردہ گفتند فلان دانست ہمان محبوب کو پس

آن دست را بر سینه نهاده بودی و ش از ان حظ بعینہ گرفتے وقتیکہ فرمان یافت دست را ہم بر سینه نهاده پرداخت در یجبہم دو ضمیر کے متکون دوم بار ز اشارت برین کرد کہ او تعالیٰ محبتی لطیفے نغفے دارد کہ آن محبت این را در قلق و اضطراب میدارد و ہمارہ مشتاق و ملتاع یسازد و بیچ تدبیرش نمائندہ است چرا آنکہ او را او حاضر و ناظر تصور میکند و خود را در

محض او میدارد و مصرع

ہر چیز کہ آید وانم کہ تومی آئی

خیالی و ترقب و ہی از میان بر خیزد عین بعین مشاہدہ افتد۔
 آرے غیبت او و ہی است و شہود وجود او حقیقی و ہی بوہم رود
 و شاہد بہبود بعینہ در چشم طالب گرفتار پیدا آید۔ بیت
 کافر نشوی عشق حسریدار تو نیست مرتد نہ شوی قلندری کار تو نیست
 آنکہ او را غائب وانست ہر آئینہ او را کافر نامند زیرا چہ او
 سائر است چون این سائر وجود خود را حجاب و ستر وانست و بحال
 خود را بدین خیال داد حجاب و ستر ہم بحیال برخواست جمال حقیقت نہور
 فرمودہ در چشم بینندہ جلالت کرد کہ بغیر واسطہ شاہد وقت او شد۔

بینی و بینک انی یزاحسنی

انی و ہی مزاحمت خود را بدر برد و حقیقت حق بحقہ آشکارا شد
 لو کشف الغطاء ما انزلت یقینا ازین جہاں خبرے داد۔
 یجبہم گفتم و ضمیر وارو یکے نہاں دوم آشکارا ہرگز این پیدا
 بان نہاں یکے شدنی نیست و ہرگز آن بدین پیدا یکے بودنی نیست لا
 تُدْرِکُہُ اِلَّا بَصَارٌ وَہُوَ یُدْرِکُ اِلَّا بَصَارٌ وَہُوَ اللطیف
 الخبیر ہ جاء نہرا لہ بطل نہر عیسیٰ

یجبونہ و ضمیر وارو یکے بار ز ظاہر دوم ضمیر اشارت متکون

نه آنکه البته دوی را اثبات کرد و گمانی بحق گمانی بنو و نشود قکان قاب
 قَوْسَيْنِ اَوْ اَذْنِي اَوْ اَذْنِي چه بود یک قوس بود و توبه بین در یک
 قوس چند رنگ آمیزی است زاغ کمان چاشنی می نماید که محب را در
 گوشه زاویه پیران البته مقروما دای است هر بوزنه بازی که کند و هر
 کشتی و کشتی که دهد البته البته زه و ارز روز امانده - معشوقه تمام رود
 کبس نموده است حجاب النور لو کشفه لاحرقه سبحات
 وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه - ابواحسن نوری چه گفت
 اگر منم اونیت اگر اوست من نه ام - میخواهد که من باشم او باشد چگونه
 میرآید نقیضان لایحتمعان و کلا یرتفعان بهانکه جنید گفت الحارث
 اذ اقرن بالقدیم لم یبق له اثر ای ساری ازین پاکی و پارسائی
 و ازین خود کامی و خود نمائی خوش مشای میفرمائی - بیت

بے منت او تا ساری با من است
 با ساری زین قبل در مانده ام

سحر سی و سیوم

جوانی شطارد در بازار عطار حیدش عنبرین خاش مشکین و ندانش
 کافور لباش شراب انگور عبیر و لپیزیر بوسے جان گزیر میفر وخت و بدلتنی
 ولانرا می اند وخت بے نظر بازان در حسن او حیران و بے سرفرازان در
 ترود و همیان بیچاره دل پارہ از خود پر داختم از جان خاستہ بشوخی و
 سرکشی حیران فریاد بر آور و تو کستی و پستی و کد امستی تو بخود دعوت میکنی
 یا از و رائے و رای کہ بوسے او اشارت می نمائی او بہ آہنگ ہر چه
 حزین تر نغمہ میکرد و دقوے بصورت غزلے مینمود و این چند بیت را ترانہ
 وقت و فرغانہ حال خود می ساخت .

در حسن رخ خوبان پیدا نمودیم	در چشم نکورویان زیبا ہمہ او دیدم
دیدم ہمہ پیش و پس عز و دست ندیدم	من بودم و او بس خود را ہمہ او دیدم
دیدم ہمہ بستان ہا صحرا و بیابانہا	بستان و گلستان ہا صحرا ہمہ او دیدم
ہاں سے دل دیوانہ بخرام بیخمانہ	کاندر خم و پیمانہ پیدا ہمہ او دیدم
در سیکدہ ساتی شومی درکش و باقی شو	جویای عراقی شو کورا ہمہ او دیدم

گفتند صفحہ باز گو نہ بینجویانی حرف مقلوب مینویسی کثر را براست بازیاری
 یار استی را بجز مبری گفت ان لیر بکمی فی ایام دہر کمر نفاست
 الا فتعرضوا لها و ہی قبل الغروب و قبل الطلوع یہو معتدل شد
 راست ہن گشت صدق و ان شد جز دوست در میان ندید۔

من بودم و او دگران حملہ دران محو حاشاکہ تو ان گفت کہ جز او دگرے بود
 در کار ما اندیشہ مند باش رخت وجود را ہر طرف می پاش بدان
 اے او باش او باش بصورت است او باش تلاش یعنی است تلاش شغفتی

شغفتی

نخوترویدی کہ از گلگشت بازار عطار کہ ام بوی شمیدی و چہ از و دیدی
و بجا رسیدی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است آخر الزمان ہر خواہی
بند درست و راست افتد ازین آخر زمان یا فصل ربیع مراد باشد کہ ہوا معتد
است یا آخر الزمان عمر و ایام عمر افراط و تفریط ہر دو موجب حرمان و کتمان است
و صورت اعتدال موجب انکشاف و انجلا است نشاء کہ حکما کہ اثبات کردہ
اند ہمیرین اعتبار است ہر نشئی موتے و حیاتے حیات است۔ ثبوتے و شبانے
است ابر باریدہ است ہوا را صاف و روشن کردہ است برق توحید لغت
نودہ است مرد عارف بحق حقیقت رسیدہ است و جوان شطار را در کھنار
کشیدہ است و فریاد بحق و داد پر آوردہ است۔

انا من اھوی و من اھوانا نحن بروحان حلالنا بدنا
فاذا ابصرتنی ابصرتہ واذا ابصرتہ ابصرتنی
اماختمہ راست نیکو بدانی و در غور او غائرے است و رقعرا و ویر
نیشی است انشاء اللہ تعالی بدان فائز گردی و ظفر یابی۔ بیت
بوالعجب کاریت بس طرفہ رہے گاہ من او باشم و او من ہے

سمری و چهارم

باداوسے عیادت مریضی فہم از مرضش اشکشانے کر دم گفتش اے مرص
 تو از دست مریض مینالی یا مریض از دست تو مرص گفت آن مریض کجا کہ من
 از دستش بنا لم از زور اور بخور گموم برائے این را ایوب باید کہ او گوید
 اِنِّیْ مَسْتَشْفِیْ لَظُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِیْنَ مرص مرا میس کر و چنانکہ
 مرا از احساس بود تو عبورست و جمال و لطف تجلی کردی سراحمة و شفقة
 علی من بذوق و لدا لظارة جمال تو خوش و خرم گشتم تو مرا از لطف و
 کرم پر سیدی کہ ای ایوب جگوئے و اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِیْنَ تو از ہم
 رحمان کریم تری و از کریمان کریم تری چه خوش آید اگر این رنجوری با من تا
 بدوری ماند و این تجلی لطف و جمال تو مستقیم و مستقیم باشد کسی را کہ بجلالت
 و عزت بر آوردند تو تشہمان کنند شراب ہر چه تیز تر و تلخ تر باشد موجب مستی و
 خوشی بیشتر بود مدمنان این کار جز این منت را بر خار و رکارند اندازند کہ صاف
 و تیز و سر جوش اوہ برین بیانے گفتم کلمہ دت و جملہ اَنْتَ اَرْحَمُ
 الرَّحِیْمِیْنَ دلیل کرد و برائے این را محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و سلم شاید کہ او مینا لدی زار ذو فریاد بر می آرد و اکربا و اکربا از
 شدت مرض و سختی رنج مینا لد ترسید از بنا بد بوچی اسبزن گرد و پنجد اہل مراد را باید از رنج این دنیا
 بر ہمہ و از مشقت این جہاں بد نوم درین محنت و درین مشقت راحت ہر نفسے تجلی تا آنکہ عقل
 را کار میداشت جبیل بیاید با دشواری پیوندم او یار و برینہ من است چہ شمنی کہند است از روم
 آگاہی دارد و بسیار با من ہمہ کی کردہ است مگر باندن من و برای کشیدن این بلا دمن اشارتے فرماید
 اشارتے نمود گفت ان ربك یشاق الیک کل رجز و یثقل علیک کل رجز و یثقل علیک کل رجز و یثقل
 با جمال باز گشت و از لظارة بدوری دور حجاب مستوری لذتے و راحتے دار
 شد۔ بویچی کہ نسبت عزتیل است۔

کہ رسیدگان دانند اکثر انبیاء الوالغزم چنانکہ صغی و خلیل و کلیم سیلان
ایشان درین جهان بیشتر بود از ان چه معشوق بلبایے و بتے و با پیرایستی
بورایے حجب و ابصار بستوری نظایارہ می شد و اصلمان در رسیدگان دانند
و این رمز را ایشان شناسند معشوقہ را از دور ویدن و باناز و کرشمہ و رکاب
داشتن لذتے و ذوقے دارد کہ در برہنگی اعتناق و اتصال آن ذوق نیست
ہر چند مراد عاشق بہین باشد اما غلبہ شوق و ذوق در آنست خواجہ من ہر بار
کہ مرضش قوت نمودے مرا برائے صحت خود خاطر داشتند فرمودے و ہمچنین خواجہ
خواجہ من شیخ الاسلام نظام الدین رحمۃ اللہ علیہم و ہمسم ہمچنین شیخ فرید الدین
مسعود اجدوہنی ہر بار کہ خاطر ہر کسی خوش شدے گفتے خدا کے تعالیٰ ترا برو
وہ دور و میر نسبت جز بہ بقائے این قالب و تعلق این روح با این قالب
بعد از انحلال این بند و انحلال این تپید و روی انانہ ہمہ در مان شد و این کہ
گویند جلمہ مریدان در تمنائے مقام پیران و پیران در تمنائے مقام مریدان
ہمہ برین اشارت است و آن نشانی خرقائی و ہر ہمہ بدین معنی خبر میدہد و ہر
ابدی است تحمل فز و این آرزو بر نہ باز و در دنیا و ہم گاہ ہر دو گاہ ہر گاہ
باشیم گاہ بوصل گاہ ہجران مانیم از ہر عنس لذتے و ذوقے را در کنار گیریم
در فقدان وجدانی دگر است و در وجدان فقدانی دگر اگر آئی دانی
داگر بخشی بشناسی۔

باز گفتم اے مرض از الم بینالی یا از پس را دست و اند کہ گفتے
آن آزا دہ کہ بید و شخص آن رسیدہ کہ شناسد کہ از پس آن کہ
نالہ کند چگونہ باشد ہوائی پستش ستانی بید است ہست و ہر
ہیچے دادہ و شمار را با کہ کج ہواہ سینہ کشیدہ لب ہواہ و ہر
جان شان بر آوردہ قصد سینہ آن دل با و دادہ کردہ و ہر
تاختہ خواہد سنان بر سینہ اش گذار و گذار کند نہ آن کہ آن بخارہ و آن

واوہ عاشق مبتلا گشتہ سینہ را فراز واوہ با ہمہ عیش ذوق لذت بر خود گرفت
 بصدنالہ و آئین جان حزین و دل غمگین پستش بہمہ آرزو سپرد۔
 ای یار من ای دوست من اگر وقتے نظارہ ات شدہ باشد یا باصول
 عشق بازی دانستہ باشی دانی چہ گفتم و ایم اللہ مشوق عاشق را بہر خوش
 لکد پایمال میکرد و ایذا می با فراط میرسانید از و پرسیدم گفت واللہ لجزہ
 ضربہ وصولتہ کہ لذتے و راحتے داشت کہ ہوارہ ورتمنائے اویم
 انشاء اللہ تعالی بار و بجز نصیبہ شود۔

سمری و نجیب

من القديسات قدوس فرمود انا عند طن عیدی

علی العموم اہل خصوص محدث و مفسر معنیٰ حنین گویند ہر کہ با خداوند سبحانہ با
خویش گمان لطف برد با و سے بلطف پر راز و دہر کہ با و سے تعالیٰ گمان بقہر
برد با و سے صورت قہر باز دتا آنکہ گفتہ اند در آخر وقت باس و یاس نشاید بلکہ
رجا غالب باید این دوران حدیث مشکل آید یکے خود را چند پر کالہ کر و خاکستر
کر وہ پر اگندہ ساخت خداوند سبحانہ بقدرت خویش ویرا جمع کر وہ پر سیدش
چرا حنین کر وی گفت خون تو مرا بدین بہانہ و برین شیوہ آورد مگر از عذاب
تو نجات یابم فضیلتك الرب و رحمہ

اما محمد حسینی میگوید آن بزرگان حنین فرمودہ اند اگر گنہگار سے در حق
باری تعالیٰ گمان رحمہ برد برد سے رحمت کند و اگر مطیع ظن قہر برد برد سے صفت
قہر افتد محمد حسینی گوید کہ نزدیک من معنی قدوسی بصورت تحقیق یافتہ است۔
انا عند طن عبدی بی اے انا عند المطیعین بالرحمة وعند
العاصیین بالقہر ویدہ باشی و تجربہ کردہ باشی و در نفس تو نیز حساسی
شدہ باشد اگر یکے طاعتی بجا آورد نماز سے گزارد تلاوت سے کر و دعائے
خواند گمان برد کہ این وقت رحمت است ہر چه خواہم بیاہم کستی بر آورد
و دعائے کند حاجت خواہد و شکر ت بجا آورد و اگر در نفس یکے چریدہ رفتہ
تو سد گمان قہر برد و بہ توبہ و استغفار رگراید و اند کہ بد کردہ ام و باید بدی
افتد خواہد آن جراحت و آن جرات را اند مالے و اعتذار سے آید گفتہ اند
اذ اساء فعل المرء ساءت ظنونه و در مجاز نظارہ شو یکے پیش
محبوب مرغوب خویش حسن معاملتہ کند انتظار شفقت و قبول میکند کنایتاً و صریحاً

بشرط ادب طلب قربت و امید وصلت برد و العکس علی العکس۔

و قد سی و یخبر برین اشارت می نماید انا جلیس من ذکر فی او با
 ہر است تعالیٰ ذبیعت کل شیء شریحہ و علماً حکایت معیت باہر
 نیکی و بدی است اما من ذکر فی تشریف تخصیص بر مطیع تجلی کند بصورت الطاف
 و اشفاق صفت شفقت و رحمت با حسن الصور و اجمال الجلال سازد بر مطیع تجلی فرماید
 و بہ اغلط الاشکال و اسبح المثال صورتی سازد و آن صورت قہر و نکال او
 باشد بر عاصی تجلی شود۔

یعنی حدیث
 قدسی - ع

چہ گوئی ترا تحقق شد انا عند ظن عبدی بی عند المطیعین

بالرحمت و عند العاصین بالقہر و الغضب یکے وقت جان وادان
 ملک الموت را بصورتی لطیف مرضی بیند و و دیگرے بصورتی عنیف و روی
 بیند این ہمان و و صفت او بیند بدین دو نوع ظاہر میگردد تا ملی کن آنچه
 توئی ہم از تو بتو ظاہر میشود رحیمی و کریمی رحمت و کرم نعمت تو با تو بصورت
 تو پیش آید و درخ از صفت قہر است قہری را بقہر و ہند و ہستی از نعمت رحمت
 و لطف است لطیفی را بلطف و ہند عدل و انصاف ہمین باشد لیس
 بظلام للعیند عذر ہر یکے خواستہ است و ما للہ بغافل عبا
 تعملون غفلت چہ نسبت دارد او ہمارہ با تو و تو ہمیشہ بغفلت غفلت
 کجا روے نماید و از کدام در پنچہ کشد و آنکہ گویم جو قہر بقہر رسد غذا
 نباشد و آنکہ در کتاب اللہ عذاب را نشان و ادگفت عذاب الیم و
 ان عذاب مشتق من عذابہ المار باشد نیکو سخن است این اما آیات دیگر
 منافی و مناقض این باشد ہر یکے را اگر بنویسم سمر از نسبت مختصر بیرون افند
 قہرے را بقہر و ہند آرے عذاب نباشد اگر بسیط بود اما این مرکب است
 یک جزا و ناری است دوم جزا و مای باقی باقیات را چہ گوی
 و عذاب عبارت از خلاف ملائم است و اورا تعالیٰ انید او ایلام

نہ گویند

مطلوب است البتہ البتہ آن کند کہ مولم و متا ذی باشد غلطی فاحش است
 ابن جاہوش دار گرد و وزخیان بر آواز و وزخیان پرس قہری را بقبہ داد
 اندہر آبتنہ بے تاؤ می و بے تاؤم نباشد مثال حُفَل و مزبلہ این جا درست
 نیاید زیرا چہ او مزبلہ است و عین مزبلہ ہما بخارستہ و ہمان غذا اے
 او کردہ اند اما انسان از جبروت و لاہوت و ملکوت صورتی در عالم
 ناسوت و ملک آمدہ پلاس یا س از بر اند از خود را بین اگر یک صفت
 قہر و تومی افتد حالتت چیت فافہم و اغتتم ان الدنیا المنوذج
 العقبی و السلام کشف ارواح کشف قبور مرد مرشد محقق مبین حقایق
 را البتہ باید۔

لسرسی و ششم

حال سیاہ بوقت خیال خود را مرفو الحال وید بر لاله رخا گرفتار
 آمد که کمال و جمال تو از نقطه سیاہ من است تا از نمکدان وجود من نکتہ اسو
 بر روی تو ز نهند ترا حسنی شایسته و زیبی بایسته نباشد ترا صبح و بلبح
 نگونید و دلها شوریدہ تو نگردد و جهانها در شور و سوز تو نباشد و تو جو
 طعمای بے نمک باشی و نعمت بے کہک تحسین و تزئین تو در من است و
 اشارت بحسندہ و تزییند ہم ہمین روی میگرد و رخا رہ ازین گرفتار
 شیفته و آشفته بر آمد گفت سیاہی را نگرید و سیاہی روی ببینید چند خود
 ستای و خود نمائی کرده است روشن است بر آفاق و اطراف عالم
 صباحت روی من صبح را خنکی و تازگی دهد و جهان بدان منور و مرف
 و آبادان شود ہر چیز کہ بہت من پیدا است و ہر زیبای کہ بہت پیش
 جمال من ہویدا است ہمہ را من آرام و زیبائی پیرایہ آن من باشد و
 خوشی و خرمی و سازگاری از من زاید چشم جهان بین بنور من بیند و آفتاب
 جهان تاب بشعاع من بر آید اگر من نباشم ہمہ بنیایان کور باشند و ہر چیز
 چنانچہ بہت جز لعکس پر تو جمال من ظاہر نگردد و شنیدہ سنای من آشنائی
 نموده است و مدح و ستایش من کرد۔ بیت

ن
 یحسنہ و یزینہ

کو جمال طاعتی تا مرف ترا خصت بود بہر دفع چشم بدخالے ز عصیان و شتم
 مادر مہربان بر عارض روی من نقطہ سیاہ زند تا کمال جمال مرا نقصان
 نشود از چشم بد مصنون ماند۔

عارف مطلع بر اسرار غیب و مہینے بر الوار لاریب را حکمی با پیداست

آغازد تا بین التنازعین المتخاصمین سخنے بالضاف پر دازد و کلامی منصفانہ آغاز کرد کہ

الانصاف نصف الايمان وقضيه فلا وربك لا يؤمنون حتى
يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا
مما قضيت ويؤتوا تسليما قضيه متقمي مبران منوال اثبات
يافت است قوله تعالى فابعثوا حكما من اهلهم وحكما
من اهلهم ازین جمله تفسیر میکند مرد عارف از معین مخزن الہیت
و از معدن احدیت سخن گوید کہ ان الحق لينطق على لسان عمر ازین
کلیت بیان ثانی میکند کہ اولہم من الرب تعالی است تحدیث او از
لسان غیب و تبیان او از جهان غیب انیب است۔ لقد کان فی
الامر محمد ثون فان یکن فی امتی فحمر برین تحقیق سخن و متن و اشارت
حقیق فرمود اگر ہر یکے را جداگانہ تصور کنیم نشانی یگانہ در میانہ افتد فاعل
منفعل فعل برائے وجودشے را ضروری باشد مرد کامل و اصل باہل فاضل
شامل آن باشد کہ از نقد خزانہ لا ندخلوا من باب واحد و اذخلوا
من ابواب متفرقة در ذیل جان او بر بستہ باشد مراجعت با خرویات
آشتی و ہر با شنائی و روشنائی پیدا آرد ما من دابة الا هو الخد
بناصيتها ان ربی علی صراط مستقیم در ضمن وجود او موجود
باشد چو بالغ زریہ بود کہ عروس احدیت بصورت فردیت سطا لہ نکرده
بود از جمال اجمال و تفصیل بروے جلوہ نکرده باشد مردے فحلے باید
ہمہ خون خوردن بر عروسے بجرے قادر تواند شد۔ بیت

جمال حضرت قرآن نقاب نگاہ بخشاید کہ دار الملک ایمان را مجرد یا بد از غوغا
خواباتی بہر نوش از صراحی و رجام می میرنجبت صراحی با آہنگ خوش رنگ
آواز سے بر آہور و مرد و خرابات از ان نوش ز ہوش رفت جوش
ہوش بر آہور و ترک و بدل جید در دل گرفت ہیہات فیہات از عزئی
ولات از شراب شراب طامات بہ اعلیٰ علیین درجات گرفت یا مالک

مَالِكٌ اَنْ لَا يَتَوَبَّ اَسْرَجَاعِي كَرُوْبِرَجِ مَقْرَازِ تَزْوِيْرٍ لِبِدْقِ اَمْدِ كَنْجِ
 نَشِيْنِيْ خُوْبِيْنِيْ دَرِ زَاوِيَةِ صِلَاحِ وَ تَقْوَى عَمْرِىْ لِسِرْبِرُوْدِهِ وَ بِيَايَةِ عَقِيْدِهِ دَرِ
 وَ بَقْدَمِ طَلَبِ اسْتَوَارِ اِيْتَاوَدِهِ وَ جَزْدِ رَاىِ مَقْرُوْ مَسْتَقْرَرِهِ مَخْلُصِيْ وَ مَنجَايَةِ نَدِيْدِهِ
 نَاكْهَانَ اَزْ عَالَمِ فِرْدَاوَيْسِيْتِ جَمَالِ صَمْدِيْتِ رُوْمِيْ تَحْلِيْ نُوْدِ جَوَانِيْ نَعْمِ سَازِيْ
 سِرْفِرَازِيْ سِيْنِهْ كِشَادِهْ مِيَا نَبَدِ كَرِ سَبْتِهْ كَلَاهْ كَثْرِ سِرْبِرِنَاوَدِهِ وَ سَارِيْ رَنْگِيْنِ
 كَارِيْ كَرُوْدِ سِرْمُكْرُوْدِهِ وَ حَيْدِيْ بَرِ كَرُوْدِ سِرْآوَرُوْدِهِ بَرِ سَمْنَدِيْ نِيَا زَمْنَدِيْ بِيْمِهْ
 چَالَاكِيْ وَ چَايَكِيْ بَصِفْتِ تَرَكِيْ لَصُوْرَتِ تَابِكِيْ بَخَنْدِيْ وَ نَخْرَهْ زُوْدِيْ بِلَا هِرَاْمِ
 دَرِ بَاطِنِ اُوْنْدِ اَفْرُوْ خَوَانْدِهْ - بَيْتِ

اَزْ بَدِ مَكْنِ شَكَايَتِ اِيْ خَسْبَتِهْ جُكْرِ كَزْ غَايَتِ قَرَبِيْ نَهْ سِيْنِيْ مَارَا
 شَبِّ بَا تُوْ غَنُوْدِمْ وَ نَمِيْدِ اسْتَمِّ رُوْزَتِ لِبَتُوْدِمْ وَ نَمِيْدِ اسْتَمِّ
 تُوْ اُوْ نَشُوِيْ مَكْرُ شُوْدِ مَعْلُوْمَاتِ اَزْ رُوْزِكِهْ تُوْ نَبُوْدِهْ اُوْ بُوْدِيْ

سَنَانِيْ نِيْزِ اَزْ صَمْدِيْتِ خُدَايِ اِيْنِ نَشَانِ مِيْدِهْدِ - بَيْتِ
 تُوْ اُوْ نَشُوِيْ وَ لِيَكِيْنِ اِرْجِيْدِ كِنِيْ چَايِيْ بَرِيْ كَزْ تُوْ تُوِيْ بَرِ خِيْزُوْ
 بَا دَوْمِ وَ لَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ سَطْرًا وَ زَوْجًا وَ نَبَشْتَنْدِ بَا شَا
 كِهْ حَمْلِ نَظِيْرِ بَرِ نَظِيْرِ كَنْدِ وَ بِيَا رِ بُوْدِ كِهْ حَمْلِ نَقِيْضِ بَرِ نَقِيْضِ اَيْدِ بِيَا رِهْ اَبْلِيْسِ اَزْ بِيْنِ تَلْبِيْسِ
 غَاْفَلِ بُوْدِ اَرِيْ كُوْرِيْتِ نَدَانَتِ شَعْرِيْ - حُجُوْدِيْ مَنَّاكَ تَقْدِيْسٌ وَ عَقْلِيْ فَيْتَعُوْسَا
 قَصَا فِيْ اَدْمَا لَاكَّ وَ مَن فِيْ الْبَلِيْسِ - مَرْتَضِيْ كَفْتِيْ - شَعْرِيْ

دُوَاعُكَ فَيَكُ مَا تَشْعُرُ وَ دَاوُكَ لَكَ مَنَّاكَ وَ تَسْتَنْدُرُ وَ تَزْعَمُ اَنَّكَ جَزْءُ صَغِيْرٍ
 وَ فَيَكُ اَنْطُوِيْ الْعَالَمِ الْاَكْبَرِ وَ اَنْتَ لِقَدِيْرٍ بِدِيْعِ الْمَنَّا فَفِيْ كُلِّ عَمَلٍ تَشَاءُ تَطْهَرُ
 مُحَمَّدِ حَسِيْنِيْ بِحَكْمِ اِشَارَهْ نَهْ اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكُمْ اَنْ تُوَدُّواْ اِلَىْ اَهْلِهَا
 تَبْلِيْغِيْ تَامِ كَرُوْدِهِ وَ اَشُوْقَاةِ اِلَىْ مَنِ يَعْرِفُ وَ يَسَاعَدُ فِيْ مَا اُوْلِ - بَيْتِ
 دَرِ دِيْكِيْ سَمْدِمْ وَ هَمْدِمْ وَ جُوْبِمْ بَا اَوْعَمِّ دَلِ رُوْزِيْ يَكْبَارِ جُوْبِمْ كَنْدِ

سَلْمِ غُزْبِيْهِ يَنْفَعُمْ اَنْجُوْرِ اَعْمُوْشِ بَرُوْدِ اَشْتِهْ شُوْدِ وَ حُضْبِ لَقِيْعِ خَابِرِ دُوْرِيْ نَبِيْهِ سِيْنِيْ طَلَقِيْ وَ حَيْفِ دِيْعَمِ اُوْلِ حَمِّ بَزْرُكِ دَرِ اَزْ كَرْمَلِيْ

سَمَرِیُّ وَهَفْتَم

قال علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد
 مرتین وور بعض کتب است کہ قال عیسیٰ علیہ السلام
 خواجہ من میفرمود و دوران منحصر سید نصیر نیز بود۔ الوالات
 ولادتان و ولادت صور پیشہ ضویہ لصوریت مایشاہد و
 یعاین کل واحد من نفسه والمعنویت تبدیل الخصال
 الذمیت بالنعوت الحمیدات کالغضب والشہوت والحسد
 وغیرها من الذماتیم زمیمہ برو و حمیدہ جائے او قرار گیرد از رفتن این
 مراد نیست کہ انتفائے او کلی شو و مطلوب این است از افراط و تفریط
 بر نقطہ اعتدال سترار گیرد و انتفائے کلی ممکن نہ و مطلوب نہ انتفائے
 کلی چرا ممکن نیست تنیدہ باشی کلا تبدیل الخلق اللہ شلاً شخص کریم احب
 شریف النسب باشد بصحبتہ قصاب و طبایخ باشد اخلاقے دروے
 طاری شو و آن طاری را دفع کلی نوان کرد بجاہدہ و ریاضت بصحبت
 اشرف اما خلقی قابل دفع نبود مگر بر ریاضت باعتبار آید و دیگر مشغول
 شود بدفع یک ذمیمہ خصایل باقیات و رمز اجنت باشند ویکے را چو شقت
 و محنت دفع کرو بدفع دیگرے مشغول شود آن نیز فرصت یابد مراجعت
 کند علی ہذا ہمارہ در مصارعت باشد افتد و خیرد بر آید و فرزند
 زمان عمر عہد حیات ہمیدین الضرام پذیرد و مرد روے جنبت فراغت
 نہ بنید ہموارہ در جہنم تعلق و تردد و افتادہ ماند و در عذاب اختلاف
 گرفتار باشد و نیز مطلوب ہم نیست و اگر غضب کلی رود و الطفا و اعلام او بود
 ہمت و حمیت از و بدر شو و طلب معالی از سرش زد افتد و اگر شہوت
 سید نصیر غلیظ شہوان الدین بنیابت بزرگوار و صاحب کمال بود۔

بکلی معدوم گردد و نفسی شود عشق و محبت از تحت دل او شسته گردد و اگر
 این دو شہپر و رطائر انسان نباشد ہیچ مقصدی و مطلبی کہ اعلیٰ المراتب و رفیع
 الدرجات باشد نرسد۔ عظیم محنت است و روئے کہ محبت نباشد و جسم بلا است
 و نفسی کہ ہمت و جہت نباشد و ہم چنین حد مرجو و منبع حدش از طلب
 اعزاز اشیا اوست و یگرے را فائز ظافر بدان می بیند و چشمش بدان می
 ترقد کہ در من نیست و دیگرے ہست یا خود شرفی دارد و دیگرے شریک
 خویش می بیند انّ اللہ لا یغفر ان یتشرک بہ و یغفر ما دُونَ
 ذَٰلِکَ خدا شرک روا ندارد کہ کسی در خدائی او شریک گردد اگرچہ
 از قبیل مثال عقل نیست اما صوری و وہمی را ہم روا نمیدارد و ہر جا کہ در
 ولے حد است ازین دو اعتبار است چہ کردہ اند حد را آراستہ
 اند و غیرت نام کردہ اند مرد فاریاب را درین سر جگر آب شد گفت

بیت

مگر تو بخیری کا ندرین مقام ترا چہ دوستان خود اند و دوستان غیور
 الغرض اگر ہیچ حرص و حد نباشد حد از فضل و شرف بصفت
 تعطل و تعری بود باقی اوصاف ذمیمہ بجان بجان بیان کنیم القصہ بطولها
 میشود۔ چو اوصاف ذمیمہ ہمیدہ متبدل و متوسطی ماند صرف ہر یکے
 بحدہ شود فی مقام الحلم جلم و فی مقام الغضب غضب و فی
 مقام الشہوت شہوت اگر مرد غازی را در حالت قتال غضب
 یارے ندہد از ولے کارے نرسد و کذلک حلیم وقت تنگیش و تنقیص او
 ہیجان غضب و غصہ شود از بسیاری امور عقلی و فہمی محروم ماند حکماے یونان
 از بختے کہ فردا آما و صدقنا باشد انکار کنند و کذلک ابھیم میگویند ہمین
 اوصاف ذمیمہ و حمیدہ بہشت و دوزخ و صوفیان فرمایند خداے را
 دو بہشت و دو دوزخ است بہشتے در دنیا و بہشتے در عقبی دوزخ دنیا

ہمانکہ یونانیان بدان قابل اند و ہریان بدان عقیدہ بستہ اند و دوم
انچہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و سلف صالح و علمائے بافتد
نشان گفتہ اند و حق حقیقت ہمین است دنیا نونہ عقبی است ہر کردین
بہشت و نیادادند فردا بہشت عقبی و مند کہ **الدُّنْيَا غُذُجُ الْعَقْبِيِّ وَ**
كَذَلِكَ الْعَكْسُ وَ تَحْذَرُوا الظُّلَامَ دل جز بہ مکدر و تظلم اوصاف دہمہ
نیت نفس لہوت و حرص و غضب و حق خویش غالب آید و دخانے کہ از آن
بخار خیزد بر روی دل افتد دل را تاریک و مغشوش گرداند و آنکہ اکثر
وقت ہمیدین تہمت و تفرق رود دلش مثل تائبہ سیاہی و تیغالے گرد آلودگی
گرد و آن دل کور باشد نہ او چیزے را بیند و نہ صاحبش در عکس او چیزے
بیند چنانکہ کور مادر ز اوروزے روشنائی ندیدہ است و چیزے را
بحاسہ بصر نشناسد من از کور مادر ز او پرسیدم وقتے خواب می بینی و کسے را
می بینی او گفت آرسے می بینم گفتم صور و اشکال گفت نہ چنانچہ شما این زمان
با من سخن میگویند میدانم شما آید در خواب ہمیدین مثال است **وَمَنْ كَانَتْ**
فِي هَذِهِ الْعَمَى فَهِيَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى ہم ازین خبر دادہ است
چون دل بدین صورت کہ ورت گرفت بیچ چیزے از الہیات و باطنیات
کشف مردم نباشد و اورا بدان شعورے و حضورے نہ اورا اعمی البصیرت
و کور دل گویند اما اگر تہذیب اخلاق پیشہ گرفت و کہ ورت بشری را
از آئینہ دل بزود و شفاف صاف عکس پذیرد عکس جبروتی و لایہوتی
بروے پدید آید طالب تحقیق را نظارہ شود ہمہ چیز را بحق و حقیقت
بیند و حسن ظاہر غلط را مسامح است چنانچہ درخت را بینی در آب
فرد بالا نماید و کشتی میان آب بہ بینی کہ بر آب می رود و این از غلط حس
ظاہر است اما حس باطن در آن البتہ غلطی نیست زیرا چہ آن عکس مشتی
و محقق است۔ این تہذیب اخلاق و تبدیل نعوت بجائے برد کہ **تَخْلُقُو**

باخلاق اللہ واقصفا بصفاتہ از ان نشان دہد بکہ کار بجائے کشد کہ
حق بحقیقت بروے تجلی کند بغیر دعوت نبی و بغیر استماع اخبار او موحد حقیقی
شود حجاب نماید میان آفتاب و دل صاف و شفاف او مقابلہ شود و عکس
آفتاب درو ظاہر گردد و آفتاب را چنانچہ آفتاب است لا یتغیر بذاتہ
و لا فی صفاتہ و لا فی اسمائہ بیند ہذا باب این ہمہ تہذیب و
تبدیل از روے عقل و حکمت و ہمت بودہ است چنانچہ حکیم سنائی گفتہ

بیت

گرت ز ہمت ہمین باید بصبرائے قناعت شیخ
کہ انجا باغ در باغ است و خون دوزوں وادوں
و راز ز حمت ہمی ترسی ز نا اہلان نہ بر صحبت
کہ از دام زبون گیران بعزالت رستہ شد عنقا
مرا بارے بجد اللہ ز راہ ہمت و حکمت
بہوے خطہ وحدت برو عقل از خطہ اشیا
اما این کہ گفتم بیانی ہمہ از حکمت و ہمت کردہ است اما اگر از طلب

رب دروے افتد و بدان مشغول ماند درون و برون اورا فرا گیرد نہ دروے
غضب ماند و نہ شہوت باشد و نہ حرص ماند و نہ حسد ہمہ آرزوے بکلی روے
بانہزام و الغدام آرند از زبان خواجہ بیتی شنیدہ ام بیت

عشق آمد و خانہ کرد خالی برواشتہ تیغ لا ابالی

خوش آن حلے کہ گرم گرد کوش رنجے پر خون گریبان پارہ پارہ

اے سنائی دم درین منزل قلبدروازن خاک در چشم ہمہ پاکان دعوی دارزن

این سخن ازین آمد عشق بروے زور آورده است و از زبان عشق

سنائی میگوید بیت

من رفتہ ام از خویش برون درون ام از من مرا طلب تو کن من کنون نہ ام

صفت اتحاد و حلول ہم ازینجا گمان برودہ اند - شعر

لا عضو الا و فیہ محبہ فکان اعضاء خلقت قلوبا

چشمش میگوید جز دوست نمی بینم ز بانش میگوید جز نام دوست بر زبان

نی ز انم گوش میگوید جز حکایت دوست نمی شنوم دستش میگوید جز پائے دوست نمیگرم
سرش میگوید جز بر خاک آستان او نمی افتم لحم دوم من پوست و استخوان من همه دوست
من است بدیت

با دوست چوں یکے شدہ ام صیت وصل ہجو ہستم ہماں کہ بودم ازاں کم فسند و ندام
چون لحم دوم شدہ است مرا عشق تو بدان من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نام
از مجنون پرسیدند لیلی آید گفت انا لیلی گاہ گاہے وقت نماز دیگر سنگے زیر قصر
لیلی بود دست آن دیوانہ گرفتاری کہ عاشقان کوی معشوق کشد بدان شوق و ذوق آمدے
سنگے کہ زیر قصر دست ایستادے فطر بر قصر لیلی کردیے کہ مسکن و موطن اوست بقبای
لیلی سبب غیرتے کہ در ایشان بود جزمہ ہنرم آوردند بدان سوختند سنگ مثل تابه
ساختند دیوانہ از خود بیگانہ پروانہ دار برنگ برآمد شست غلطید سوخت دودیے
خاست آن دیوانہ را بدان پروانہ رقیباں لیلی را ہر دامن گیر ایشان شد فریاد بر آوردند
کہ سوختی سوختی بر خیز برخاست ایشان را می پرسید چه میگوید از پشت من چه میپرسید
و از ظاہر جلد من چه میگوئید کہ دلم سوختہ است شنیدہ باشی این بیت را بدیت
حاصل عشق از سہ سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم
و با تو سخن بصدق میگویم و درست و راست میگویم رہ سلوک رکے سلامت نبرد مگر
آنکہ عشق محبت و ردش باشد وہیے صرفنا است و بخششے خاصہ است ہزار ہزار سالک
باشند و کار ایشان بدرجہ عرفان رسیدہ بود میان ایشان ہمہ باز محب شخصے دیگر است
عاشق مروزے دیگر است سوختہ رد و ماند فردے علیحدہ است دولت اصول کہ نقد
وقت اوست آن بیچارہ میوزد او ہمچنین میگوید - بدیت

عجب نیست کہ سرگشته شود طالب دوست عجب این است کہ من و آل و سرگردانم
عاشق ہمہ وقت با معشوق باشد و در کنارش بود و ہمہ حظہا و لذتہا رسیدہ و ہر روز آتش
عشق افروختہ تر در و طلب از سرگذشتہ و ہمارہ این مستند در و مند بخویش و خویشاوند باشد
آسودگی و قرار و آرام از وے بدر شدہ است معشوقہ با وے گوید من ناں تو ام تو زان

منی میان من و تو بیگانگی نیست با تو یکے گشتہ ام تو چرا گشتہ راست میگوید ہمانکے
گفتہ باینرید اهل المحبت محبوبون بحبتہم آن مسکین عاشق راست میگوید
بحق میوزد کہ حجاب صفات افعال و حجاب ذات صفات بود حجاب ذات
ذات و ادروا و احزنا و الما و احرقتا مصراع -
درمند ہم درمندم درومند

سمرسی و ہشتم

در کام صغوه قطرہ از جام قہوہ چکید صغوه پرواز کرد ہلاک پیل را
 سبیل تدبیر دید ہر چند تدبیر سخرہ تقدیر است ولیکن گوئید العبد ید تدبیر
 الحق یقدا سچوں قلم تدبیر لصدق فراست و صولت کار رسید ان تدبیر
 بروقت تقدیر باشد فراز پشہ شد کہ او با آن صغیر حیثہ و ضعف حلیہ نمونہ پیل ^ن صغ
 باشد با او عہدے بقعد و ثبوت کرد اگر تو کلکے بر یکک او زنی ہرگز من ترا
 قوت خود نسا زم و غذائے خود نکیرم و عقدا ان پیوند را محکم تر بست و رہ اما ان
 خود بست در ان کار شروع کرد پس آن فراز ذباب شد کہ او با ذباب
 صورت کلاب بازی داد و گفت کہ اگر آنجا کہ زخم پشہ است خال پنجال
 زنی با تو همان عقد عہد باشد کہ با پشہ گرہ بستہ ام گرم افتاد چشم جہان بین اورا
 نابینا ساخت پیل را رہ روش نما ند علفش ہم از چوب و برگ آن درخت کہ
 صغوه انجا بیضہ بازی کردے با شنائی دریا و عادتش برین است در چمن نخن
 بیضہ نہ نہد نہاں ترک بر سر و بنتے یا بر قلہ کوبے دارد و آنرا معما ساز و یکے
 دو بار کے فیض رساند وہم از بن جا است کہ نشینش در ہیچ بیدا پیدا نیست و
 در ہمہ کوہ ستوہ دارد با غوک دریا شنائی قدیم داشت کہ روزگار بچار
 او گذرانیدے ہمہ ان آشنائی در بر او شد گفت مروت و وفا این لقا
 کند کہ یار در ماندہ از پاد آمدہ را دستگیری کنند من از دست پیل در
 ولیم و ہیچ تدبیر قال و قبلم نیست مگر آنجو کنار دریا آبی غرقابی است آوازے
 بر سازے بر آری و پیل را طرف خویش دعوتے گماری ہر آئینہ شنہ است
 آب نداد و لاجرم بحس گوش ہمان سو ہوش برد پا در آب انداز و تا قطرہ
 از ان نوشد در غرقاب بلافت بیضہ من مصنون ماند او ہر بار کہ اندام خویش

را بد رخت میساید بفضہ من بزین می افتد اصل و نسل من منقطع میگردد و ترا
کلمتے مقطوع میگویم ہر بار کہ مار قصد کند کہ ترا قہم سازد من آہنگے بر سارے
و بانگے خوش آوازے بر آردم ترا ازان انتہا ہ شود از ہلاکت محفوظ مانی
اونیز رہ امان خویش حسب شبانگاہے آواز کرد کنارہ آب کہ در غرقاب مثل
چاہے بود پیل را دعوتے نمود او آنجا پانہا دسر بسر در غرقاب افتاد۔

اے سالک ہا لک اے عارف غار ف اے صوفی با صفا بوجہ من
الوجہ از سبوح فتوح خویش غرور رازہ نہی کہ ابلیس تلبیس وارد ترا در قعر
تغیر اندازد و ترا غرور محضو خویش سازد و ازان شور نہ اقل من کل قلیل
این باشد کہ بکار خود بر خور دار نباشی و ازان خطے حاضر بجمال و تمام نتوانی
گرفت اگرچہ باز گشت را امان نامہ یافتہ و دوزخ حسنی را پس انداختہ المہ بقدر
وقت منشوش و موسوس و پریشان مانی ہر چند گویم طلست لیل رفت مبع النہار
دخان جن الصغی از اغبرار و انکدار نہار خالی نباشد اگر در خانہ چراغے نہا
مکہ مشعلہ و شمعے چو خانہ یہ دخان مظلم و متکدر است چراغ منطفی نماید و شمع مشعلہ
کشتہ گون آید ہا ہا ہا تا از شیطان در امن و امان نہ باشی کہ اد ترا
از ذوق بدور میدارد و وقت ترا مشوش میگردد و تو ازان غافل تجلی کہ ہمہ
جمال و ظہور بصورت خوشی وقت نماید عکس آنرا چند تفاوت باشد تجلی یہ چرودہ
لتہ تہ بستہ اجولے کوزے دینان شکستہ لب بریدہ بینی پستے مثل بیستے نہ آنجہ
آن ہشتے نقدے و این دوزخے نقدے گفتہ اند ایمان مزیدے و نقصانے
دارد کمالے و جمالے بر آرد و این ہم گفتہ اند لایزید و لاینقص اما تو
اندیشہ کن بین الاعتبارین چہ فرق دست میدہد و چہ فہم روے می نماید آری
بیت راہ توحید را بعقل مجھے دیدہ روح را بخار مخار

کرتے

نقدے

لہ غار فضا لغررت باز داشتن خود را از کارے - ش -

میان صفا و کدورت و میان نور و ظلمت آنقدر تفاوت باشد کہ
 بعد المشرقین ^{تصویر} کند بیت
 تو از مردور کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی
 ز پورہا بیار ایند وقتے خوب رویان را
 اگر معشوق من بغیر ز پور بغیر پرودہ کشادہ تر بر در نشیند خود و راے ہمہ
 نعمتہا باشد زیور از تزویر خالی نیست پوشش خوب از لباس بیرون نیست
 اکنون ایمن مباش ہمارہ تو بہ اتباع رو و اتباع را ہمین فرما تجلیات را با تجلیہ
 و تجلیہ بیارے پند محمد حسینی در گوش کن و از عقل و ہوش خود بہمان۔

مصراع

اگر یار بر آید ہمہ دولت لبر آید

سمرسی و نھر

شدیو نھر رضی اللہ عنہم بالکثبت والمرسو نھر علی الاجتماع والا
تفان
گفتہ اند کہ اجل مطالبہ و اجل مقاصد محبت و معرفت خداوند است تعالیٰ
و موانع اورا کہ ابن سعادت را چہار چیز شمرده اند دنیا و خلق و نفس و شیطان
و طریقہ دفع دنیا فناء است و طریقہ دفع خلق عزالت و رہ دفع نفس خلافت و رہ
دفع شیطان ساءت فاعنہ التعالی اللہ تعالیٰ۔ نیکو سخنے است این اما این
نفس در باب کسے است کہ از رہ حکمت و سبیل ہمت خواہد سلوکے کند این چہار
بند پائے او باشد و بدان طریق کہ فرمودہ اند کشادن آن بند با بود۔ اما نیکو سخنے
کہ در اصل خلقت اورا محب و محبوب آفریدہ است و نیا چہ وزن دار و کہ
پا بند راہ مطلوب شود اورا کہ اشتغال ہن جناح بعوضتہ نامند و لہ
را چگونہ از روش او باز دار و اولع دنیا عدم و اخر او عدم و چو کے متخلل
بین العدمین شہ ہم ہن ان بازگشت کہ الوجود بین العدمین
الاطیر المتخلل بین الوجودین این چنین ذابے فایتے وہے خیالے کہدام صورت
پا بند شود۔ خلق ہنانت کہ این شخص یکے از ایشان است۔ تغیر و زوال از
نفس خویش احاسر رستے میکت چگونہ باشد این چنین لاثباتے و الاعتبارے طلب
و محب و متناقض را مانع از راہ قہیم ازلی و ابدی آید۔ شیطان نقش بندی
در نفس کند و رنگہ آسفری نماید و غمگین آن نامند و نیا پید ہر خطیے کہ حتی
بود ہم بیکبار رشت و جو و خود را بر بست چہ صورت باشد کہدام معنی
مانع و پا بند محب شود۔ مجنون را از عشق لیلی کہ باز آرد و چگونہ باشد
تغیر لیلی پر داز و یکے را سخن و جمال تصور کن کہ او ہم رنگ لیلی باشد
متصل کہ مجنون لیلی آن طرف کند و خود و جو دیر نیست اگر حمل است

یاسعدی است زیرا چہ دلش لیلیٰ ر بوده است دو دوستی در یک دل
نہ گنجد۔ بدیت۔

چنان ننگ است راہ عشق بازی کہ جز معشوق تنہا در ننگنجد

و دیگرے میگوید شاعر

ولو اسعد السعدی علی بنظرة فلا الغمت نفسی ولا اجملت الجمل

اول قدم کہ محب نہاد بر جان وجود خود نہاد گفتہ اند

بیت

بذل مال و جاہ و ترک ننگ نام در طریق عشق اول منزل است

در راہ سلوک و طلب حق را کہے بحقہ بسر نبرد و محب و عاشق باقی نشست و نقرق

دارند جاہ ایشان را در غرقاب جاہ و ہم اندازد مال ایشان را ہوارہ درو

طال دار و نفس ایشان را در رنگ آمیزی و نقش بندی پردازد کہ ہمہ وقت

مخطفے کہ در حال بوقت پشیمانی باز آرد و شیطان را مانعے نباشد نیز تیزین

ببارد و تحسین آن آشنا یکہ ذکر افتاد و خداوند سبحانہ دور بخش یاس بر

سرس زودہ است و او را از محبان و طالبان بدور آفکندہ است ان عباد

لین علیہم سلطان و او خائب و خاسر از ایشان بدور افتادہ است

اورا رہ روی بدیشان نماندہ است۔ اہلبیس جز تلبیس ندارد و محب عاشق

غرق خیال معشوق و محبوب است فرجہ در آمد شیطان نماندہ است

فَا دَخَلِي فِي عِبَادِي وَ اَدْخَلِي جَنَّتِي وَ رَقِبِ اِمَانٍ وَ عَصْمَةٍ قَرَار

گرفتہ است عفاً اللہ عنکم انہما الشیوخ کلامکم خارج عن

دائرة اهل الطلب والادب۔ بیت

در دل چو شراب عشق او میبیزی باید چو چنما گیردت نگریزی

با وصل منت اگر نشستی باید باہر چہ نشستی از ان بر خیزی

این نقد حال طلب است دنیا و نفس و شیطان در ہاویہ ضلال

افتادند و ہما نجا بدست ہمت حمیت سر کوفتہ گشتہ اند بیچارہ نفسی نکو میگوید

شعر

یا عادل العاشقین دع فیہ اضلہا اللہ کیف یرشدہا
 بیچارہ کہ او در عشق و محبت افتادہ ہمان گشت از ہمہ چیز و بر اضلال
 پیش آمد چگونه تواند دنیا و نفس و ہوا کہ برہ خویش کشد کہ او سوختہ کافروختہ
 در دمندے ستمندے است نگر کہ سکین تنہی چہ سگوید اضلہا اللہ
 اضلال یعنی احباب ہم باشد اے احب یعنی آنرا کہ خداے بخود
 خواند و از ہمہ را بہا اورا گم کرد از ان خود کرد تو چگونه توانی اورا
 براہ خود آوردن نقد وقت او این است شعر
 ففی قلب المحب نار ہوی احترنار الجحیم ابروہا

سمرچہلم

وَمَكْرُؤًا دَمَكْرًا لِلَّهِ ط وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ه
 واٹے بریگانگان وَاوَدَمَكْرُوا راجع برایشان است خیر
 الْمَاكِرِينَ اے ابعدهم مکر او اقونہم غلبہ۔ مکر او این
 است چیزے نماید و آن بر خلاف مراد او باشد بر قوم شعیب علیہ السلام
 چند روز جس باد شود تا آنکہ ہمہ تنگ آمدہ بجان شوند ابرے سفید سروے
 بروے آسمان عارض شود ایشان ہمہ آرزو و اشتیاق فرود آید آتش
 بار و ہمہ بدان ہلاک شوند۔ ہمہ بدین مثال مکر بر فرعون شود و بر نرود شود۔ چند

لے ازین مکر ظہور مراد است و آنچه لوازم اوست کہ نسبت ایشان واکرنہ نسبت او تعالیٰ ظہور ہے
 بطونہ و بطونہ ظہور است بر حکم کان اللہ و لکن معہ شئی و یکون و لا یکون معہ شئی و هو الان لکان لا
 یتغیو ولا یتبدل بذاتہ و لا فی صفاتہ و لا فی افعالہ مجدد و لا کو ان خلیہ کیریاے اوست این عوام
 و اوصاف منکرہ و اسما متعددہ و افعال و مفعولات متلونہ ہمہ مکر است در کرازان خیر الماکورین شد پس مکر و ہر زورہ از
 قرات عالم ظاہر و باطن را فرد گرفتہ چنانکہ رزغن در شیر آری صفت خدا ازلی ابدی دائمی سردی است اگر خدای او بخص
 دانستہ شود صفت کریم بشرطیکہ دانستہ شود بزرگان محقق نشیل کردہ اند حق تعالیٰ ہستی است نیست نا و عالم ہستی
 است مہت نا چنانکہ ہر اوسراب بدین بیان مکر کہ کریم هیچ چیزے نباشد جز ذات تقدس کہ با او کر نباشد پس میان مکر و
 ظہور تلازم کلی باشد۔ ش۔ س۔ اہل ظاہر را کہ خبر از حقیقت کار نہ نزول آیت مکر و اد حق کفار گویند چنانکہ فرمود آیت
 بچا سخنان کہ و اود و مکر و ا راجع برایشان است نمیدانند کہ ماہمہ و کریم و جز مکر و خداع در یاد نفاق کارما نیست از آنکہ
 برچہ میکنیم خود را در میان بیاریم و بدان مرقہ و خوش میبیم کہ ماچین کریم و نفاق چین کردہ در حقیقت فاعل دیگر است و
 حقیقت مکر صفت چیزے نمودن و دانستن کہ آن بر خلاف حقیقت است چنانکہ خدا با ایشان مکر کرد چیزے نمود کہ
 خلاف آن بود ایشان بہر ان بسنہ کردند۔ ش۔

سال کارها بر حسب مراد ایشان رود و آخر الامر پیشه و دماغ نرود و در چهار
صد سال سر بد یوار زند تا ہلاک شود۔ قصہ فرعون ازین حکایت معروفتر است
مگر بر علما کند نسبت اعتبار آتیکہ ایشان نگاه دارند این را کارے پندارند یک
بلای دیگر خود دانند المجتهد یخطی و یصیب بدین نسبت و اعتبار آ
رود و ما و فروع فتوی دهند و اگر چه در خطا یک اجر و در صواب دو اجر
فلیکن با وجود احتمال خطا فتوی دادن دلیری بزرگے است۔ تحفہ دیگر ہر
کے اعتبارے نسبتے دیگر کند و فتوی بر عکس آن دہد شخص دیگر ہمچنین و
شخصے دیگر و دیگر۔ ابن چین ہم گویند الحق واحد و چین ہم گویند
الحق متعدد و چین ہم فرمایند و آن افاضل علما اند کہ کل مجتهد
مصیب کار بجائے کشید کہ در زکوٰۃ کہ نبی اکرام علی خمس
بر پنج ستون بنائے دین است یکے را بجیلہ خراب کردند نحو کارے کہ وند
زکوٰۃ برائے تزکیہ مال را بود بجیلہ تزکیہ شد تفکر فی نفسک ایھا
الفقیہ کہ زکوٰۃ برائے آن بود کہ تمسلم از حد نخل و شخ بیرون آید بجیلہ شرح
گشت یا بہ اذول ترین مردمان شد زکوٰۃ برائے دفع حوائج فقر افرمود مولانا
فقیہ بامرک اللہ فیہما عندک و زکوٰۃ حیلہ و رستی کردہ اند و با این
بہم جعلہم قرۃ و خنایر۔ در دین محمد علیہ السلام مسخ صورت
مسخ قلوب است و آن اشد و اعظم است۔ آرسے ایشان بہترین امم اند
ہر کہ بہتر و فاضلتر باشد از عذاب برو سخت تر باشد ینساء النبی من
یأت منک بفاحشۃ مبینة یضاعف لہا العذاب
ابن دلیل در فضل ایشان است حر را صد تا زیانہ و بندہ را پنجاہ فقس
علیٰ ہذا۔ دلہائے علما مسخ شدہ است بدین حیلے کہ ایشان پیش
گرفتہ اند ہم ازان است کہ از کشتن خویش خبر ندارند نہ بینی کہ در اتہا حیلہ
کردہ اند و اعتبار برائے محامات مار غمیر بود و بدین آن غرض حاصل شد

وہم بعلم العلماء ورسالة الانبياء خود انا مند۔ در قوت حدیث
 آرد نیشن آن حدیث مرا اینجا مصلحت نمی افتد تحفه دیگر این است
 البتہ بر آید ہکتھا کند و ہر یک سخن خود را اثبات کند و گوید المجتہد بخطی
 و یصیب۔ اللهم الهمنار شد او الحقنا بابا لصالحین
 و تحفہ دیگر سالہا حکے کنند و آخر الامر از ان رجوع کنند۔ مشکل مسئلہ است
 ابتلا عظیم در دین محمد خاصہ نسبت در دین دیگر نبودہ است کہ مارا
 ابمان بناخ و منوخ می باید آورد و ہر دین ما آیت و حکمتے آید و ہمان
 منوخ شد در دین دیگر از نبی بہ نبی منوخ بود اما در دین ما حکے
 شد و ہمان حکم منوخ شد حکے دیگر قبلہ دوبار کرد و اعتقاد ما
 بدینچہ پیغامبر فرمود ہمان ثابت تر شد الحمد لله الذی ہدانا
 لهذا و ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله عبادنا
 و ہر ان قرار داری کہ در لے عبادت خدا کارے دیگر نیست و البتہ
 طلبے و از لے دیگر در میان نہ تا آنچہ بدین رسد و طاعت استحللے یا نہ
 کہ در کارے دیگر ایشان را آن عبادت نباشد محققان چنین فرمایند
 استحللوا الطاعت ثمرة الوحشة من الله تعالی اے عزیز
 عظیم مکریت این بدیت

در جهان شاہدے و ما فارغ در قوت جبرعہ و ما ہشیار
 ہر متعلی و دانشمندے کہ روح بصلاح آرد و ازین قدم پیشتر نہ بود
 اعتقادش بدین جازم است و خلق را بدین دعوت کند و اگر کسی نہ آید
 بحسب خطرہ کہ فراموش شود مگر شنیدہ باشی مردسے گفتمہ اند بدیت
 مارا بجز این جهان جہانے دگر است جز جنت و فردوس مکانے دگر است

تہ یعنی کتاب قوت القلوب ج۔ ۱ ص ۱۰۰ ح ۱۰۰

رندی و قلاشی است چو سرمایہ عشق قرائی و زاہدی نشانے و گراست
 با او بر آید غضب و تعصب وین بندے دہند گویند ما بر اسے خدا پر ایمگویم
 تا در ضلال نیفتد مگر اہی را پیشہ خود سازید و چند اوستا دیکہ پیش ازین بود
 اند ایشان ہم ہمچنین بودہ اند بلکہ واپس ماندہ سوا از خدا دور افتادہ ترقبول
 و فعل ایشان محبت آرد و ایشان شدنی اللہ را روایتہا نبشتہ اند آن روایتہا
 بر ایشان فرو خوانند و از ان خطرہ طلب و دوسرے رغبت بکلی باز آرد بلکہ استفادہ
 گویانند و خود از رہ ماندہ اند و رہ زن دیگران شدہ۔ آن روایتہا و حجتہائی آرا
 کہ این مختصر دراز شود۔ ہر جا کمالیت خالی از مزاحمت منقصی نیست
 بادشاہ کمال دنیا بہ تمام دارد ہر آئینہ خصمان و مزاحمان بسیار باشند
 بضرورت براسے محافظت آن پاسبانان و دربانان و چاؤشان نصب
 کردہ تا ہر نااہلے بہ برش نتواند شد و کمال امور عقباوی بہر طائفہ صوفیہ است
 چند بدگوئے منکرے برہان سازے محبت پردازے و نبال شان گماشتند
 تا ہر نااہلے بر ایشان نتواند شد دانہین حفظ نصیبہ نتوان گرفت این ہمہ مکرانہ
 است با بندگان خویش و ایشان از ان غافل و اللہ خیر الماسکین
 اخفایم مکر باشد۔

و مکر سے ہر زہاد دنیا کنند و در دل ایشان اعتقاد این اندازند کہ ورا
 ابن کار سے دیگر نبرد و نیا دشمن خدا است از حبت دوستی او دشمن
 اورا ترک آرد و ہم و وزن دنیا عند اللہ کمتر از پریشہ باشد و دنیا بچہ
 جز وہی و خیالے نہ۔ شبلی علیہ الرحمۃ گوید زہد معنی ندارد و زہرا چہ دنیا ہیچ
 نہ و ہیچ را چہ ترک آرد و دیگر ہمہ گفتمہ است ما ہوا الا ترلف النفس و بذل
 و مواسات چون دیدند ازین وہم و خیال کس نمی تواند خاست یکے خواست
 فعلی ہذا اورا عبرت مای کا شد این شرف شدہ نابودہ مقبولی بود
 او بر عیب مطلع گشت ابن مکر در باب اوست کہ او این را کارے دانستہ

و خود را شرفی فضلے نہادہ و نفس را تطاولے و تفاخرے با خود باشد
و ہم محققے ارتزک دنیا آرد مردمان بدانش ستابند و داد و بذل
اورا اعتقاد کنند این نیز کرے باشد در باب آن محقق خیر الماکرین قہر
لطیفہ لطیفہ قہرہ مگر قہرے خفے است و لطیفے ظاہرے و مردم ظاہرے
در باب ایشان لطیفے باشد تا کار بخی مکر رسد نہ بنی غنی شکر گوید و با او کرے
صریحے باختند فقیر صبرے و تصبرے کند و گوید۔ شعر

ولست به نظار الى جانب الغنی اذا كانت العليا في جانب الفقير
خود را کار و بارے نہد و خود را بہ پلہ گرانے سجد این نیز کرے کہ در
رہش نہادہ اند۔ و مقامات و احوال کہ صوفیان شمرند توبہ و رعے صبرے
زہدے تصبرے قلیے رضائے و ایما اللہ محمد حسینی رست میگوید آنقدر
مکرورین مقامات نہادند کہ این بزرگان را اطلاع بران نیست نوری
از غایت و نہایت و وری راہ نشان خوش مبدہ میگوید۔ شعر
لولا المکر ما طاب عیش الاولیاء

خود چہ گویم او گفته است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا
اَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ عَلِيٍّ اذ رویت ہم از وراے حجاب است بچے گوید
اورا دیدم بدان خوشان و خورم و سرافرازان باشد و نداند کہ ہزار در ہزار
حجاب در میان رائی و مرئی است ابدال و اوتاد طہرے و سیرے کہ
دارند در ہوا پرند و در آب بگذرند و طی ارض از مغرب و مشرق و جنوب و
شمال تحت قدم ایشان باشد و در سموات عروج کنند و تحت تخوم الارض
روند و جملہ دُویبات با ایشان سخن گویند و شاہد حال اولیا ایشان باشند
و قوام دنیا بدیشان بود و حاضر بودند و غایب شوند و بہر صورتیکہ خوش آید
پیدا آیند یکے میان ایشان بایند و ہزار مردم اورا حلقہ کردہ باشند
ہر یکے بصورتے دیگر میند و با این ہمہ آنقدر مکر است با ایشان کہ جز اوتعاے

ندانند و اللہ خیر الما کربین بہترین مکر با این باشد مکر کنند و مکرور جز نعمتی
 مینی و دولتے سینتی نداند موسی کلیم را بکلام خوش کردند ابراہیم را بخت
 عیسی را بقربت عیسی میگوید فَاَنْفَخْنَا فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ
 نیداند کہ خواستہ است تعالیٰ بروم نوز خلققت آدم نماید بید قدرت صورتے
 از گلے صلصال ساخت فَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ بِاِیْمَانِیْ نماید کہ خلققت
 آدم بدین صفت بود تجلی کند بہ تشکیلی و تشکلی بغزت احدیت و بحالات صمدیت
 او ازین مکر دیگر بیشتر میرنباشد صوفی ^{متفقہ} بعد انصرام زمان این طائفہ بہ سیاری
 با سلطان العارفین بدان رہے کہ ملاقات معتاد است ملاقاتے کرد و گفت
 یا ایہا السلطان تو گفتے کہ ہر کسے بچیرے سرفرود آوردہ ما ایم کہ بیچ چیزے
 سرفرود نیاوردہ ایم گفت آرسے مرد پر سزہ گفتے بیچ مگو کہ تو نیز بچیزے
 سرفرود آوردہ ہمان شخص با جنید ملاقات کرد گفت رئیس الطائفہ سید القوم
 شام فرمودہ اید کہ ہزار و ہزار مرد را این دریا فرو بردیکے ما ایم کہ سر
 بر آوردیم گفت آرسے من گفتے ام پر سزہ گفتے ایہا الشیخ بیچ مگو کاشکے ترا ہم
 فرو بردے چنانچہ سر بر نہی آوردی۔ احمد غزالی برادر خورد بر محمد غزالی برادر
 بزرگ آمد محمد در تلاوت بود احمد آمد سلام گفت محمد آیت تمام کرد اوراق
 مصحف را بر ہم نہاد و سلام کرد پس آن گفت فرزند احمد نہ آنکہ گفتت
 رعایت شرع باید کرد و وقت تلاوت چہ جائے سلام است گفت مخدوم
 در تلاوت خیر بودند در بازار کفش بودہ اند یک خادم را برائے خرید
 کفش فرستاد و در ان حالت این خطرہ مزاحم وقت بود کہ کے آید
 لہ قولہ صوفی بعد انصرام زمان این طائفہ سیاری کتایت از نفس خود است کہ رسم بزرگان دین است چوں خواہند
 حکایت از نفس خود کنند بطریق عنبت ذکر کنند تا نفس را شرعے و کتبگاہے نباشد شرعے خود ہمان شخص با جنید
 ملاقات کرد بجزہ دل کہ معتاد است رش۔

چگونه ستاند بدیابہ۔ همان پرسندہ کہ بابا یزید و عنید ملاقات کرده بود با احمد
ملاقات کرد پرسید این حکایت صدق است وقتے چنین بوده است کہ نشت
شده است گفت آری گفت اگر محمد و نبال خادم پریشان شده میگشت احمد
را چه شده بود کہ و نبال محمد پریشان شده میگشت حکایت ہر سہ در تمام این کلام
ہر کس شرمندہ سرفرو و انگندہ ماندند خود را متبلا بکرا و یافتند۔

این ہمہ حکایت محققین عارفان و اصلاال بود کہ با تو گفتیم از ان طالب
چہ میرسی کہ ذکرے و مراقبہ کند و تقلیدے و طے در کار دارد و خاصیت آن نوز
و نارے بند آفتابے و ماہتابے بند خواہے بند کہ بعینہ واقع باشد و خطرات
و سادس او ہمہ الہام شدہ بود و ہر نفس کہ راند ہمہ صدق و صواب باشد
آن بسکین در کرے گرفتار است اورا از ان سر بر آوردن مشکل بود حضرت کہ
با موسی گفت اِنَّكَ لَنْ تَسْتَبِيحَ مَعِيَ صَبْرًا و آنکہ خدنگ در میان نہاد۔
هَذَا فِرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ۔ سبحان اللہ موسی را چنان شکست کہ موسی دانند
و حضرت را چنان بگرغور و داد کہ اورا از ان شعور نہ و این گویندہ و نویسانندہ
کہ میگوید۔ و اشہر اللہ اورا بجرے گرفتار کردہ است کہ ہودا ند

وہیں مصراع اینجاست زورق ہر ہودائی

تخہ سخنے است این در ویش از بزرگے پرسیدہ مکر با او چہ نسبت
دارد کہ گویند و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین اہل سخن ہمچنین
گویند استعارت تخلیے و تشبہ است و مکرہ استعارتہ لاخذہ

العبد من حيث لا يشعر واستدراجہ فعلی العاقل ان
يكون في خوف من مكر الله كما المحارب الذي يخاف من
عداوة الحكيم و محققان چنین فرمایند شعر

حبیبی مرا التجنی ولكن کحل ما يفعل المليم مليم

و افعال او معطل بہ علتے نیت یفعل ما یشاء تسمیہ

لاستدراجہ

ما شئت سئل بعض اهل الحقیقت کیف ینسب المکر
الی اللہ فقال لا علت لصنعمہ وانشد -

شعر

ویعجز من سوال الفعل عندي وتفعله فیحسن منک ذاکا
فعلی ذاقہار و مکار یعنی واحد باشد۔ اللہم لا فاعل
غیرک ولا صانع غیرک فاعصمنا عن القہر و المکر
برحمتک یا کریم یا وہاب۔

سرچھل ویکم

خوبروئے دراز موئے لطیف بوئے خوش خوئے شیوہ بازے
 عشق سازے سہمین تنے سرمایہ نشتے غمزہ ز نے ہر روئے عاشق مبتلائے
 بے سرو پائے گمراہے دیوانہ افشاۃ حیرانے بے خانمانے در نظر نظار
 اش حشمکے زواو در تحیر و تحسرا افتاد کہ این چشک چہ معنی داشت مطلوبش
 مین تحسین و زیادت جمال و انظہار کمال بود یا اشارت این نمود کہ
 چشم مین مہین و نظر بروئے مین مکن کہ اغیار را اطلاع شود یا خود این
 اشارہ فرمود جمع خاطر باش مین از ان تو تو لانا ان مین میان ما بیگانگی نیست یا
 خود وعدہ و صلائے در میان بنیاد یا تعزز و تحرم خود نمود یا خود گفت کجا
 تو و کجا این سرو کار ترا با چہ نسبت یا خود گفت خلاف شرط کار مین
 است وز بہار کردن از شفقت و رحمت مین است یا خود بہین اشارت
 پرداخت چنانکہ تو عاشق مینی مین عاشق تو ام یا گفت بگذار ازین خیالے
 ترا کجا این مجال یا خود گفت حالتے کہ میان مین و تو رہنہ روز بود امروز
 فردا جان باشد یا گفت درون چشم مین بجاسے دیدہ مینی یا خود گفت
 کیتی و صیتی کجا و چشم مین در آئی این ہمہ بوالعجبیہاے عشق است وَاللّٰهُ
 عَلَیْمٌ حَلِیْمٌ یا خود گفت است قصہ دارم سرانجام بگویم یا خود گفت
 باش تا خلوتے شود ہر دو ہر دو خود باشم ہیہات ہیہات فَلَا یَا مَن مٰکَرٌ
 اِنَّہٗ اِلَّا التَّوٰہُرُ الْخَاسِرُوْنَ

شعبہ ہاشمی جو انے رادر دار الفاسقین گذرے افتاد و آن مسکین صوفی
 صافی صوفی صغی مقررہ کے متعددے صائے و الیہ حضورے یا نورے و
 حضورے یکے از ان کارکان بخود دعوتش کرد و راندہم تمایکے نمود و اشارتے

حرکتے کرو دلہارا آنجا سکو تے و قرارے تاملے باشد اضطرا بے دروش
 افتاد شوقے سر بر کرد زمام تاملک از دست برفت عنان اختیار از قبضہ
 گست چون بازے از پس حمام افتاد و چوں جہی در پے طعام سقوط کرد
 از کنار و بوس و احساس ماسے کم نشد لباس جیا و پردہ عفت بدورید
 لا حول ولا قوۃ الا باللہ عقد شست خواست منعقد شو و طیانچہ از
 غیب برخاست بر رویش زد و لَقَدْ هَمَمْتُ بِهِ وَهَرَبَهَا شَكَارًا
 شد کولا آن ترا بَرَهَانَ شَرِيبَه مینہا حاضر آمد ندا خاست روانے
 احسن نادان سیتے دست رے نداری پاوری در تو نیست کجا تو کجا
 سروکار ما ہم ازین حماقت و بلامت است کہ از ما دور ماند ہنوز
 فہم اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ و رگوش جان تو فرو نخواندہ اند ہوش ہوس از سر
 تو بدر شدہ است کجا تو کجا جمال احمدیت ترا عمرے در سخن صمدیت بیاید
 گذارنید چہ دانم باین ہمہ بدین فہم رسی یا نہ اندیش کن با تو چہ باختند
 و ما را چہ دانستی و از چہ گمرہ گشتی و اِگْر شَهِدَ شَاہِدٌ مِّنْ اٰہْلِہَا نَبُو
 پارگی پیر من وجود تو بر پارسانی تو گو اہی ندا دے آری وَا اللّٰهُ یَخْتَصُّ
 بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَ لَکِنْ
 لَا تَبْصُرُوْنَ بیان این سہ کرد کہ گفیم و اللہ اعلم

ن
پاروی

سمرچیل و دوم

وقت بہار در بازارے میگشتم عورتے متے در رستہ بازارشت
 برگ مہر وخت شطازے چندے گرد بر گرد او آن عورت سمن برے
 طریقے ترکے تاجکے چابکے شوخے غمزہ بازے عثوہ سانسے عشق نمانے
 یاد پردازے شیوہ ناکے چاکے خندہ او اموات رازندہ کند قہقہہ آواز
 اورا بندہ سازد ہمہ در پس او او باکے پردازد لبانش از قاب
 تو سمن حکایت کند چٹانیش از و ہو ید برک الالبصار نشان نمائید
 رخانش از وجہ قدوسی و سوحی تابشے مینمودند پستانیش از ربوبیت برہ
 نشانے میداوند جنبش از بد رلاہوت رومے رزمے مینمود و آن چند شطرا
 کہ گرد بر گرد آن پرکار بودند ہر یکے از دائرہ انامن اہوی و من اہوی
 آنا باز نمی ماندند و آن برگ فرزش باہرکے رنگ آمیزی کردہ و این
 بجان سپاری پڑورا بوسے خود دعوت کردہ من چون روم کہ من شخصے مرشد
 و داعی الی اللہ ام ساعتے در وقفہ و تاملے میرفت ساعتے با آوازے زمرے
 لطیفے کہ دلہا را آن سو آہنگے درستی باشد این بیت قصیدہ بر خواند مریدان علی
 آنم کہ ہمہ جہاں بفرمان من است سلطان منم و عشق تو سلطان من است
 تو جان منی ہمہ جہاں جان من است تو آن منی ہمہ جہاں آن من است
 ز نام تالک از دست شد عنان و جاہت و دینداری فرو افتاد بند شمع
 از پاکست خواستم ساعتے نمایم و بدولت قربت مستعد شوم ناگہان آن جان
 و آن جانان و آن تحفہ رحمان خلاصہ انس و جان فرمودہ بایست اے مست
 قدم ترا دیکھے و یاوری روش مردان نیست قف علی رسلیک با این ہمہ در
 اثناے سوق شوق بر من غالب شد شوخی قدمے خواستم پیش بہاد خود چیم

نہ آن وکان و ران بازار نہ آن ایستادہ چند شطار و نہ آن نگار پرکار
 من بخودینخبر ایستادہ ہرچہ برداشتہ بودم از دست افتادہ ہرچہ با خود
 راست گرفتہ بودم کثر گشتہ۔ و رویشے بخویشے در و مندے بے نوشتے
 پریشے با من دوچار خورد گفتم یک سخن ازین سہگانہ با تو گویم این ہمہ
 صورت عشق ازل بود کہ ترا بصورت بیگانہ نمودہ این چنین آید رود
 نماید نباید و تا تو باشی بار دیگر مشاہدہ این صورت نکنی زیرا چہ عشق عشوہ
 باز است با بیچ کیے بد و باز بر یک صورت نہ نماید وجودات حادثات
 این جہان را بدین قیاس بر عشق را و رائے و را تصور کن و این اشکال
 و صور را از اعراض او دان اگر محنون از لیلی انچہ یکبار دید ہر بار
 ہمان میند عشقش و امن و وام نگیرد و محنون ہمارہ بسر حجبش نیا و یزد
 تو اینجائز سی این تو ہمتے و تمیلاتیت کہ واصلان حق دانند۔

انتم حقیقت کل موجود بدلا . و سوا حکم فی العالمین توہم

سمرچیل و سوم

محب از محبوب ہوا کے طلبید و محبوب با محب گوید کہ برضائے
 تو خواہم رفت ترا مردمان چنین و چنین ملامت کنند از ایشان باک مدار
 و جواب ایشان چنین و چنین باشد ہرچہ مطلوب و مراد محبوب باشد
 محبوب باوے آن در میان نہد کہ ہمہ عیوب ازوے بدر شود و غ
 طعن از جان بکلی شوید محنون با کاسہ گداسے چند کاسہ خود را فرستائے
 لیلی در کاسہ ہر یکے آتشے کرد کاسہ محنون را شکست محنون شنود و چندو
 رقص کرد و مطلوب او اکمال لذت او بود و تمیز او از مردم دیگر شخصی
 را شنید بر حال محنون شد لیلی را گفت چہ کم آیدت و ترا چہ نقصان
 پذیرد اگر شفقتے بر حال بیچارہ کنی گاہ گاہے ہم از دور بنظرے آسود
 ماند و بجان خود فرار گیرد لیلی گفت ازین طرف شفقتے نیست اما او تاب
 دیدار من ندارد و احرقت سبجات و جہدہ بہین زخمے را نشان دادہ
 اند شخص بر محنون آمد و گفت کار ترا ساختہ کردہ ام تو بصبر با ایست او
 از ورایے حجاب بردزے و برانزے کند ہم دریں حکایت کرد
 از سراچہ لیلی خاست محنون نعرہ زد و از ہوش رفت مرد پر سید
 افتاد گفت دانم لیلی از مقام خود جنبید مرد گفت بیچارہ تو ببلایے
 گرفتاری کہ تاب کرد رفتار او نداری دیدار او چگونه توانی
 دید نظارہ جلال در تاب محب نیست - تحفہ دیگر - جمال و راز
 ولہ عن جلال است باز ماندن طالب از دیدار نہ آئندہ آن شفقتے
 و نجلے بہت اما ربوبیت این تقاضا کردہ و **وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ**
الْمَرْشَقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يَنْزِلُ بِقَدَرِ

مَا يَشَاءُ اِذَا رَجَعْتَ اِلَى الْوَالِدِ
 الْاِفْرَاطِ وَالْتَفْرِيطِ بُوَد بَرُو تَزْوَل كَنَد بِيَار اِن زَا تَجَلِي جَلَال شَد هَم
 دَر اَوَّل وِلَه نِيَت وِنَا بُو د اَز جَا ئے گَشْتَمَن د اَز بِيَارِي مَوَا هِب و
 مَطَالِب مَحْرُوم مَانَدَن د وَا نَكْه گَفْتَه اِن د مَرِي د بَجَا ئے رَسَد كِه اِحتِيَا ج
 بِ پِر نَمَان د آرے۔

بديت

چون رسد عشق را ازین حاله
 سرود شد گفت و گوئے دلانه

سمرچہل و چہارم

قوله عز من قائل فَإِذَا سَوَّيْتَهُ وَنَفَخْتَ فِيهِ مِنْ تَرَوْحِي

اے عدلتہ حتی صاہر معتدلاً قابلاً للنفخ آنحضرت اوجیات است

عین حیاست در مجوفے قابل شکل نافع نفخے کردہ ہر آمینکہ اثر آن عین

حیات دروے در آمد متصف بصفات او شد ہر آمینہ مستحق سجود ملائکہ

گشت وجود را دو معنی است یکے اطلاق بروالی و اقدام کنندو

بر حادث زائل ہم ہم از ان اجل مسمی بر اے او تعین شد عاریت

بود ان الله يا مَرْكُومٌ اَنْ تُوذُوْا اَنْ اَمَانَتِ اِلَى اَهْلِهَا ضُرُورِيْ شَد

وولیت و عاریت قریب الماخذ اند العاریت تعارض ہم گفتہ اند

و موت عبارت جز از باز شدن آن عاریت نیست کہ با او نہادہ اند

لمحد ز ندیق چنین گوید جز عنان فخر عند النفوس فی المنفوس لا بد نیست

گویم ہیہات لابی نیست اما تاثیر ضروری است اورا بیان میگوید ما سرمان

نی گوئیم تعلق و تاثیر میگوید مفید مطلق گفتن معنی ندارد اما تعلق فیض عقل

ورہ دین را مستقیم میرود ہم بیک فیض بیک تاثیر تعلق کل وجودات را بیک

وجود نیست وہ قہر را بالطف و نعل کن و لطف را با قہر یا میسر شد شمس

ففي كل شي له آية تدل على انه واحد

و ہم ازین جا است ایچ چیزے نیست کہ اورا عبودت ساختہ اند

حتى الفروج والذكر والخشي والروث ہر جا کہے است عناصر

اربعہ را پرستد آتش را پرستد ہوا را پرستد سنگ و گل را پرستد

سید الاولیا امام العرفا ہم ازین نشان وہ گوید شعر

واصدق كلمة قالتها العرب الأكل شي ما خلد الله باطل

فیض او این عمل کرد کہ گمان رب الوہیت شد بیت
 نیز فتم بلا شد بونے زلفت خراب اند پئے آن بونے فتم
 عافان ککو داند مجنون عاشق لیلیٰ بنو و اما در چہرہ لیلیٰ روئے جمائے
 دید ہر آئینہ متبلا و عاشق گشت آزا نچہ آن جمائے است کہ با خیال و جمال مجنون
 اتحادے دار د آن بزرگوار عین الاشیار ہم ازین گمان برد این بیت را اوئے

بیت بحق آن خدا سے کان بعالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
 مکن طعنہ مرا از بت پرستی کہ فرقی نے میان بت و بتگر

خدا بر ہم بت شکن و آور بت تراش بیت
 در جام جہان نمائی می بین سرد و جہان دے مکن فاش

دیگر ہم ازین میگویید بیت
 خواہی بوصول کوش خواہی بفرق من فارغ ازین ہر دو مرا عشق تو بس

من روحی و لیل کرد کہ فیض نافع در منفوخ آمد تا تاثیر حیات کرد و اگر بر
 ابتدا و غایت گوئی ائبہ اے آواز عین الحیات شد و انتہائے او باصل مسمی رفت
 بعضی ہم راست آمد کہ بس حیات عین حیوٰۃ و منفوخ آمد اذ اجاء اجلہم
 فلا یستأخرون ساعۃ و لا یستقدمون این حکایت گفت در سوانخ خواہ
 احمد غزالی میگویید او عاشق خود است معشوق خود است عشق خود است صمصام
 خود است الی آخر الکلام بدین بیت تمام میکنند بیت

سیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی و میخانہ ہمو حریف و پیمانہ ہمو

از عیبی شدیدہ صورت طائرے از گل ساختے و نفع کردے او طائر شدہ
 در طیران شدے خداوند سبحانہ ایمان مثال راوردنیا اظہار کردہ فہم من فہم

سرچہل و پنجر

مرض عرض است و آن عرض بعضی را عین عرض است خصوص نخی که
 او حمایت دارد اگر کافر را بجزئی خویشتر گیرد و تخفیف عقوبات شود و اگر با نجا
 و فساق باز و تمیص و تکفیر سیات او کند و اگر با مومنان سلاح اندوزد و تکفیر
 ثوابات او کند و اگر با اولیاء و رسا زد ترقی درجات و قربات کند
 و اگر با انبیاء هم نشینی کند کشفات و تجلیات ایشان را آنہی و اعلیٰ نماید و
 اگر اتصال و اعتناق رسل و الوالعزم پر و از نشان بے خویشی و کمی با
 ایشان در میان نهد گنج بے رنج نیابد آواز آہنگ بر سار بے زون
 خلق قوت کرده دست نذر لطفہ قہرہ قہرہ لطفہ جلالہ جلالہ
 جلالہ جلالہ جمال لطف و قہر مند رج است و تہر جمال و جمال لطف
 مندج نشیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاسہ پر آب کر وہ و
 ہر بار دست بر آب میزد و بر سینہ می مالید و میفرمود الا ان الموت
 سکرات بدان مانند شبلی لب خود بقراض می برید بر سید گفت
 بصورتی نخلی کرده است کہ تاب آن نذارم محمد را از غوث لغوث
 الغوث می برند از لذت اندام جمال با جمال و لطف از تہر حرم و مہر شود
 این نالہ بدین پیالہ می آشامد و این نوالہ در کام او می رسد و میگویند
 ہر چند کہ تلخ است فرود بر او اضطراب میکند کہ از الفا او بہر دور
 میروم افوس۔

نیک فوس کہ ہر دم ہزار بار فوس نیک و رنج کہ ہر دم ہزار بار رنج
 عتاب عیس و توئی منقطع میشود و طعن و کوی شمشنا لا کیتا حکل
 نفیس ہدئھا اندام می پذیرد و تنقبص و تذلیل و کوی شمشنا لبتنا

فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا استفراغ می باید وقتے عشقے باخستہ تابدانی۔

بیت

ہجران خواہم ضما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر
 ز آنخ عشقا ز یہا تمام میشود و گفتم و شنید ہا سر بسر با خر میرسد
 ناسخ منسوخ را ورق می پیچد در دشتکتن و ندان و رخسارہ بدرمان میشود
 معشوقہ ہمہ کار ہا بازی آید و عاشق را بکار میسازد و نمیدانی در سوز
 ہجران چہ فوق است و در بجانے دوری چہ بود قلب است لاجول
 و لا قوت الا با لله ضرورت شد بیت

اے دوست بیا و نقد جانم بتان مستم کن و از ہر دو جہانم بتان
 این مذاہر خوان **اَللّٰهُمَّ اَلْیَوْمَ طِبَّ لِلّٰهِ الْوَاٰحِدِ الْقَهَّارِ**
 من و تو چہ کنیم حاریت داوہ خود را باز ایستید فرستادہ خود را باز بخود
 گردانید اکنون این بیچارہ را چہ چارہ جز این چہ گوید بیت
 خواہی بوصول کوش خواہی لبفراق من فارغم از ہر دو مرا عشق تو بس
 اما یک امید واریست ہر چند کہ تفصیل شود و واغ تفصیلی و نام
 اختلاف باقی ماند بدین امید طالب گوید **اَللّٰهُمَّ زِدْنِي حَرْقًا**
اَللّٰهُمَّ زِدْنِي اَرْقًا۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنِي قَلْقًا اَللّٰهُمَّ زِدْنِي
حَنْقًا۔ اے دیوانہ در افسانہ مانیکو نظر کن انشا اللہ خدا ترا فہمے دہد

بیت

ہر گد اے مرد سلطان کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود
 ہوا لعجب کار لیت بس طرفہ رہی این چو عین آن بود آن کے شود
 ہیہات فہیہات ایہا العرفا ایہا السادات۔

لے اے حنقا بفتحین یعنی خشم و شدت خشم۔ منہی الارب

سومر جمل و ششم

قوله تعالى - سَيَقُولُ الشُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّيْتَهُمْ عَن قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلِ اللّٰهُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ سرانجام بعضی مردم جاہل بہ ارادت. باری و با فعال و مثبت او کو بندہ چہ موجب و چہ سبب برائے چہ و بکدام غرض توجہ بقبلہ کہ داشتند از ان بگردند آن جاہلان نادان را اے محمد تو این جواب گو قُلِ اللّٰهُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ مر خدا یراست مشرق و مغرب بنا بر خدا است مشرق و مغرب ہر کرا خواہ بدین فہم رہے راستے نماید۔

ر
جملہ

مقصود توجہ اوست کلاً و جہلاً تعین جہت امرے لقبولیت ہر جہتیکہ کردند در ان مضائقے نباشد زیرا چہ توجہ الی اللہ مستقیم است اگر در شب مغیم و منظم در زمین صحرا جہت کعبہ معلوم نشود بہر جہتیکہ تخری شود ہاں قبلہ باشد زیرا چہ اصل مقصود بر بنیاد است عارض را بحقیقت عبرتے نیست اگر بضرورت ساقط شود لایبالی بہ حصول اصل الغرض و اگر پس آن بچیزے محقق شود کہ تخری بر غیر جہت بود نماز باز نگر و اند۔

مبدا ان موجبیکہ گفتیم معرفت و توحید اطلاق اجمال تقاضا کرد و تعین تقیید و انحصار روے نمود ہم از بنجا است چہ در صحرا نماز گزارند سترہ و پریش دارند زیرا چہ صحرا دلیل بر اطلاق کرد و مثلاً و تعین جہت دلیل بر تقیید برائے نشان آن راستہ کردند شیخ بر کہ پیر قاضی عین القضاة نماز دیگر را نیست میکرد و در نیست گفت کافر شدم ز نماز بستم اللہ اکبر مگر در ان حالت در فضائے توحید گم بود و در غرقا

دریائے وحدت غوطہ خوردہ برائے اقامت شرع باز آمد و از ان جهان
نشانے داد و کافر شدم ز نار بستم الله اکبر عارف و محراب غلطید
و پا بر سمت قبلہ کردہ از ان حالت پرسیدند گفت از جہتے بختے تفرقه
ندیدم آیت وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَرُوْا اَنْدَم نَدَانْتُمْ بَلَدًا
سمت پا دراز شد آینما تَوَلَّوْا فِثْمَ وَجْهَ اللّٰهِ از حالت اخبار
کرده است بیت

اگر در کعبہ نشینی مجاور کعبہ من باشم و اگر در میکده آنی غلام میفر و شام
اگر صوفی شوی یا را لباس ششم در پوشم اگر زنا بر بندی من آن قیس رہبانم
ذکر پنج رکعتی گویم و آن جز اشارت به شش جهت نباشد پیش خواجه
خویش از واقعه آن عالم بیانے میکردم و در ان حالت خود را متوجه
شیخ دیدم و شیخ را به سمت غیاب پور سمدران وقت پرسیدمش
فِثْمَ وَجْهَ اللّٰهِ - محیط همه جهات شد چه معنی باشد توجه من بوسے
خواجه و توجه خواجه بوسے غیاب پور گفت سوال زیادتی است
اندیشه کن همه جهت را بگرد و باشد فعلی بذا بهر چه رو آرم بدو آورده
باشم کُلُّ شَيْءٍ هَا لَيْكَ اِلَّا وَجْهَهُ حَکَايَتِ هَمِّ اَز اسرار فناکے
کل اشیا کرد و جز اثبات وجه آن شے نشد وجه آن شے همان است
که او بدان قائم و موجود است آن باقی ثابت ازلی و این وہمی و خیالی
وہمی بوسم رفت حق بحقیقت ثابت ماند و صورتے اشکالے را شعبہ گری
کرد چو آن شعودہ^۱ ہم بہ بازی رفت شخص مشغول بر جا و قرار خویش ماند مردم
با تجربہ را معلوم شد کہ این ہمہ نمایش بیش نبوده است کہ آن شخص فرد تنہا
است این ہمہ نمودار میکرد و لکن البرآن تَوَلَّوْا وَجْهَ اللّٰهِ قَبْلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ بیان مارا با شباع با تمام رسانیدہ است وَلَکِنَّ الْبِرَّ مِنْ اَللّٰهِ

^۱ شعودہ "با واد بر وزن شعبدہ است کہ موربے بود باشد۔ بران قاضی - ۱۶۔

ولکن برہین تقوی است و متقی آنست کہ از خیالات و وہمیات و اوست
 و بہ اعتقاد درست بر حقیقت قرار گرفت قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مَشْرِقِ
 رَا بَرِ مَغْرِبِ مَقْدَمِ دَاشْتِ زَبْرَاجِ شَرْقِ وَ جَلَّ بِحَقِيقَتِ اسْتِ وَ اسْتِ تَارِ
 وَ اَعْبَارِ وَ ہَمِّ وَ خِیَالِ مَشْرِقِ مَغْرِبِ اَدَلِ بَرِ اَیْدِ لَعْبِ اَزِ اَنْ فَرْدِ و رُودِ
 مِّنْ قِبَلِ اَنْحَا تَوَلَّیْتِ قَبْلَ شُؤْ مَقْدَمِ بِاَمْحَدِ كَعْتَمِدِ سَيَقُولُ الْمُسْتَفْهَاءُ
 قَدْ نَسَرَّیْ تَقَلَّبَ وَ جَبْهَتِكَ مِی مَنِمِ مَا تَرُودِ وَ اَنْتَ طَارِ تُو كَه اَمْرِ مِّنْ اَللّٰهِ
 اَیْدِ رُو قِبَلِ اِبْرَاهِیْمِ وَ اِسْمَعِیْلِ اَدْرَمِ مَقْدَمِ تَعْلِیْمِ شَدِّ ہَا نِ بَیَانِ اِقْتَادِ
 بَرَا سَی رَضَا سَی تَرَا قِبَلِ كَه مَرْضِی تَسْتِ خَوَا سَمِ كَرِ و مَرْدَمَانِ تَحْقِیْقِ جِنِّیْنَ خَوَا
 كَعْتَمِدِ جَوَابِ اِیْشَانِ تُو جِنِّیْنَ كُو یِ اِلٰہِ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ كَعْتَمِدِ
 اِیْشَانِ اظْہَارِ كَرْدِ وَ جَوَابِ تَعْلِیْمِ شَدِّ۔

سیرل و ہفتم

داؤ و صلوات اللہ علیہم از حضرت تعالیٰ پر سید یارب ہاذا
 اخلقت الخلق اے پروردگار من چہ حکمت بود و چہ ستر بود و چہ مصلحت
 بود کہ خلق را آفریدی جواب شنید کنت کنزاً مخفياً حاجبت ان
 اعرف گنجی نہانی بودہ ام دوست داشتی کہ مرا بشناسند خود را
 گنج خواند یعنی ذات ام با تنوع صفات باختلاف اعتبارات -
 جمال من دارم جلال من دارم قہر از من بر آید لطف از طرف من
 روئے نماید قدرت مرا علم مرا سمع مرا البصر مرا ہمہ بخین نافع ام واقع شود
 شرور از ان و سرور الی باقی صفات لایتناہی حصراً بدین اعتبار گنج
 نام نہاد این ہمہ در من بالقوت بود خواستم از حجرہ قوت بصیرت فعل
 آید بچو خواستن مجھے محبوب خود را بنا بر بنی مصلحت و بنا بر بن حکمت خلق را
 آفریدم انواع ذوات را مخلوق کردم ہر ذاتے منظر صفتے باشد شمس
 آفریدم قمر را آفریدم زمیرہ و مشتری و عطارد و زحل و مریخ و کذک
 الباقیات ہر یکے را منظر صفتے کردم کذک الجبال والاشجار والذات
 کالفرس والبقر والاسد والنملہ والحمیہ والعقرب و علی ہذا القیاس لکل الوجودات
 چندین وجودات پیدا کردہ ام و ہر یکے را منظر صفتے ساختم این ہمہ
 شد آنکس می بایست کہ مظاہر مرا بین العیان بحق الظہور والبیان شناسا
 باشد مجلست را فعا رکبتی واضعا الراس بغض عینی
 متفکراً و متفحصاً ایۃ صورۃ و ایۃ بینت تعرفنی بهذا المظاہر
 وتد رکنتی بتلك المناقد فبقت علی هذا کذا لوف سنۃ
 فلم تخلص لی صورۃ ولم تبرز لی بئذ الا صورۃ الانسان ننبینہ فلما نہ المصاحمت

وَلِهَذِهِ الْحِكْمَةُ خَمَرَتْ طِينَتِ آدَمَ بِبَيْدَتِي أَرْبَعِينَ صَبَاحًا
 فَيَكُونُ خَلِيفَةً فِي أَرْضِي وَخِلَاصَةً فِي سَمَائِي وَيَجِبُ أَنْ تَكُونَ
 تِلْكَ الصُّورَةُ مَجْمُوعَةً لِلظَّاهِرِ كُلِّهَا وَأَجْمَعَةً أَضَافَ
 الوجوداتِ وَأَنْوَاعِ الكائناتِ بِجَمَلَتِهَا لِيُصْرَفَنِي فِي ذَمِّهِ
 وَيُدْرِكَنِي فِي شَخْصِهِ تَأْخُضُ شَيْءًا رَأَى فِي نَفْسِ خُودِ أَحْسَسُ بِكُنُودِ
 ذَاتِ نَشُودٍ جَانِحٍ أَنْ جِيزًا اسْتَأْوَى بِهَا نَشَأُ شَدَّ لَيْسَ الْعَيَانَ
 كَالْبَيَانَ وَلَيْسَ الْفَهْمُ كَالذُّوقَ بِالْأَطْمِينَانَ بِرَأْيِهِ عِلْمُ ابْنِ
 تَقَاضَا كَرُوكِ هَمَّ موجوداتِ وَرَبِّيَّةِ الْإِنْسَانِ مَرْكَبُ بَاشِدِ أَوْ بِأَهَمِّ صِفَاتِ
 خُودِ الْإِنْسَانِ يَأْبَدُ بَاشِدِ وَأَيْنَ هَمَّ مَطَاهِرُ بِالْفِعْلِ دَرُورِ موجودِ بِبَازِ وَبِهَرِكِ
 بِوَقْتِهِ بِفِعْلِهِ وَصِفَتِهِ ظَاهِرُ شُونَ دَلِّ رَاتَّبِعِي كُنُودِ ابْنِ هَمَّ موجوداتِ دَرُورِ مَوْجُودِ
 بِبَازِ وَدَوِّ تَعَالَى بِأَنْ دَلِّ وَبِهَرِكِ أَرْكَسُ بِرُتُو أَوْ فِئْتِي وَنُصْبِي
 سَدِّ جَانِحِ حَلْمَا كُوبِنِدِ الْإِنْسَانِ عَالِمِ صَغِيرِ كَمَا ان الْعَالَمِ الْإِنْسَانِ
 كَبِيرِ وَآخِرِ سَفَرِ كُنُودِ تَقَطُّعِ مُتَجَاوِزَاتِ نَظَارِهِ شُودِ وَبَدَانِ از دُوبَادِ
 اِيْمَانِ بَآيَاتِ أَوْ بُوْدِ مَحْفَقَانِ ابْنِ سَمْنِ رَاجِحِ آرِنْدِ وَكُوبِنِدِ سَفَرِ وَحَضْرِ
 كُنْ وَخَلُوتِ دَرِ الْجَمْنِ جَوِ كَائِنَاتِ دَرِ عَيْنِ وَجُودِ أَوْ بَاشِدِ وَرُخُودِ سَفَرِ كُنُودِ
 هَمَّ مَشَاهِدِ شُودِ وَأَيْنَ كِهْ كُوبِنِدِ ان فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمِ لِمُضْغَةٍ
 إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ بِهَا
 سَائِرُ الْجَسَدِ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ عِبَارَتُ هَمَّ ازِينِ اسْتِ الطَّبَارِ
 كُوبِنِدِ الْقَلْبِ سِرِّ لَيْسَ الْأَعْضَاءُ وَمَلِكُ الْبَدَنِ هَمَّ ازِينِ عُنَابِتِ
 اسْتِ أَجْمَاعِ بُونَانِيَانِ اسْتِ مِعْرَاجِ لِقَالِبِ نَيْتِ مِعْرَاجِ لِقَلْبِ لَيْنِي
 دَلِّ نَفْكَرِ وَبِ نَظَرِ صَائِبِ دَانْتِ حَقِيقَتِ سَمَوَاتِ وَمَا وَسَرَاءِهَا
 وَحَقِيقَتِ تَخُومِ الْأَرْضِ وَمَا فِيهَا وَتَحْتِهَا مِعْرَاجِ عِبَارَتِ جَزَائِنِ
 نَيْتِ بَايْثَانِ كَارِ سِنْدَارِ يَمِ اِيْثَانِ وَانْتِ وَمُقْتَدَانِ اِيْثَانِ أَمَا

سخن در خلاصگی و لطافت فہم دل میرو و آن اباسہ و شیاطین نیز بلطافت
این مضع قابل اند و سخن اقرب اکید من حبیل الویر ید و رید
رگ گردن است و این متصل بل است اقرب از و رید یعنی بدل۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم از بیان سابق و از کلام
و اتق و از تحقیق فائق این محقق شد کہ اگر فلذ اخلقت الخلق انسان بود
دارند شاید سے فلذ اخلقت الانسان و ازین انسان انسان کامل
مراد باشد زیرا چہ الانسان مطلق است و المطلق ینصرف الی
الکامل و الخلق ہم مطلق است از وہم ہمین انسان کامل مراد باشد
و ازینجا تحقیق شود اکمل الکمل و افضل المرسل محمد سید الکل
خاتم الانبیاء صل الله علیه و اله و سلم بالمہتد و ارسل

والاسد

ازین عبارت محقق شود فلذ اخلقت محمد اخاتم المرسل برائے ختم
را بر تو تاملے گویم کہ ہست کہ اونکے و اند کے عرصہ بہتے دار و قدرے
حلاوتے دروسے کو و کان آنرا بیچند و سرسید اور انجا بند فرو و بر بند
سبب اندک شیرینی کہ دروسے ہست اور ترتیب کردندا مرتبہ نیشکر سید
اصل تمثیل و رین است معلوم است کہ نیشکر تخمے نزار و شیرہ نیشکر کشیدند جو
جوشانیدند شکر کردندا اور اصناف ترکر ذند شکرزی کردندا اور اچشانیدند نبات کردندا
و نبات را مراتب است تو اخصاس کن از نباتے تا بہ نباتے چہام
پنجم مرتبہ کار بجائے کشد کہ از ان مزید تر نباشد آن مثال محمد و ان
جملہ مخلوقات را بختند آدم و جملہ انبیاء ساختند و ایشان ہمہ را بختند خلاص
ایشان راستند محمد را ساختند حدیث خلقت انا و علی من نور و احد
قبل ان یخلق الله آدم ربیاد بعة الاف سنة فتم نزل فی
شیء واحد حتی افرقنا فی صلب عبد المطلب دلیل برین
کرد کما لے کہ در آدم بود و محمد است کذلک کمال نوح و موسیٰ
کہ کہ یعنی کما۔

ن بے

کلیم اللہ و خلیل اللہ و روح اللہ در محمد یہ نقد موجود بود و خلقت عالم و آدم
 جز بر اے محمد نشا اناسید و لدا دم ہمبرین حکایت کرد لو کلاک
 لما خلقت الا فلاک ہمین اشارت بود و اللہ لو کان موسیٰ
 حیاً لما وسعه الا اتباعی اتباع ناقص بکامل لا بدی آمد الماسحی
 لللیل والادیان ہمبرین بیان ارتباط یافت مظهر حلقہ وجودات
 علی ہذا محمد باشد گوید این محمد کتبت و با محمد صحبت و در محمد کدام کس است
 من اطاعنی فقد اطاع اللہ بیانی ظاہرے کردہ است و من
 یطع الرسول فقد اطاع اللہ اشارتے صریحے کردہ است۔

ابن ہبہ کہ گفتیم بیان مستکلم محجول بود کنون ہنخواستہم بیان مستکلم معروض
 کنیم ان اعرف خلق را آفریدم تا خود را شناسم علیسم بود خواست چنین
 شود۔ قبل وجود الاشیا بہ اشیا علیسم بود خیر گشت بہ اشیا بعد وجود الاشیا
 خود را خود نتواند دید آئینہ باید ساخت تا عکس تو در ان آئینہ پدید
 آید و تو شخص خود را مشاہدہ کن جہاں خود و نظارہ شود۔ بلیت

یار بستان داو من از جان سکندر کو آئینہ ساخت کہ دروے نگری تو
 لیلی جہاں خود را در آئینہ نظارہ کرد گفت اے محبون دیوانہ
 اکنون نظارہ کن او در ہمہ باشد با ہمہ باشد ہمہ از و باشد دید و باشند

او خود را خود می بیند و بخود باز و بغیر نپردازد۔ فاجبت ان اعرف
 حال کلام چہ آمد اصل خلقت را اس حکمت ہمین محبت و معرفت آمد نشیدہ
 گر عشق نبودے فلک نگر دیدے و گر عشق نبودے دریا نشوریدے و گر
 عشق نبودے باران نباریدے و گر عشق نبودے سبزہ نہ روئیدے و گر
 عشق نبودے حیوان ترائیدے و گر عشق نبودے انسان لعہد بلاغت
 ز سیدے و گر عشق نبودے خدا را کہے نہ پرستیدے و گر عشق نبودے جہاں
 اللہ کہے نہ بدے من نمیدانم ازین گفتار من تو چہ نہم میکنی و لا بیت

است و نبوت است ولایت تمام گفتم ولایت نبوت را هم همچنین باشد چنانچه
ضمصام مرنیام را ولایت را نبوت پوشیده است و نبوت را ولایت
آشکارا کرده است از ولایت به نبوت رسید و از نبوت ولایت را
احاطت کنند.

محمد حسینی بس کن چند خود نمای و چند شیرین سخنی و چرب زبانی
کنی اقطع لسانک و قصر بیانک -

سمر چهل و هشتم

قوله تعالى وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ
 هَذِهِ الشَّجَرَةَ يَا اِثَارَتِ بَحْسِ بِاشْدَا اِشَارَه شجر معین چنین
 گویند سطرے باز گونہ خواندند عکس مستوی کردند اسے اِقْرَبَا هَذِهِ
 الشَّجَرَةَ بِالْبَلْسِ چنانچہ این تلبیس رفت گفت اُسْجِدُوا اُكْت
 وَلَا قَسْدًا، نظام و باطن جمع شود بیچارہ بلبیس درین تلبیس شیطان
 گشت با آدم و حوا عکس مستوی رفتہ بود و با این مکین عکس نقیض شد
 اگر سجدہ کند گویند دعوی دوستی میکردی چگونه دیگرے سرفرو دادند
 و اگر نکند قفسائے طعن بر دے زند کہ امر مرا بجا نیاوردی این را
 گفتند ابی و استکبر اورا گفتند وَعَصَى اِمْرًا رَبَّهُ فغوى اگر و حَرَمْنَا
 عَلَيْهِ الْمَرَاحِجَ برستی رفتے موسی دار مرجع بہ اقم بودے کے تَقَرَّرَ
 عَيْنُهَا در ست گشت فرعون از فرعون بدر بود ورنہ ہامان در میان
 نیفتادے او میگوید لَعَلِّي اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى و این میگوید -
 لَعَلِّي اَطَّلِعُ اِلَى اِلٰهِمُوسَى مَلَكُوتِ جِبْرُوتِ لاهوت را بیک
 میان بر بندى غایت مافی الباب گوئی -
 مصراع

زین سوہمہ عجز آمدوزان سوہمہ ناز

ناز بے نیاز باشد چون ہر دو سر طلقہ را یکجا کنی لایندسی این
 طرفا ہا شود پس عابد و شن مستحق جہنم از چہ شود و آن بت شکن از بت
 تراش چرا با و من آید فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ و اگر این بودے کارخانہ
 ہمہ بیکار بودے اختلاف آمد شد و ورون بیرون ہجوم سکون و آرام
 و قرار ثبات یافتے ما اختلف الملوان و تعاقب العصر ان و

قرآن شریف کی
 آیت اذ اجعل علی النار
 ہدی ہے

تکرر ساجلیدان ازین غوغا فارغ گشتی تهر بر که لطف بر که ...
 فضل بر که عدل بر که میرزے تہہ بستہ و فضل آن بر سر کرده سبدے پر گل
 بدست گرفته و با کم چسانیدہ و بدست گرد آورده و بہ تحدیق عینین و تحریک
 شفتین تنبول و ردہن کردہ و دو و دو چشم کشیدہ خندہ کنان انگشتے بہ بینی نہاؤ
 کم گردانیدہ سرین پچیدہ با من میگوید پیشین و رین رگنڈر من نفسے بطیب
 عیش گذرانیم و استم اوندارد مطلوب مگر فضیحتی من و رواج کار خود و رواج
 اور اتاج و دواج در میر و افصاح من بہ افصاح و اشباع گفتیم لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ من بدردتہ رار گرفته ام و بنم دل سپردہ آسنا و صدقنا
 قیامت نقد من است و رضوان و حور و چنان ہمہ در خبیثہ وجود دارم
 ہم با آن ساختہ ام با غیر نیرداختہ ام آن ہمہ بازی این بود کہ بہ آدم
 و حوا باختند و ذراری صلب و بطن بدین مصلحت پیدا کردند و رہنہ چہ باشد
 آدم با ابلیس بجای آمدہ گوی تو امان زادہ اند بیت۔
 دل در تنگ پونشد نکوشد کہ نشد ، جز بر تو فرو نشد نخوشد کہ نشد
 گفتی کہ بر نجم از نکوشد کارت دیدی کہ نکونشد نکوشد کہ نشد

سرخیل و ہضم

یک روز چنین اتفاق افتاد ابے طول و عرض او ما شاء اللہ تاجہ قدر
 باشد اما عفتش از کمر زیادہ نیست جمع میروند یکے در ان میان من نیز
 ہستم یک دختر سے سائے پانزدہے اونیز میان آب میروند تحفہ این است
 ماہمہ تاکر گاہ بر ہنہ ایم دخترک را جالے است کہ اگر از عکس پر تو او خلقت
 حورا باشد حورا جز دعوی خدای نمنہ رنگ رخسار و قد و بالائے اور از
 امر و شاب و از احسن صوئے تے رنرے میفرماید میان من و او یکت
 فرنگے باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچہ شہے را برو سے عروسی با حرام
 پرند در آن آب بقیاس یک فرنگ مرا باو سے اتصال و او نہ شخصے
 از غیب الغیب شاہد شد جامہ بر ما انداخت چنانکہ کسے مر کسے را
 پوشد و ران حالت خود را ہمیدان جمال و ہمیدان حسن و ہمیدان
 لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد من عاشق او ہم در آن
 میان از من و از ان دختر بہتر عیسی سر بر کرد و فریاد بر آورد ^{اللہ} انا ابن
 میان ماہر و دعوی افتاد من میگویم عیسی پسر من است او میگوید پسر
 من عیسی فریاد میکند و میجہد و از ماہر و تبریزی بنمایند میگوید نہ
 از ان تو ام نہ از ان او من از ان خود ام و خود بخود ام و آن
 دخترک بعد از انکہ میگوید عیسی از آن من است من خود را عین او کی
 یاجم و آن آب سر بسر کہ با تو گفتم بودم ہجہ منم و اللہ عالمی حکیم

سہرچاہم

صوفی کنارہ دریا نشسته از خدائے تعالیٰ التماس طول عمر میکرد
 جوانی از دریا بیرون آمد یک لقمہ کرد غوطہ خورد صد سال در میان
 آب دریا داشت بعد از صد سال در کنارہ آمد قیے کرد از شکم بیرون
 انداخت آن جوان صوفی را گفت مبارکت باد آنچه از خدا طلبیدی
 یافتی گفت این نخواسته بودم کہ در ظلمات و شورشان باشم و از معاش
 دنیا نصیبہ نگیرم گفت اے مرد نادان از تجربہ میگویم صد سال در تاریکی
 و تنگی و شوری بسر بردی یک ساعتی کہ بخت دنیا رو سے آوردی بمقابلہ
 این آن محنت نبود۔

سہریچاہ و لیل

خداوند سبحانہ و تعالیٰ با داؤد علیہ السلام گفت یا داؤد کذب
 من ادعی محبتی فاذا اجنہ اللیل ینام عنی لیس کل حبیب یحب
 خلوة حبیبہ اے داؤد دروغ گفت کسی کہ دعوی دوستی من
 میکند و چون شب شود بیدار نہ آنکہ ہر دوستی کہ ہست خواهد با دوست
 خود نفسی خلوت باشد از آنچہ عاشق مہجور باشد مضطرب در خلق در
 حق و ارق بود خواب را از سکون و قرار و آرام گیرند و این
 خلاف حال عاشق متبلا باشد مگر آنکہ معشوق را در بر یا بد او نیز چنان
 لذت و فوق مشغول باشد کہ گرد خواب نگرود و حال او این بود کہ خوا
 گرد او نیگرود و این ریبہ را اشتغال لذت و ہوائے خویش است کہ پرتا
 خواب ندارد۔

اقام خواب شبتہ انذ النوم لله النوم فی الله النوم
 بالله النوم مع الله النوم علی الله النوم عن الله۔
 النوم لله طالبی را باشد کہ اوقات خود را تقسیم کند قدرے
 بخسپتا بوقتے دیگر بغیر محنت بغیر مزاحمت بکار بار مشغول تو اند شد۔
 النوم فی الله اورا گویند کہ باختیار خود بخسپد نوم را استقبال
 نکتہ و بہ نیت انتباہ نفیض نکند تا آنکہ خواب اورا باید بہر وضعیکہ
 بغلطاند بغلطد۔

و دیگر النوم بالله اورا گویند چشم می بندد و استقبال خواب
 میکند و خواب را آرزو میبرد و خیال محبوب را در سینه درست یدار
 تا خواہش میر باید مگر در خواب خیال جمال محبوب مشاہدہ افستہ شنیدہ است

رویت اللہ فی المنام جائزہ این تدبیرات در عین اضطراب و قلق است جنونے را خواب چہ گذرا یا محتمل۔

ن چوئی

النوم علی اللہ اگر علی اللہ را یعنی مع میگوی خواب آید و آرامیدہ است و بادے سکون و قرار گرفته است علم یقین و عین یقین و حق یقین نقد در گہ بستہ و آسودگی و خنکی خنبتہ وجود اورا بالمال ساختہ است مرد مسافر در منزل مقصد رسیدہ است نعلین طلب از پا بیرون کشیدہ است عصای طلب در گوشہ تکیہ کردہ است خرق وجود را با نشانندہ است و بگوشہ آویختہ است ماندگی و کوفتگی سالہا از برش فرو افتادہ است و پے کیکہ چندین و دیدہ است و پونیدہ است با خود در کنار آمدہ است و بدین صفت عمرے برآمدہ است این بیت مناسب حال او شدہ۔

با کثر

بلیت

من مستی عشقم ہوشیار نخواہم شد
و بدان ماند کہ مصطفیٰ بامر تفضیلت و کائنات انسان اکثر
شئی جہد لاینبی اللہ خواہد بہمہ احوال عبودیت در مجرای خویش رود در
سب العرفا از حق تحقیقت نشان میدہد خذہ صورتیکہ مصطفیٰ او مرتضیٰ را
درین کشید و بر و قلب و آرام دل در بنیہ ایشان چکاند جز بر عایت
ظاہر و استعانت شرع بازگشت نباشد۔

اما النوم عن اللہ من اسبح اقسامہ واقبح الذواعم این
مقام قومی است کہ ایشانرا اولیٰ علیہ کالانعام بل هم اضل
خوانند اللہم کسے ہم باشد کہ وہم وجود را و خیال انیت را بظن خویش
از دل بدر بردہ بود پامے راحت و فراغت بر بستر یافت مزاد خود دراز
کردہ باشد و دست از تصرفات و ہیئات و خیالات موجدانی کوتاہ کردہ
بصیرت دل او از تنام عینای و لایناہ قلبی اشارتے فرماید این

چنین کسیرا گوئی نامر عن اللہ شاید از و غافل نیست اما چنان بدو متفرق است
از بود و نابود او چنانستے کہ فانیغ است نمکے را در آب انداختہ اند
تمام گداختہ و آب گشتہ جز آنکہ شوری با او مانده است اگر گوید نمک
کہ این آب فارغم برنج صواب سخن نموده باشد

سالی از شبلی پرسید ائی الصبر اشد شبلی فرمود الصبر لله
سائل گفت لا باز شبلی گفت اصبر فی اللہ باز سائل نفی کرد باز گفت
البر علی اللہ سائل باز همان نفی را عادت کرد فغضب الشبلی و قال
ویحاک فایس فقال السائل اصبر عن اللہ فرغ عن الشبلی و کاد ان
یتلف روحہ۔ صبر عن اللہ بزرگے معنی فرمودہ است بریکے

تجلی و کشف جمال شود و او خود را بشرط محبکہ عزت معشوق در دلش قرار
گرفته است خواہ چشم بصیرت را از وی بردوزد و خود را مستحق و لایق
نداند گوید مرا بین و بصیرت مرا بین و نظارہ مرا بین و جمال آنحضرت را
اندیشہ کن چه لائق و استحقاق باشد خجلاً و ذوباناً عین بصیرت را تعظیم کند
خود را بہ ستم از ان و پیدار باز دارد و چشم و کیتیم و کد ام کسم این حدیث
با خود گوید این الماء و سرب الہامی باب و این الماء الطین من
حدیث سرب العالمین۔ نیکو سخنی است برسد و سادات اما چون انقلح
بصیرت شود سدا امکان نماز تجلیات را اختیارات نہ او تجلی میکند و

این را قابل سد بصیرت نہ شبلی بدان کلام بزرگوار در فہم این طائفہ
دشوار باشد اما کسی قسمتی کہ در صبر عن اللہ گفتیم حرف آن کلام ہمہ ان
نظا و رین مراد شود اهدنا الصبر اط المسد قیمر ہر شرط شہود خود
استقامت باید۔ دیگر صبر عن اللہ تجلی بر صورت مکروہے شود و
او بطرف خویش دعوت کند مثلاً در خمرے یا در شاہ بازی و این مرد
تبع سنی رعایت اتباع و حفظ سنت شرع را بر پاسے دارد آن طرف

تجلیات بہ اختیار و تجلی کند

اقدائے نحمد خود را از ان باز دارد و ایم افندان سخت ترین صبر است
والله اعلم۔

سمر نچاہ و دود م

مترشدے رشیدے طلبے سدیدے جو انے بیباکے چالاکے خدمت
ابو تراب بخشی بود ابو تراب از راه اشتقاق و الطاف فرمودے بدین
استعدادیکہ توئی باید کہ در نظر بایزید باشی فلها کثر کلامه یومًا
من الا یا مر قال الشاب چه خواهم دید بایزید را این جانشسته خدا
بایزید را می بینم ابو تراب گفت یکبار کہ بایزید را بینی بہہ از آنکہ مفتاد
بار خداے را بینی جو ان بر سطح شطیح برآمد بہ استعجاب و استنکار گفت
کیف یکون ابو تراب فرمود ہرچہ بینی اندازہ خوبی و ہرچہ در بایزید
بینی اندازہ بایزید باشد طالب را اشتقاق غالب شد ابو تراب
خدمت بایزید برد بایزید در وثاق نبود بر لب آبلے شدہ بود استقبال
کردند برہ گذرایتاوند بایزید چرمے فرود و چرمے بردوش بستہ
آب برکت نہادہ می آمد پیش شدند جو ان را در نظر او داشت یک
نظریچہ بایزید طرف او کرد جو ان مسکین خرمیتًا بایزید بوقت خوش
گذشت ابو تراب با اصحاب و غسل و نماز و وردن و کفن او مشغول
شد خدمت بایزید آمد عرض پیوست ایہا الشیخ قتلته بنظرہ
دیدنی و کشتی بایزید فرمود او مستعد بود من بوقت بودہ ام ہمہ بیک بار
شراب لفظ سر جوشے و پر جوشے در کام اور نختم بچارہ تاب نیاورد۔
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

درین حکایت چند اشکال باشد چہ معنی دار و کہ گوید اینجاشستہ خدا کے
بایزید رومی بنیم و چہ معنی دار و کہ ابو تراب گوید کہ یکبار بینی بایزید را
بہ از آنکہ ہفتاد بار خدا سے را بینی و چہ صورت دارد این معنی ہرچہ در
خود بینی بر اندازہ خود بینی و ہرچہ در بایزید بینی بر اندازہ او بینی و کدام فہم رو و کہ او مستعد قابل بود من بوقت
خود بودہ ام ہم بیکبار شراب پر ریختم او طاقت آن نہ داشت ۔
فردا آتنا و صدقنا در مقام رضوان جمال رب رحمن بنند
بینندگان در مکان باشند و مرئی بلا مکان ہرچہ با خود بینی اندازہ خود بینی
و در بایزید اندازہ او ہرکے را فردا آتنا و صدقنا رویت با اندازہ
او باشد کسے ہچوہ بنید و کسے ہچو ستارہ و مثال زہرہ و مشتری و دیگر تارگا
خورد و خورد و کسے مثال برقع و کسے ہچو شررے از نارے فعلی ہذا کسے
دیدار او مثال شررے از نارے باشد فجاءة و بفتة شمس انورے
براں تابے و تابشے کہ اوست بتابد نہ آنکہ یکبار دیدن او یہ از ہفتاد
بار دیگرے باشد ہلاکت اورا ہمہرین قضیہ ربط بدہ بایزید دے دارد
کہ در آئینہ اش او تعالی باہمہ صفاتش تجلی کردہ صفاتش دانستہ جمال
و جلال لطف و قہر این دیدار در تجلی کہ باشد مگر کسے کہ پختہ این راہ بود
و اندک اندک باران باروزمین را مستعد کند آنکہ نباتے از دور و پید
مستمر افتد اما اگر بارانے پر زورے چنانچہ ابام نوح شد نہ آنکہ جہازا
فرو بلازند ۔ بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفت خود را بمثال ذر
در شعل آفتاب گم گشتہ یافت بہ نیابت او بزبان خود سخنے راند
گفت سبحانی ما اعظم شانی تو لہ سبحانی دلیل کرد باد جود بایزید
اشارتے شافی بوجود خود کرد و بر بود او نشانے داو و اگر از طیفور پڑ
حضور بر آن صفت بر آمدہ باشد جز سبحان اللہ و الحمد للہ نگوید
قدوسیان جملہ را ہمہرین قباس بر و کلمات دیگران را ہمہرین وزن

نہ گفتار جز از ذکر و از نیت کردار و بیدار گفتار ہمہ را بر تختہ نفعی فی نفعی و طسقی
 و رس فی رس و آیت لمن الملک الیومہ اللہ الواحد القہار
 بر خوان کلام او از لے ابدی است سکوت بروے روانیت ازلی گفت
 لمن الملک الیومہ اللہ الواحد القہار ازل و ابدیکے رشتہ
 تصور کن کہ ہر دو سر آن رشتہ ہم در پیچیدہ باشی یک حلقہ بود دوم
 را ہمہ برین التیام نہد این دم شستہ ام و املایکنم من و املای من
 درین حلقہ گم اند و او بہ نیت ازل و ابد میخواند لمن الملک الیومہ
 اللہ الواحد القہار۔

سرینچاہ و سوم

قیل فی الخبر علماء امتی کانیا بنی اسرائیل پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود علماء راست من ہجو پیغامبران بنی اسرائیل اند یعنی چنانچہ ایشان را نصیحت و وعظے بود علماء امت من ہجون ایشان اند ایشان ہم نصیحت و وعظے دارند ہم از سبب این بود کفار و مشرکان ایشان را کشتند و بردار کردند و پرکالہ و پرکالہ کردند رسول اللہ گفت انا نبی السیف و الکتاب تیغ و کتاب جز چند پیغامبر را پیش نبود داؤد و سلیمان و موسیٰ و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بباید دانست تحقیق ازین علماء باللہ مراد اند علماء باللہ کیا گویند علماء باللہ چند معنی باشد یکے آنکہ معنی آیتے ارادۃ کلمہ و حرفے و حکایتے و خبرے از آئیندہ و گذشتہ از خداوند سبحانہ تعالیٰ بغیر واسطہ بشنود خداے تعالیٰ با ایشان گوید بغیر واسطہ ازین کلام ازین آیت و حروف مراد من این است و از گذشتہ و آئیندہ چنین بود و شود۔ و یا آنکہ او تعالیٰ تجلی کند تشکل و تشکل منیدہ از ان تشکل و تشکل فہم معنی کند فہمیکہ ہرگز در ان خطا نباشد مثلاً تشکلے بصفت غضب و قہر کرد و تجلی را از ان معلوم شود کہ او سبحانہ بر من یا برد بجز سے غضب کرد نیست و صورت قہر

نمود نیست و دیگر فرشتہ کہ غیر جبریل است بیاید و از خداوند تعالیٰ حکمے و خبرے و معنی رساند و ما کان لبشر ان ینکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یوسل ما سؤلًا و علماء باللہ یعنی علم بذات و صفات او باشد این با صلہ باشد علیہ بہ ای علیہ و آنکہ تشکل معنی فہم کند یا فرشتہ سخن برساند این فہم کلام و را سے حجاب است و آنکہ بغیر واسطہ

ز علم بہ علمہ

سخن بانبندہ گوید آن سخن را بندہ از دل خود بشنود و آن چنان بود کہ دل از خدا
 شنیدہ باشد بدان رہے کہ دل را باویت و یا آنکہ گوش ظاہر سخنے بشنود
 از غیب و آن قایل خداوند سبحان بودہ باشد و این علم کہ بذات و صفات
 او شود ذات او تجلی کند بصفا تے کہ باویت تجلی را بدان اطلاع شود علم
 باللہ این را نامند یا آنکہ در دل الہام شود چنانکہ مردم را در وہاں سوسہ
 بہت ہم بچنان دل و سوسہ کند آن و سوسہ بر اہل تحقیق الہام باشد
 علماء امتی کا نبیاء یعنی اسرائیل یعنی انجہ انبیاء بنی اسرائیل
 را بمعجزہ بود علماء امت مراد اولیاء پس روان مرا بکرامت باشد کرامت
 خارق عادت ستمہ است اگر بردست نبی ظاہر شود معجزہ نامند و اگر بردست
 دلی باشد کرامت خوانند لیکن نبی را وقت تحدی اظہار معجزہ فرض باشد و دلی
 را وقت ادعا کرامت واجب بود انبیاء بنی اسرائیل احیاء امانت کردہ
 اند علماء امت محمد راصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز یحیی و عیسیٰ باشند بدین معنی گویند۔
 یحیی بالعلم و عیسیٰ عن الجہل و احیاء امانت صورے نیز باشد چنانچہ
 عیسیٰ را بود حکایت ازین کردن حمیت دین و غیرت شریعت اجازت منیدہ
 خواجہ من فرمود بدبختی بر نیک بختان خصم شد بر باد شاہ آن وقت افترا
 ساوی ایشان کرد و ضابطہ آن زمانہ حکم بجلا کرد ایشان گفتند ما را تفرق
 میکنی یک التماس داریم بجا آر ما جہاگانہ ہر ولایتے رویم ما را سماعے شنو آن
 پس آن و داعی باشد صوفیان اولیاء خدا در رقص بودند پسر بادشاہ
 بہ نظارہ اکثر اندام خود از غرقہ کشیدہ میدید پاہ از عقب برآمد قطرہ قطرہ
 شد صوفیان بجا میمانند و در میان آورند و گرد بر گرد او محصور یکدیگر
 رقص زدند پسر بادشاہ حیاً و شیطاً برخاست این احیاء بصورت و معنی باشد
 بانہ اگر ازین جنس حکایت بگویم مجلدات شود ہنوز بانہا رسیدہ باشد۔
 یارے پیش خواجہ من ایستادہ بود خبر بد و رسانیدند کہ دختر آں یار برد

خواجہ فرمود در خانہ روحیہ نباشد کہ ویرا خدا کے تعالیٰ جان نود و ہد
 و در خانہ آمد و ختر را با حیات و صحت یافت علماء امتی کا انبیاء
 بنی اسرائیل و ما من بنی الا ولہ نظیر فی امتی ہم بر بن بیائے
 کہ گفتیم موبد باشد۔ در میان اولیائے خداے عزوجل ہجو عیسیٰ باشد ہجو موسیٰ
 باشد ایچے را جامہ بر و انداختند و مردم نوحہ میکردند و رویشے درآمد
 گفت این را چرا جامہ انداختہ اند کہ این زندہ است دست گرفتہ
 ایستادہ کرد ملک الموت را گفت تو باز گرد و اجل او پیشتر است۔
 و آنکہ حدیثے و بجز نقل کنند کہ علماء امتی افضل من انبیاء
 بنی اسرائیل بدو معنی باشد ایچے حکم تبیعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
 وسلم محمد را ہمانی کردند بگر و ہیکہ در تبع او بودند ہرچہ محمد را نصیب شد
 متابعان نیز از ان برخوردارند۔ محمد علیہ السلام بخصائص مخصوص است کہ جز و برا
 نباشد پس آن متابعان نیز افضل از ان انبیا باشند بدین معنی و آنکہ موسیٰ
 گوید اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِثْلِ مَا
 جَعَلْتَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمُوْا مَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ صَدْرِيْ الْاَوْصِيَّةَ
 ابی بکر و ہمہدین اشارت است۔ و آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 با دادے گذارد ہمہ را گفت روے من بنیید ہمہ دیدند مگر علی رضی اللہ عنہ
 روز دیگر علی ہمین گفت ہمہ روے او دیدند جز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بصریحہ ہمین معنی دارد۔ و اعتبار دیگر ازین انبیا بنیان نبی اسرائیل را
 باشد کہ از حہت رسل انبائے میکردند بر ایشان وحی و رسالت نبود
 مومنان مخلص بودند از حہت انبیا چیزے انبائے میکردند ہر کہ اولیائے
 امت محمد را اقرار کرد و ایمان آورد او ہمہ انبیا ایمان آورد و العکس
 علی عکس نہا والسلام

سمریچاہ وچہارم

وقتے از کنبایت در شہر گجرات میرفتم آن سال اندکے اساک باران
 بود از سبب کم آبی و بے گیاهی مویشی بسیار تقط میشد و یدم بزیر درختے
 مردارے افتادہ است ز اغان و مردار خواران بدان افتادہ میکنند
 و منجور و ند زانغے بر شانغے نشنہ نیگفت اللهم واسع المغفرت
 وسعت علینا رزقا بفضلک یا رحیم یا وھاب یا کریم یا
 یا قوآب عظیم شکوے شفقن این کلمہ در نفس من آمد بعجب و تعجب ماندم
 کہ اہل و پسر را مصیبت زدہ ایشان را جز استرجاع و تصبرہ و روعے
 نمازہ و زانغان را از فراخی نعمت شکر و محبت زیادت شد با خود گفتم
 یک غنی را بپرانند مہمانے چند فقیرے تازہ شود حصار کہ حضرة گورش میکنند
 گر شگی کوزش کردہ تا بر زمین خسیانیدہ نیم دانگے مزدوریش داوہ پرکار
 نانے خرید خورد چشمش کشود و حمد و ثنائے خداے عزوجل بجا آورد۔
 قہر لطفہ لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ مراد
 محققان از بن گفتار نجرید توحید و تفرید و وحدت باشد ایشان گویند کونہ
 وجودہ وجود بر ماہیت زیادہ نیست و اگر بدین اعتبار گویم ہمان قہر
 در باب یکے شد اہل و ولد ادا قارب و عشار او مصیبت زدہ شد
 و ہماں قہر سبب نازگی و بگرے بدین اعتبار قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ
 شود جلالہ جمالہ جمالہ جلالہ جمال اول و بلہ جلال و جلال
 باعتبار جمال و ہماں تابش آفتاب میوہ را پختہ کند و دیگر را گندہ سازد
 موسی گفت رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرَ اِلَيْكَ نہ چنین بود جاء موسی بلا موسی
 ولما ریکن شیء بموسى من موسى اگر چنین بودے موسی ادنی
 ملہ یعنی شنیدن ش

سمرنجاہ و پنجم

منصوری کے از ابدال است و او از میان ایشان آزاد است یعنی تکلیفاتی کہ بر ایشان است از وے برگرفته اند عمر او و اللہ اعلم تا چہ قدر باشد او گوید حسین علی رضی اللہ عنہا را اتابچی کردہ ام حسین را زادند و در کنار من داوند روزے چنین میگفت عارفی در خارہ می آید می نشاند و متانہ برون شود در خانہ عورات است آن کارہ در آید بدان کار مباشر شود و بیچ از معرفت و تجلیات و کثوفات او نقصانے نہ پذیرد او مردے آتش مزاج بر وے او گفتار چون و چرا میرنہ شنوندہ را جز سکو با او چارہ نہ -

این سخن را محلی است محلی بدیدے اعتدالے صحیحے یکے چنین بین است کہ از قبیل و ما قتلوا و ما صلبوا و لکن شبہ لہم باشد یکے میان ایشان در بنجانہ شیند کہ شاید و ساقی و حرف و مطرب با وے باشد می میان چند نفر بود او آشامد و کارہے کہ در ان مجلس باشد کند و در حقیقت امر نہ او دنے نہ حرف نہ چیزے دیگر نمودارے پیش نبود یکے ازین طائفہ با بستہ ہزار و ہزار مرد اور اور حلقہ کردہ ہائے ہریکے اور بصورتے دیگر بیند و ہریکے اور اپہ نشانے وہیائے دیگر گوید ابن جنین کے مرچہ کند اعتقاد را شاید -

محلی دیگر مے را عمل سازد و عورت آن کارہ را از عالم غیب بصورت او متمثل آرد چنانچہ
 مے عمل گردد و بستش مکیدہ مسجد شود

این نیز واقع است از خواجہ من مولانا فخر الملت والدین بجنوری

حکایت میگفت سوگندان غلاما و شادا و مولانا شہاب الدین کنٹوری را
 سوگندان میداد اگر من نوع دیگر میگویم گواہی بدهی شبے مولانا محمود یعنی
 خواجہ من نقدے بدست داد و گفت برو از خار خانہ شرابے پرکن بیوچہ
 بیار آوردم مرا فرمودند قدحے پرکن مرا بدہ سپس آن گفت یکے تو بخور
 سوگندان غلاما شادا و گفت شہدے بو و خالص و خوشبو کہ در میچ
 شک و عود و عنبر و گلاب نیافت۔

و اگر فرض کنیم جنین بود کہ مے را بعینہ خوردہ است و این کار را
 بر عورات بیگانہ بفعولہ و حسہ کردہ است و عرفان و تجلی اش کم نہ گذشت است
 چنانچہ گویند و گفت اند معصیت در مقام ولایت دلیل بر مراجعت
 کند و در مقام محبت دلیل بر منقعت کند و در مقام معرفت دلیل بر کمال
 کند۔ محمد حسینی بن حقیقت بعلم یقین و فہم دزین میگوید کہ دوزخی اند انا سخی
 اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نرفتہ اند ہر چند نفس ایشان
 تقاضا کردہ است از گفتار و کردار کم بخودہ اند ایشان را در دوزخ
 اند از مذا با ایشان گویند آسے ہر چہ کردم من کردم ہر چہ کنم من کنم
 اینک منم و کشف و ظہور تجلی ام چنانچہ در دنیا بودم مرا بہ ایند بہ بیند
 شناسید بسوزید۔

اے عزیز این سخن بر تو مشکل شود امروز عارفان را سرد روی
 میباشد شکم روی میباشد وجعے دیگر و عرفان و تجلی ہمہ باقی بہ این ہمہ در دوا
 عارف پے در و میوز و و با و جاع گرفتار شد اینے و صیغہ میکند آہے و گرتگی
 دارد البتہ میخواہد رنج نصبت مبدل گردد و کذا لک فردا آسنا و صدقنا۔ روح
 ابو علی سنیا بردند فرمان شد از رہ محمد آمدہ است یا خود میخواہد بنا پیوند
 گفت خود بخود آمدہ است فرمان شد کہ بعد بعثت محمد بہ ما را ہ نیست جزوہ
 محمد باز گردانید و درھاویہ کنال و غلاب بہ بدارید و عرفان او باقی است

بہیہ چند ماہہ برائے مستی را کہ سیر گشتم ازین زیر کی و شاری
 نہ ہمری تو مرارہ خویش گیر و بر ترا سعادت بار مرا نگوں ساری
 اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اِنَّا اَكْبَلُ سَاجِدًا وَاَقَانِمًا يَحْدُرُ الْاٰخِرَةَ
 وَيَرْجُو رَحْمَةً رَّبِّهِ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا
 يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ؕ اَمَّنْ هُوَ
 قَانِتٌ اِشَارَتِ خَلْوَتِ خَانَةِ اَيْتِ كِهْ جَزْ مَحْبُوبِ وَاكْتِبَائِشِ نَيْتِ
 مَسَاجِدًا وَاَقَانِمًا وَاَقَانِمًا وَاَقَانِمًا وَاَقَانِمًا وَاَقَانِمًا
 كِنَايَتِي اِزْ حَالَتِي اِسْتِ كِهْ عَارِفَانِ كَارِ شَانَشُدُوْ وَاَصْلَانِ يَارُو اِنْتِ
 يَحْدُرُ الْاٰخِرَةَ چو ہریکے تہرس است کہ نباید آخر کار ازین خلوت
 خانہ بروز و برابر از شویم و از بر بہ در ایتم۔ وَيَرْجُو رَحْمَةً رَّبِّهِ و ہریکے
 امید دارد کہ ابن حالت بر صفت استدام ہمیرین باشد و ہمیرین بود
 از بنجانا نہ کند۔

بلیت

زود عشقت راست می بزم و تے ترکم از آنکہ کعبتیں چشم غلطانی مرا بازی دهد
 قل۔ بگوائے محمد کہ واقف اسرار ہے و عارف حالت خلوتی و توی کہ
 پیشوائے مقربان منی و رہنمائے توحید و وحدتی ہرگز برابر نشوند انا آنکہ
 بر اسرارے و راز اورا واقف اند نہ آن مردم کہ در اسفل السفلین
 گرفتار اند۔

ابن عبارات و ابن مناجات و ازین خرابات کسے بند نچروگر
 خداوند اینکہ از سکر لہجو آمدہ اند و در عین حالت صحو بالذات سکر اند شنبہہ کان
 رسوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایم الحزن و البکاء آہ چگونہ در
 بکا و نال نباشد ہر چند محبوبش۔ و در بر است اما در خلوت معالمتے است کہ
 در خلوت نیت الیس کل حبیب یرید ان یخلو بحبیہ رنرے ازین است
 و آنکہ گویند خلوت خلوت یکے باشد ولیکن فضلے است نامحو و چنانکہ اہل کرا

راکرامت فضا است نامحمد اگر سهم الغیب افتد آن فضلی است محمود و اگر
بعضی افتد نامحمود چند در چند است بیچاره ابوسعید در شمار برگ و رختان
مانده است

آرے آرے محمد حسینی ہرچہ گفتی برسد او و مسند بود اما محب اگر رشک
محبوب و در دوری بیند آن دور بودن بہہ از حضور باشد۔ خدا پرستی کار دیگر
است و رضا جوئی کار دیگر۔ ہاں وہاں افتد انبیا را بر پلہ اولیا سخنی ایشان
خویش را بر ضائکے او و رواہ اند ایشان گویند۔

بیت

اسرید وصالہ و برید ہجری فاتر کما اسرید لما برید

بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی است مراد خویش و گراز تو من نخواہم خواست
اتفاق اہل عشق است در خوشتر از در مان است و سوز بہتر از سوز
و ریحان است گفتار ایشان است

بیت

ہجران خواہم ضما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر
ہاں وہاں محقق شد کہ درجہ انبیا نہ بدان لبتدی است کہ باصرہ بصیرت
اولیا ہر چند تیز تر بیند احساس بتواند کرد و آنکہ گوید رَبِّ اجْعَلْنِي مَقَامَ
الصَّلَاةِ وَدَيْكِرِي كَوَيْدِي تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ
این ہم حکایت از جمع الجمع و جمع نسبت بہ جمع جمع شرک حلی است و آنکہ عبت
آرند یغبط الا نبیاء آرے ہمارہ اہل در در این صورت کالحب
علی المقلی۔ و ایشان ہمیدین آسودہ اند دانستہ سمندر در آتش کہہ
ابراہیم چہ میبازد دانستہ ماہی در قعر دریا باکہ میبازد اللہم اھمنا
سرا شلہا۔

سہ ماہیہ و ہشتم

شبے با ماہ رو سے ہلال ابرو سے جبہ خورشید کے گلے لالہ
 رخسار سے مہ افروز سے خفتہ بودم قدش بلند ہچو سرو سے جہدش دراز ہچو
 سیاہ مار سے کمرش باریک ہچو میاں سے سریش ہچو سنگ کو ہے باشکوہ ہے
 دستو ہے یار سے وفا دار سے مشوقہ ہچو جو سے با بوسہ و کنار سے ہمہ
 شب بسر شد وقت آمدن صورت وصال و اتصال مقننہ حجاب از صورت
 بیگانگی بر گیرو۔ الحیار من الایمان را سرنگین سازد یکے در یکے کیے
 گرد و وجد جمال خود تمام پیوند و نجات و بختہ آن خروس سحرے گردش
 بریدہ بہ آواز سے ہرچہ سچ تر و محل تر بر آور و آن موذن صباحی بہ
 آواز سے بے ساز سے بجزام و برص گرفتار شدہ ندا سے حی علی
 الفلاح در وادوی ظاہر گشت بیگانگی آشکارا شد تفرقہ در میان
 افتاد اقامت شریعت کہ بعثت علی السجہ السملۃ البیضاء بیدار
 کرد بر قیام داشت چہ ہم ازین در و نالید شیخ برکہ پیر عین القنات و
 نماز دیگرے بصدق نیت برائے تحریمہ داستان برداشت و بحق گفت
 کافر شہم ز نار لستم اللہ اکبر ہمانچہ اورا وقت عصر ہمان روز مارا
 وقت فجر پیش آمد باولے غمگین و نفسے حزین بزیاارت شیخ مشی قدمے شد
 جمعے از کنیزانے سب سے آب بر گرفتہ دو چار خوردند یکے از میان ایشان
 ہمان شبانہ نمود ہمان افسانہ بر خواند طرفت من گو شہ حشم نگرید خدنی زد کہ
 احیای موقی و حشر اجساد بدان باشد و این سخن گفت بہندوی ترجمہ
 اش نیست آنچہ اورا بخیاں واقعہ در بر کشیدی بان وہان نظارہ شو کہ
 آشکارا بروز روشن ترا غمزہ زد و از ناز و کرشمہ اشارتے فرمود تا

این جان مبتلا و این دل پرورد بر بلا و این نفس پر اندوه و عنانکو تر
احساس کند از خود بخود نمود و بود تمامی برابر بود جمع کنیزان نیز با خود میگفتند
که این نامش دلبری است میان مانا گہاں بروزے برازے کرد ما گفتش
تو از ان کستی و از کجای این سخن بسیار باو گفتم او ساکت بود پس آن
گفت قصہ کو یہ کنید کہ من از آن سید محمد گویو در از ام اکنون نمیدانم
او از میان ما چہ شد او کہ بود و چہ بود دیو بود پری بود حورا بود۔
اللہ اعلم تا چہ بلا بود جان من فریاد بر آورد نہ کہ ہلاکے جان میکن محمد
حسینی مبتلا بود آہ آہ۔

بیت

ہزار محنت و در دو بلا و نامش عشق ہزار رنجش و جور و جفا و نامش یار
می نالد می زار و۔ اللہم اے ہمارا شدا و اے رزق اتباع
نبی و حبیبک بفضلك یا کریم یا وہاب یا رحیم یا
تواب۔ والسلام۔

ہم سواد الوجہ گویند پس فقیر جمع مناقب و مناصب بود۔ کاد
 الفقراں یکون کفر کفر استرا گویند زراع را کافر خوانند لاندہ یستر
 الحب کار فقر بجائے کشد و فقیر محلے رسد کہ ستر اور اضروری است
 ولا یقطع تقطیعاً و یقتل تقتیلہ ابو ہریرہ میگوید حفظت من رسول
 اللہ صلی اللہ وسلم و عاتین من العلم دعاء فقد ثبتہ و وعاء
 لو ثبتہ لقطع منی هذا البلعوم و بلعوم حلقوم را گویند کاد الفقر
 ان یکون کفر الدخول فی الکفر الحقیقی و الخروج عن الاسلام
 المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخص الثلاثہ۔ این
 کفرے است کہ مومنان محققان دانند و ایشان را درین محل مدخلے بودہ باشد
 کاد الفقراں یکون کفر ازان کفر این دو بیت حکایت کند۔ بیت
 تاملہ و منارہ ویران نشود احوال قلندری بسامان نشود
 تا ایمان کفر کفر ایمان نشود یک بندہ حق بحق مسلمان نشود
 کاد الفقراں یکون کفر اسی پار عزیز و اسے رفیق شفیق و اسے دوست
 محرم میان عاشق و معشوق و محب و محبوب حالتے باشد کہ معشوق محبوب
 جویاں وصال بود محب و عاشق ناز و کرشمہ کند و غنچ و لال نماید و اعراض
 و اغماض فرماید۔ اکنون اسے برا در من و اسے صدیق ہمقدم من چہ گوئی
 این اعراض و اغماض کفر باشد یا نہ۔ ہجران خواہیم اسے احمق نہ آنجہ
 ارادت ہجران کفرے غلیظے است و خواستے ناہوارے اما عاشقان دانند
 ازین حالت ایشان خبر دہند و ایشان شناسند این رباعی سنائی از رہ
 خود را فی میگوید

بیت

بر کنگرہ عرش چہ خورشید چہ ماہ رخسارہ عاشقان چہ روشن چہ سیاہ
 دروین قلندری چہ ایمان چہ کفر نہ در راہ یگانگی چہ طاعت چہ گناہ
 و انہ اللہ کفرے محضے است اما محققانرا ذوقے کامل و راحتے وافر

با خطے است و فرید عطار ہم بوسے ازین تنہے کردہ و در شام او قرار
گرفتہ آنخہ میگوید

بیت

کفر کافرا و دین و نیندارا ذرہ دروت دل عطارا
اذ اتم الفقر فهو الله این ترکیب بدان نسبت دارد کہ تو گوئی
اذ اتم البحر فهو مملکۃ یعنی چون دریا عبرہ کردی بسا حل رسیدی و ریکہ
آمدی چو داد فقر بحال دادی و بہ انتہا را رسیدی پس بدان خبر رسیدی
و دیگر فقر عبارت از لاشیء و لا سبب بود و خداوند سبحانہ بہ
شیء متعلق و بہ سبب متوجہ نہ حاصل کلام این باشد الفقر هذا موصوف
باوصاف الله

و دیگر مارا دو سخن است فنا و بقا اذ اتم الفقر ای کمال
الفقر بحقیقتہ فهو البقاء بنفسہ و ذاتہ الفناء و البقاء حاثان قبل
کما فنی بقی و کما بقی فنی پس چون فنا بحال شد بقا بہ صحت آمد مجلسی
بود خواجہ من در بیان این سخن اذ اتم الفقر فهو الله بودہ است
دران مجلس سالار معین و نصیر علوی و زین صوفی و محمود بقایا و رجب
الماس حاضر بودند و بندہ خواجہ محمد حسینی ہم در تبع ایشان نشستہ خواجہ
من بر آمدہ سخن میگفت فهو الله اینجا گفت استغنی عن الله کار بجای
کشید اگر خواہد آسمان را بر زمین زند و زمین را بصفقت تبدل الارض
غیر الارض سازد قیامت در وقت اقامت کند استغنی عن الله
فقیرہ این سخن را کفر نویس آرے گفتار محققان و عارفان دیگر است
و دانش حال فقیہان دیگر ایشان را ازین چہ خبر کہ فقیر عینہ بعینہ شدہ
است فقیرہ در مقام بر مثال کلب نتیجہ باشد اذ اتم الفقر فهو الله
این سخن را ازین بیت شرعے میدہد

بیت

لہ یعنی گنگ بانگ کنندہ ش۔

کارے بارے ہر نفسے ہیاتے نو دارے عجب تجھے است تخم انسان بدان
اند بر زینے بکارے سبب و انار بار و ہر وزینے دیگر و ہا توره و ز تو نیا براید
يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَ نَفْضِلُهُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ طَيِّبٌ
تخم ہزار نوع بر آمد بار و دیگر مزہ و دیگر بہین انسان مومن باشد کافر پو و گدا
باشد سلطان باشد کناس باشد میدانی چه میگویم کیس نی اللہ اسرین غیر اللہ
آفتاب را اگر ذرہ ذرہ کنی ہر ذرہ دعوی خورشیدی کند شنیدی فرعون
لعین بد بخت چه گفت اَنَا سَرُّكُمْ اَلَا عَلِيٌّ اے بد بخت دو بہین مگو اَنَا
سَرُّكُمْ اَلَا عَلِيٌّ اَلَا عَلِيٌّ اَلَا عَلِيٌّ موز نے بر منارہ بر آگفت
اللہ اکبر اللہ اکبر حسین منصور گفت کذبت یا ملعون -
درین مقال بسیار سخن تجاوز از مقدار و مقرر خود کرده است اما ترا میگویم
زینہار ہزار زینہار این سخنان را بدیشان بسپار اگر نیک بختی در لیل و نہار
از خداے تعالی میخواہ ترا خداوند تعالی مگر ازین حدیث ہمے بخشد

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود
بواجب کاریت بس طرفہ این جو عین آن بود آن کے شود

سمر ششم

قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لِلْمَلِكِ لِمَّةً
 وللشيطان لِمَّةً صوفيان چار خطر گنبد خطرہ رحمان خطرہ ملک خطرہ شیطان خطرہ نفس
 چو خطرہ رحمان نزدیک ایشان جز بخیر نباشد و کذلک خطرہ الملک پس مرد ووران
 بیک نام گفت و لِلْمَلِكِ لِمَّةٌ شَيْطَانِ اضلال کند و نفس پس روا بن ہم همان کار است بدین
 الحاق کرد پس حقیقت خطرہ همان دو باشد چنانکہ پنیام فرمود و دیگر میان کہ خطرہ عمومی و خصوصی
 است کہ اتصالی و مساعی تقاضا کند و خطرہ عام تر ازین - خطرہ ہمین و سوا
 است کلمہ ای تنحاطر فی النفس فهو خطرہ و ما خطرہ چہارم گویم خطرہ
 الرحمن ابتلاء منه تَكُونُ خَيْرًا وَ شَرًّا وَ خطرہ الملک عبادت و طاعت
 و خطرہ الشیطان اضلال و ابعاد و خطرہ النفس طلب حظ و لذت
 خطرہ الرحمن ابتلاء من الله سبحانه و تعالی بندہ را طالب و متبلا و
 عاشق خویش گرداند و خطرہ الملک عبادت و طاعت باشد کہ موصل بحق شود
 و موجب طلب باشد و خطرہ شیطان گفتم اضلال است ہرگز نخواہد کہ کسی بدو
 تعالی رہ بر و بسیار تدبیرها است اورا کہ بندہ را از طلب خدا باز دارد
 تزویج لذتے کند طلب ہوائے شریک کند بسیار ہوا است عدآن در انحصار
 نیاید لطیف ترین خطرات و آخر ہا این است کہ گوید این رہ رہے خوف
 است بسیار ان این جاقدم نہادہ اند و از پا در افتادہ اند و بسرنبرہ
 بہ الحاد و زندقہ گرفتار گشتہ رو حدیث و قفقہ رہے ہوارے کارے
 بر جادہ مردم را بدان نجاتے و تمثیت روزگار اسلم الطرق و احفظ الامور
 است و این طریق است کہ استاد و یار و مادر و پدر و ورین معین و بدین
 داعی و ہمہ درین گفتار و دیگر تو کہ وجہ و کیستی و چستی ترا با این خطرہ چکار

وچ نسبت - ابن العبد المہین المخلوق من الماء والطين و ابن حدیث
رب العالمین -

بیت

زہے طعن جاوید خورشید را کہ گویند معشوق نیلو فراست

باز گرد کہ بسیار آن درین باد بہ سفر کردہ اند و ہلاک گشتہ اند تا آنکہ
پیر و استاد و معلم فرمانید با بابائے خداے را سخنے میگویم رہے بگجیر کہ از سر و
دازدین بر نیفتی طالب بیچارہ التبتہ از ترودے و تاملے خالی نباشد ہمہ را
در رہے و کارے می بیند و خود را از ایشان ممتاز

بیت

را ہز تا نندہ دل زند راہ بہ نزویکی منزل زند

اول ازین گفتار و سخنان بے ہنجار خود را باز آورہ ثانی حال بشائی

ببارنے و تلاوتے یکجے و کارے مشغول شد و لراہم بدان گرفتار می بیند
و ہم بزنجیر آن خطرہ اسیر می باید بروز بد خویش مے گرید و آہے سر دے
پر سبہ گریے مینزد بہ نالہ و این با و از حنین این بیت را با خود میگردد
و دیدگانش چو ابر بہاری باران دُر ر بار بار اند و میگوید

بیت

دل را ز عشق چند ملامت کنم کہ بیج این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود
اے عزیز این بیت خانہ ذوق است ہر دو مصرع او کشادہ سرے

نمودہ اند کہ گے این رباعی ہم د شگیر او میباشد رباعی

از درد وصال چون دواے تو نمم بگانہ مشک آشنائے تو نمم

گر بر سرے کوے عشق باکشہ تروی شکرانہ بہ کہ خون بہائے تو نمم

انجاد لے و دلربائے بسیار اگر مشدے د شگیرے کند پائے دردے

در حق او نماید اورا قدمے ثابت و طلبے را سخ شود آنچنان گردد کہ التبتہ

بگفت آشنایان و نامان ورہ زنان بپاے پس نیاید -

ویک مزاحمتے دیگر است و مردم معقول با او گویند محدث را با

قدیم چہ نسبت برائے محبت را جنسیت می باید و با او چہ جنسیت پس ہم

گفتار این طایفہ ظنون و خیالات باشد مرد عاقل کارش نعت غافل نباشد
و آنرا کہ جہتے نبود تو از کدام جہت آنرا دریا بی خیالے را مجال نہ و عیون در
ظنون نہ مرشد تعلیمش کند مرغ طالب پرندہ است و رائے شش جہت
پر و در فضائے عشق تعین جہتے وجود ندارد و گفته اند بیت
عقل گویدش جہت حدیث بیرون راہ نیست عشق گوید بہت راہے رفتہ ام من بارہا

شعرا

العقل يقول لا يخاطر

والعشق يقول لا يبالي

العقل عقيلة الرجال

والعشق محلل العقال

بے شد گنفتہ اند فمنہم ظالم لِنَفْسِہِ طالب ظالم نفس خویش است
العارف اعالم و عادل و الطالب ظالم و جاہل - خاطر
نفسانی جز این نمی خواہد خطونظ فانی و لذایذ شہوانی ہمارہ مخلوط و تسلذ و باشد
او کے خواہد کہ اور روزگار کے پیش آید کہ اوزین ہمہ و اما نہ محرومی و
مفلوکے گرد و اوزد اترہ دبع و ذسر گر یزان است در حلقہ طمس فی
طس و رمس فی رس چگونہ سرد رآر و کہ بند بخانہ روزگار اوست از جستن
و از بند اورستن و شوار باشد این شکلے شکلے است تا آنکہ اہل ارشاد چنین فرمود
خلاص از نفس جز بہ التجالی اللہ ساعتہ فاعثہ نباشد۔

و التميز بين الخطرات عسير - تميز و کس را باشد تمیز مر حاکم ریائی
را و لا تميز یا جاہل جو آنے را یا غریق معارف حقانی را چنانچہ قاضی عین القضا
از پیرویش شیخ بر کہ حکایت کرد کہ او گنفتہ است سالہا میان لمات و خطرات
تفرقہ کردہ ام امروز بچند گاہ است کہ کارم بجمع آمدہ است بلکن جمع الجمع تفرقہ
رخت خود را بر سبتہ و طبل رحیل زدہ۔

محمد حسنی عمر کے بقال و قبل بود اکنون نظارہ میان آن جاہل آمدہ کہ
تفرقہ و جمع را تجلی گم کردہ اند لیس عند اللہ صباح و لا مساء تاریکی بردنی

تخاطر
تباہی

پیدا شده است و تحقیق سخنی است حقیق کلامی است این را عارفان دانند
 و نم شده گمان شناسند۔ شبلی گوید التصوف شرک و کذ الک المراقبه
 و المحاضرة و المسامرة این هم از منقول است التوحید شرک فلیتصوا
 وجود غیر الواحد فلیتوحد عن اشراک باللہ باشد و این گمان نرؤ
 ترافرقه کردن حاجت نیست آری آری حاجت نیست مرد فانی
 و مطوس را۔

دیگر طالب بحق طلب قرار گرفته است شیطان را با و مدخلی نماز
 است نفس هوا کے نمی بیند جز طاعت و عبادت از و چیزے دیگر نمی آید
 ابتلا من اللہ برد غالب شده است او نیز ازین تمیز فارغ و بی غم باشد
 ازین جا گوید۔

بیت

زمین و آسمان ہر دو شریعت اند قلندر را درین ہر دو مکان نیست
 نظر و دید ہا ناقص فتاد است و گرنہ یار من از کس نہان نیست
 اطفاء المصباح فقد طلع الصباح۔

سمر شست ویکم

مقنوعہ از روئے عروسے بر میگیرم دسترنہانی آشکارا می نمایم بجز
 کہ فحول روزگار را بخونابه دست نداده است ہر گز برین ظفر یافتہ است البتہ پر وہ
 عبارت را در میان فرومشتہ و از منتہای کار او خبر نداده کارے بہنہانی
 گذشتہ است من ذاق عرف و من لم یذق لم یعرف ہان و ہان
 بگوش دل و جان بسر فہم و بدرقہ علم نیکوتر بشنو و بہتر بدان عالم تمثل
 بعبید الغور است و قعیر الفقر است بیشتر روندگان و اکثر ساکنان کہ
 خود را از اضلال شمرده اند منزلة الاقدام است و لتعلم فلتعلم ثم
 اعلم تمثل بہ صورتے و ہیبتے کہ شود ہرچہ از تمثل بہ متوقع باشد از و
 آید و او آن کند ازین سخن زیادت گفتن اجازت نمی یا بجم اگر ترا فہمی
 کشودہ است در غور این دریا غواصی کن بہ اندازہ قدر خود جہا ہر و
 زواہر را بیرون کش کہ من اشارتے بعبارتے کردہ ام کہ قریب الفہم
 وسہل الاتقیاد است ہان و ہان فافہم و اغتئم۔

سہر شست و دوم

قوله عز من قائل لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَلَا تَدْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ط ترجمہ کلام دو استعمال دارد مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ یعنی شامرد و نفر بیک و در دنیا بید ہریکے در ورے دیگر در آید یعقوب علیہ السلام پسران را فرمودہ ہر دہ در یک و در دنیا بید ہریکے در ورے دیگر در آید خوفا لا صابت العین زیرا چہ پسران یعقوب علیہ السلام ہریکے جامے دھینے داشتند ہریکے را قدے وبالائے ممتاز بودنیسگان سارہ اندالبتہ از سارہ حصن و جامے گرفتند یوسف از سارہ جامے بکلی یافتہ بود گفتہ اندکان یوسف اشبہ بسارہ و سارہ کانت اشبہ بحوا و دیگر فرمود لا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ برائے رعایت مصلحت را زیرا چہ در شہر بیگانہ می آیند و مردمان با قد بالا و با جمال اند شاید خداوند شہر را غیرتے ورشکے آید و دیگر ہریکے در ورے آید بختل با یوسف ملاقات شود فَتَكْسَبُوا مِنْ يَدَيْ يَوْسُفَ وَ آخِيهِ دليل برین کند۔

ظاہر تفسیر این بود کہ گفتیم اما در اشارت چند سخن گفتہ شود و با اللہ التوفیق طالب را باید و برو تبعیت واجب آید تا آنجا کہ ابواب برہت البتہ قدے نہد و در آید و ورے بگوید نماز بگذارد و روزہ وارد و نماز و ادعیہ بخواند تا آنجا کہ حقوق است بجا آرد و حقوق والدین و استاد و عیادت مریض کند و با اخوان و اقربان بہ تواضع و تخاشع باشد و ہریکے را از خود بہتر و بیشتر داند و رشتہ و پرخواست و بہرہ رفتن صدر نہ طلبد و پیش شدہ نزد البتہ دلجوئی ہریکے کند و از ہریکے برائے وصول مقصود خود استمدادے نماید و اگر چہ گربہ و گمشدہ و تواند گرنہ را طعام دہد و برہنہ را جامہ دہد

را آب و ہدیہ و ہجرتی را ضائع نگذارد و بہر بابے سر میزند تا از کلام در
فتح البابی باشد و کذ لک زیارت مشائخ اچھا و اموات اگر پیش زندہ
است از ظاہر و باطن او استمداد طلبید و همچنین بقیع متبرکہ چنانچہ مکہ و مدینہ و
بیت المقدس آنکہ این در ہا کوفت و در ہر دورے آمدہ امر جو کہ خداوند
سبحانہ و تعالیٰ نظر رحمت بر وسے کند کسیرا پر وسے گمارد از مرشدان طریقت او
را رہ نماید کہ بغرض اصلی و مقصد کلی رسد و این طریق جز بند کرد و مراقبہ نسبت
افکار و مراقبات بیارند اما میان ایشان ذکر سے و مراقبہ است کہ اقرب
الطرق الی اللہ باشد و تعلم و تعلیم نیز یکے از ابواب بت و طرق حسانت است
و من الاشارات شخص متجلی و عارف را واجب باشد از ہر را
و از ہر دورے اورا تجلی بحسب آن باشد و مناسب آن نماید این حلقہ ابواب
سز کہ گفتیم مرد عارف متجلی در ہر دورے و ہر رہے و ہر کار سے در آید و بہر
رہے و ہر کار سے اورا تجلی و کشفے باشد نمازی گذارد و در نماز الصلوٰۃ
معراج المؤمنین نقد وقت او باشد بحسب آن تجلی و کشفے حاصل روزگار
او باشد روزہ میدارد الصوم علی و انا اجزی بہ جمع آورده و غضبہ
خوش می بیند للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عند لقاء
النجباء قرین وقت او باشد تلاوت میکند لقد تجلی اللہ فی کلامہ فی کل
حرف و کلمۃ آشکارا مشاہدہ می کند و طے حروف و رد ذیل دستار خویش بقند
و تیغے بستہ می باید و الباقیات الصالحات التجلیات و الکشفات اگر
ہر یکے را می نویسم سمر بطوال مفصل میکند۔

مارا چہار مقام است ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت در ہر یکے
در آید و بر سر او مطلع شود و بحسب آن صورتے را مشاہدہ کند لا تدخُلوا
من باب و احد و اذ خلو من ابواب تنفرتہ در مناجات شود نظار
الطاف و اشفاق کند در خرابات آید مطابقہ صور و اشکال و پریشانی

حالت آن کار اور ایمان و حیران میدارد بان و بان مثالے از دیشنو
 تجلی جمال مرد صالح و منقطع و منزوی کہ ہمہ روز در مناجات است این را
 مناجاتے گویند بدین ماند کہ صورت صالحی مشاہدہ شود سجادہ بردوش سجہ
 بردست طاقبہ چہار ترکی بر سر و نورے و صفاسے در محرابے روے او کہ
 ہمان سنجلی داند و ہمان عاریف شناسد و نصیح و پند کے گوید و بہ ثبات قدمی
 و استقامت کار اشارتے فرماید یا عورتے باشد پارسائے محدودہ مستورہ
 در تعق عزت محتجب و محجب اشار و صلاح مستشرق کارش نیست جز سجودے
 و بیج گرد اور و فی و مصلحتستنی فجاۃ بغتہ نقابہ حیا از روے بردارز
 مرد تجلی را در نظارہ اش جز آہ آہ آہ نباشد در این چنین محلے شاید این
 مسکین گرفتار بدین گرفتار گمراہید

بلیت

ریخت سر آن باشد کہ منصب زیبائی یک لحظہ بدلداری با ما بمیان آئی
 نے نے نشو و حاصل پیوند تو ام زیرا تو شہرہ بستوری من فاش بر سوانی
 و آن مرد خرابائی جو قدمے بخرابات نہد تخلص را چہ مثال گویند
 جوانے باشد سر و قدمے بود شمع رخسارے باشد چشمکے زند کہ کاینات
 کو بن رافرو و بالا نہد غمزہ زند جگر با دوز و تیز آن غمزہ را جز دل و سینہ
 پر نباشد حدش کند صید و لہا بود و بنا لہ بعدش بر سر سریش رسیدہ
 گوئی مارے از کوہے سر کشیدہ سینہ کشادہ از حبت الماوی نشان میدہد مگر
 از ربط ابدال بار یک تر و تنگ تر تاملش چہا نے را گرد خود آوردہ ورقص
 او چہا نے رافرو و بالا زوہ کسیم سابقیت از زر خالص روشن تر و زیبا
 تر و فعلین در پا دار و جز منزلہ اقدام انبیا و اولیسا نباشد چہ گمانے بہش
 گرفتہ کہ سرہاے سران و سروران گو سے پیسازد یا خود عورتے ہو و شیوہ
 ناکے بیباکے لبانش جز از قاب تو بین نشان نہد نہد خندہ اش جز موجب
 حشر اجساد نباشد و حشر اجساد را در ذیل آن نہد و ندانش جز از عین

اللہ صوعے دیگر نہ نماید جز از عین الیقین حکایت نخبہ ابو گوید چشم شنود تا یلی
 کند ملکوت و جبروت لاہوت و در عرصہ ناسوت ظہور دهد و ہر کیے ہا دیگرے
 بہم زند و بنازے و بکشند بر آید کہ عارفان روزگار را رسیدگان کار را از
 انبیاء اولیا از منجاری کار بے منجاریے وقت فراودد و دوپستانش کیے
 از قبۃ النور اشارت کند و کیے از فلک البروج خبر دهد اگر این خرابانی
 در می نظارہ کند گوید

بیت

در سبکہ ساقی شو جو یاسے عراقی شو مے در کش و باقی شو کورا ہمہ او دیم

بیت

یک لفظ صفای می نگہ کن بن عکس جلال رو سے پارے
 بر لوح وجودیت نقشے جز نسخہ صورتے نگارے

تر اینجا آیت مناسبے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَاَدْخُلُوا

مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ط فَتَحَسُّوا مِنْ يَوْسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَأْتُوا
 مِنْ مَرْوَجِ اللَّهِ ط إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ مَرْوَجِ اللَّهِ إِلَّا الْكُفْرُونَ

مرد پختہ کہ خام سوخته نباشد و از ہر درے و از ہر رے نشانی یافتہ نظارہ
 کردہ آن بود کہ او قرین محمد علیہ السلام بود و ہمیشہ او باشد و ایس بعین را
 در بانی فرماید و گاہ گاہے شغل قیادت بد و از زانی کند و تاج لعنت بر
 سر او بندد و دوزخ زخارف این جهانی و آن جهانی در بر او کشد

بیت

ہاں وہاں اکنون این بیت را در وقت خود سازد درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بختانی

۱۰۰ جمرے است پیش ہسا . ش

سمر شست و سوم

اے اہل دل اے نظر باز محمد حسینی گویو دراز بحق خداے خالق ناز و بی نیاز
 یقول الحق الحق وصدق الصدق بحق الحق کہ نظر بر امارد ملاح و بر خدو رخسار
 خالی از شہوت خفیہ نباشد بسیارے ورین دریا غواصی کروم و بہ اسمان نظر بحق
 دیدن دیدم کہ جز شہوت خفیہ نیست امین الدین عاشق ترسا بچہ شود چہ غرض
 کہ اور اور نخاج آرد از پے این زنار پوشد از دین بگرد و و بدین مثال
 بسیار مقال است نہ بدین حجت و نہ بدین استدلال اثبات کروم قال علیہ
 السلام ایا کم و المرءان فان فیہم لون کلون اللہ وراشان
 فریبے است کہ آن فریب نبت بہ خدائی دارو یعنی صفتی است اگر خدا خواهد کیرا
 شرے متلا کند آن صفت در ایشان است و کلمہ تمخیر دلیل بر آنست
 و حدیث دیگر ایا کم و ابناء الملوک فان فیہم شہوت کشہوت
 النساء یعنی چنانکہ نسارا ابتلا بر خوب خوردن و خوب پوشیدن و خود را
 آرستن بہ پیرایہ و جمال نمودن ابناء ملوک را ہمین شہوت است اگر کسی در صحبت
 ایشان افتد ہم بدین بلا متلا گردد و دیگر ایشان ہم شہوت اند زیرا چہ فریہم گفتہ
 است شہوت را مظروف ایشان کردہ است۔ ہر دو حدیث را از زبان
 مصطفیٰ شنیدہ ام کہ بر تو زواہت میکنم صحبت این را من ضامن ام۔ اے
 پیر بچہ باز اگر تو رہنما سے قوم شد کہ زمینہا نیز از زمینہا ازین گفتار ازین کردار
 رہنما شدہ و لے بر است ہی بری کہ وراں رہے آبی و جبال و اعماق است
 رہبر شدی رہ بر شدی مردمان را بہ اباحت و الحاد گرفتار کردی در لطف
 قشیری استاد ابو القاسم مینویسد کہ قوم لوط بر سہ قسم اند قسمی نظر بازند و نوز
 دیگر بمصافحہ و معا نقتہ بسندہ کردہ اند و قومے دیگر را شرم می آید کہ جبکاست

از ایشان کنند۔

و دیگر سخن گویم با تو لب یکے راجی بینی در غایت تنگی و صفا و لطافت
 تو اورا میگون خوانی شکرستان گوئی بنات دو باره خوانی آنکه شدت اشتیاق
 و ذوق نظاره اینها تا کجا باشد و همچنین کمر و سینه و سرین و پستان در غزلیات
 و اشعار نظاره شو حکایت از چه میکنند اجابتش کنی یا نه اگر نه کنی صادق نباشی
 و اگر بکنی پس بدان که باشی و چه باشی و اگر تو دعوی نظر جمال مطلق کنی این قدر
 تو ندانسته که مطلق را وجود در ضمن مقید نیست و اگر گوئی نظاره صنع میکنم چه
 خه مره و شماره بسنده نه اند و آن کوکب و قمر و شمس آنند که ابراهیم ایشان
 را رب دانسته هَذَا رَبِّي كَقْت ساره انسان است جمال خالق آفرین
 اورا هَذَا رَبِّي نَه كَقْت برائے صنع را موصی مشتها چه اختیار است ابتلا
 داؤد جز ابتلائے مردود نبود ابتلائے زینب بنت جحش در وَ نَرَوْنَ جَنكُهَا
 چه اشارت فرموده آنکه شهوت خالص محض بود من عشق و عفت و کتم
 فَمَا مَاتَ شَهِيدًا هَمَّ از شهوت خفیه نشان می دهد میگوید به بلائے مبتلا
 شده است که در آن بلا خود را عنفت کرد تا آنکه از شهوت و موس مرد مات
 شهید آید۔ اگر کسی در جهاد اصغر مرد شهید باشد در جهاد اکبر بطریق اولی
 و یکے سخن دیگر میگویم ابوالحسن نوری از زیارت بیت اللہ بابت
 چند گوی در کوفه بود پسر در مسجد ملازمت داشت کودکی امر و قرآن بشرط
 ادا خواندے بر شیخ ملازمت کردے چون شیخ باز اتفاق پیدا کرد آن
 جوان مبتلائے صحبت شیخ شده ہر چند شیخ باز داشت او نماند البتہ بصاحب
 در نفع ادا آمد اول یقہ کہ با جنید سید الطایفہ رئیس القوم بود فرمود کہ اسے
 ابوالحسن تا توئی و رراء ارادت جریبہ از تو ندیدم جز آنکہ ابن جوان را
 برابر آوردی۔ و ابوبکر و عمرو و عثمان و علی باقی عشرہ مبشرہ و صحابہ کرام و تابعین
 و تبع تابعین و دیگر مشایخ طبقات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حکایت چنان

بیزار اند چنانکہ خدا از شرک۔

و این قدر بہ تحقیق از من بدانی از شہود شاہد غیب محروم شد زیرا چہ عوض
گرفت نمی دانی دنیا نمونہ آخرت است تو ہم بچیزے انموذیے اسیرماندی بیشتر ترا
رہ نیست مثال نمونہ دنیا این است کہ شخصی نقشے کند پر اسے بر آورد خانہ عمارت
بارباطے را اکنون بدان این نقش با این عمارت و بارباط چہ نسبت دارد
بچارہ تویزبے حرمان فافہم و اغتنام ان انت الانسان لقد
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ اِذْ اَنْزَلْنَا مِنْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ صَوْرِيْ مَرَاد
نیت معنوی مراد است زیرا چہ معرفت او پیدا است و بدالت عقل
و بہ نظارہ عکس جز انسان را نیت او در خود بیند در آئینہ دل خود عکس
جمال لاہوت و جبروت را نظارہ شود اما از صورت او حکایت کنم
اگر انسان خود را در تصنیف و تزکیہ نداد و ہر ساعتی در زمین و آرایش خود
نباشد و ہن را مضمضہ نکند و خلخال نکند و بلغم از بینی بیرون نیندازد و بخار
چشم نشوید و غبارے و اغبارے بر او افتد و ورنہ کند و بغل و دو موضع دیگر
ہر ساعتی و رشتن ایشان نباشد چہ میگوئی از عجلہ حیوانات بدتر باشد یا نہ
روے اسپ را کہے می شوید و دہن او را مضمضہ می کنند و لیدہ می خورد و بیج
بد بوے آیدہ و ہن آدمی گندہ شود سوزد و خرمیرد بوے آید و بوے گندہ
کہ از آدمی مرده آید از بیج چیزے نباید و آنکہ خود را مائل زور اغیب تریابی
جانب انسان این حسیت است حاصل سخن ما بدین آمد شرف انسان یعنی
اوست نہ بصورت

شعر

انتہر حقیقت کل موجوداً و سواکم فی العالمین تو ہر

اشارت یعنی است نہ بصورت و آنکہ گویند خلق اللہ آدم علی
صورتہم آن قدر تے دارد و آن علی و دانستے و حکمتے کہ خداوند تعالیٰ
دارد فیضے از ان نصیبہ انسان است و آنکہ قائل تمثیل اند با ایشان گویم ہم

جہاں تمثال اوست مارو کژدم و اسپ و ستور و انسان و حیوان دیگر ہمہ تمثال اوست
بعض تمثال قہرے و بعض تمثال لطفی تمثال از صفات اوست حکایت از ذات ندارد
گفتم کہ نونہ اوست ہر کہ بدین نمونہ ماند از عین محروم بود بہشت پر از حورا
و علمان است و این ہمہ برائے انسان راست جزائے اعمال اوست۔
باز نظارہ شورویت و تجلی جز در روضہ رضوان نباشد اما عارفان اند
کہ روضہ رضوان حور و علمان و رویت نقد وقت اوست۔ اے عزیز
اے فرزند شفیق مارا کار با و راہ الورا است ما عرق آن در با سیم آنجا کہ
نہ صورت است نہ اشکال است اگر گفتار مارا فہم کردہ باشی زہے مرد
کہ تویی و اللہ اعلم۔

سمرسست و چهارم

ہند چینی زہرہ سرانے خورشید رنھے روشن تابے از برج فلک تعز زو
 تعالیٰ خود تنزل فرمود ہر چند کہ من عمر سے ^{شاگفتگی} وزاری در مجز و خواری
 بودہ ام آرزو ہا و اشتہم بود ہم طرف من لفظ شود آن شخص عزیز الوجود
 را و آن ذات علیم الشہود را با خود در بساط و بستر خود مفرش و مضطجع دیدم
 بخ طرف من کرد مرا در صفہ و طاق و دوران سطح پر شطخ در بر کشید و اشارت
 بہ بوسہ فرمود و خود را چنان بیک و تنگ داد کہ مرا اجازت نمود لبانش
 گوے جلاب نبات و دوبارہ پر بستہ است یا خود بستہ دہان کشادہ است
 دوسہ بوسہ بکے میسر شد کا زچہ مجال کہ او گداز آید اشتیاق قدم پیشتر کرد
 چابک دستی نمود دست بر پر وہ سرالاسرار زو او خود بلطف و راحت و رحمت
 بکرم و رافت بدست غیب کہ اورا نہ انامل است نہ انبویہ نہ کف و نہ
 پے و نہ قبض است و نہ لبٹ کشود چو از ان طرف لبٹ و انبساط دیدم
 دست شوخ ویدہ شد درون سرالاسرار رفت و ایم اللہ ہر چند کہ حبست
 ہر چہ حبست خالی یافت نخفہ و بگرا او عاش آن کل موجود من
 وجودی آدم و ابلیس تجویسی جو شوخ ویدہ کہ در چشم دیدار من بر آمدہ بود
 من نیز ہمجو او تعری از لباس جا کر دم البتہ البتہ دست تصرف را قدرتی
 نبود و قوت بشری را اثر سے نہ فَمَمَّنَّكَ لَمَّا بَشَّرْنَا بِكَ نَارًا نَارًا
 مار متوہم نہ از مریم متحقق ہو بود سے زاویکے ازین خبر داد و ولدت
 امی اباہا دومی زبان کشادہ سرایت سربانی فی صورت امی و بچہ
 نظارہ شو آن قلندہ رپاز و اثرہ احمد و حیدر بیرون نہا و آنکے زبان کشادہ
 این سخن در میان آورد۔

مصراع

پیکرے زاوم از ماورا زانم گبر مسخو اند

گفتار عطار چہ نو لیم کہ خانہ کندہ خور است ہر چند روح مطہر مقدس

بیت

ادبا من این سخن می گوید

ہر چہ امروز بریزم شکنم تاوان نیست ہر چہ امروز گویم بکنم معذورم

اما این اعتذار و حضرت علیؑ کرار اعتبار ندارد محمد حسینی از

امثال ابن ہزیانے نیز از حالت زار نزار خویش چند بیتے گفتے۔

در ویدہ انسان ماصورت نہ بند و پیرے جز عکس عین شخص باور لوزا نورے

بیت

ابن نیز از مقالات اوست

خورشید ہر روزینہ را ہر روز دیگر مطلعے آن ہاتھاب ہر شبہ در ہر مہے بدرے بین

معتوقہ کپارینہ را امسال دیدم تازہ تر در شکل کبرای لمن است مقصود ہر مغزی بین

اے دوست ابن منور را از پوست بیرون بخش زندگی و اباحت و

الحا و را بگرفت راست و وسطے درست بے کشر نشستن شاید رومی از حالت

بیت

رومی ابن خیرمی دید و درست می میگوید۔

بنازید بنازید کہ خوبان جہانید بدانید بدانید کہ در عین عیانید

سہرشت و پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نبوت است ولایت است حکمت است کار است
 بار است نظر اینجا عام است نبوت عبارت ازان است کہ انسان از خداوند سبحان و تعالیٰ
 علمی و عملی تعلیم یابد و حقیقتی و معرفتی را تعریف شود با این ہمہ تبلیغ آن بر بندگان بحسب
 استعداد یکجا ایشان است و آن تعلیمی کہ اورا شود یا بشافہہ باشد خداوند تعالیٰ
 بغیر واسطہ و ترجمانے خود اورا گوید یا سفیرے در میان باشد از خدا بیاید سخن
 برساند و تواریخ است دکان آدم یکلمہ اللہ شفاہا اَلْاَوْحِیَا
 اَوْ مِنْ ذَرَّاءِ حِجَابِ اَنْزَامِ شَافِہ نام کردہ ایم آن در صدہ نرا اشار
 و حجب است و مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحِیًا اَوْ مِنْ ذَرَّاءِ
 حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا اَمَّا سَخْن و ر امور نسبی است رسالت نبوت
 ہم برائے دعوت راست مقصود از دعوت این است بدان چہ اور سیدہ است
 مردم را ازان اخبار کند و اسباب وصول را تعلیم کند فمن منکر و من مفر
 باشد و آنکہ مقرب بود مباشرت اسباب ضروری او باشد پس آن فضل اللہ
 و عنایت باشد کہ او بہ مقصود رسد۔

و مراد از ولایت اطلاع بر حقائق و معارف خداوند سبحان متعالی
 باشد و این نیز موجب من اللہ بود و اطلاع منہ بغیر واسطہ باشد مرشد مرید
 از رسول اللہ اطلاع یافتہ است و بر خواص اسباب ہمان تعلیم مرید کند
 او ہم عنایت پروردگار بہ برکت اتباع نبی و رعایت اسباب امید بہ آن
 مقصود رسد۔

حکمت اشارت بدان کند حاصلے کہ نبی و ولی را است سر آزا او
 بیرون آرد۔ و موجب آن را بیان کند و آنرا بحکم تعدیہ بجائے دیگران

مثلاً نبی برائے وصول بہ مقصود بہ صلوة و بہ صوم دعوت کرو و گفت کہ این اعمال
بخدار سازد و حکیم بیان آن سر کند گوید کہ چہ سبب است کہ صلوة بخدار سازد
کذالک الولی المرشد اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَمَنْ يَتُوتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا حَكَت
عبارت از صواب کلمہ باشد حکمت عبارت از جمع علم و عمل باشد حکمت بیان
ارتباط سفلی بلوی باشد حکمت عبارت از مبداء و معاد بود حکمت اثبات
حشر ارواح با اجساد کند حکمت اشارت بہ ترکیب انسان باشد کہ ملکوت و
چہرہ و لاموت با او جمع است و با این ہمہ از بہیمی و سبئی و شیطانی و حیوانی
و بکر و ہر یکے را چنان بیان کند کہ یکے با دیگرے مزج و خلط نباشد و حکمت
نخاہ اشتن آن مرکب بود از ہلاکت ظاہر و کفایت و حفظ اوقات کند و
حکمت ولی را تعلیم کند کہ وضع المشی موصیفاً باید کرد و انبیاء را بدین اشارت
دید کہ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيْتِنَا وَبِحَلْمِ بَغْلَتٍ مِمَّا كُنَّا كُنْتُمْ وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ
و ہم باید دانست ولی و نبی ازین عاری نہ اند اما بعثت ایشان برائے
بیان این رائیت گفتہ اند نبی عالم بخوار صغ اشیا است و ولی عارف بحقائق
اشیا است و حکیم مطلع بہ طبائع اشیا است و انبیاء اولوا العزم را ہر
جمع است صرف ہر یکے یہ محلہ میشود نبوت تخلی است اما تجلی با تجلی است و
ولایت تجلی است بعد تخلی یا پس او تجلی و حکمت مراد از تخلی است نبوت عبارت
از جمع الجمع است ولایت از جمع و حکمت از تفرقہ حکایت کند اگر کسی جمع الجمع
قسمتے از نبوت یافتہ باشد تفرقہ کہ حکیم دارد آن تفرقہ غواصی است و حقیقت
ولایت و نبوت - و آنکہ گفتہ اند ولایت بہتر از نبوت است آنرا ہم بیان کردہ
ام من قبل - نبوت بہ ضیاء شمس ماند ولایت بہ نور قمر حکمت بہ حکمتے کہ میان فیضان
فیض ہر یکے بدیگرے حکیم چنین گوید - بیت
زین سوہد عجز آمد و زمان سوہد نماز دار و دوسراہن رشتہ یکے عجز و گزناز

ان تجلی
ان تجلی

رشته ہمہ یکے است ہر دوسرے رشتہ را اگر داری ہمہ بہ یک صفت گردانند
 و در یک مرکز باشد۔ لاهوت مخ مخ و جوات است کہ از آن بیشتر صفائی
 تصور نتوان کرد۔ و ملکوت روشنی ہم از لاهوت گرفت و جبروت عبارت
 از آنکہ ہر جمع شود۔ ناسوت و ملک بر مثال عصارہ کہ از سسم باشد
 بدانی کہ عصارہ از دہنیت سسم خالی نیست۔ این ہمہ کہ گفتیم قولہ
 عز من قال قل ان کونتم تحبون الله فاتبعون و اصطغنتک
 لِنَفْسِي مین بیاں میکند و مرتضیٰ سرور اولیا و رہنمائے حکما و علما چنین فرمایند
 دواک فیک و ما تشعر و دواک منک و تستنکر

و کتاب اللہ اشارت میکند قل ادعوا لله او ادعوا للرحمن
 آیات ما تدعوا قلہ الا سماء الحسنى اے عزیز بہ ہر چہ رو آری بدو
 آورده باشی و ہر کہ اخوانی اورا خواندہ باشی این دعا را از ما با دگیر و این
 مدار ابدل یاد دار یا خالق الكل یا رب الكل یا کل کل
 رباعی

گر ستر ازل طعمہ ابدال شود این جملہ قبل و قال یا مال شود
 ہم مفتی شریع را جگر خون گرد ہم خواجہ عقل از بان لال شود
 آری من عرف الله کل لسانہ۔

سمر شست و ششم

حلقہ ابدال در اثنائے طواف بودند یکے از ایشان گم گشته اچنانے
 در ذکر احساس کردند تفحص پیوست معلوم شد کہ یکے فایت شد و روانے
 اور امیان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند و رحبت جوے آن
 یکے اقدام کردند بنیاد جدا در خانہ دو چشم بر در یکے غرق نہادہ نشستہ است
 پرسند اے فلان ترا چه زو شیطان رہ تو زو یا رحمن ترا ازین کار بہت
 گفت سترے است نہانی کارے است ابن جہانی مراد ابر کردہ اند گفتند البتہ
 باید گفت و رورا در مانے باید حسب رنج را شفاے باید طلبید از اخوان
 و خلان پنهان دگشتن شرط کار نباشد و جز پیش طبیب حاذق و حکیم و اثن
 قصہ باز خواندن تا در و صورت در مان نماید چارہ کار و انت از مان
 گفتار کثو گفت بکار یک فریضہ دارم بدان تن دادہ دل دادہ شغل پیش
 میرفتم و رین غرق نظر رہ شد ازین مدتیچہ میر میر و کشتیدہ یکے و ہفتہ
 با عذارے چون گل نوشگفتہ و واہر و چون ہلال ہفتہ بے چون مے سر جوش
 گل و مل بر آمد و آشفتم دیدم مرغ روحم گوی فتوح خویش در بر یافتہ گرد
 خود بردارے خویش پرواز کرد جنبہ ہواے خود ہمداران پرواز می چند مسکین دل
 من پر و بال گسستہ تن بیچارہ از پا در آمدہ بر جانشست گفتند بلہ ہرچہ
 شد شد اکنون بر خیزدین بازیچہ میا میر گفت سبحان اللہ پارا روش کجا دل
 را قدرت کو روح راز و رطیران کجاتا ازین مقام خیزم و بہ مرام خود
 پردازم باران باز گشتند ہر یکے چون ابر گر بان و چون سحاب نعرہ زان
 و چون برق درخشان آسبب زمان - نورالدین پائے زاو کہ او قطب
 ابدال است و شیخ اوتاواست و سعد الدین قفل شکن و منصور آزاد کہ بلبل

آن چمن است و حضرت شدند التماس پوستندیکے را از میان ما این کا روین
چنین روزگار پیش آمدہ در باب او چہ فرمان است او بہ لغزید از دائرہ این کار
خارج شد از مرکز برون افتادند اے رحمت و دعوت رافت از عالم غیب
برآمد کہ اسفندیار سوختہ طلب حضرت ماست خواستہ ایم تا از جمال کل جمیل من
جمال اللہ ان اللہ جمیل یحب الجمال شطیہ و ششم قسمتے نصیب حال
او کنیم استکشاف از حال او کنید کہ منتہا و متمناے تو صیت پیغام ولداری و فرید
آشنای و وسپاری بدور ساندند آن گرفتار گفت یک کنار دلالہ شوق در میان
شد گفت دستان بختاے وسیئہ را کشادہ کن و انتظار کنار در دل وسیئہ بدر
عاشق چنانکہ رسم کار اوست ہرچہ اشارت کردند امثال نمود و دستان برداشت
بایستاد سببہ را بکشاد اللہ یجمع بیننا و بینکم فتح الباب بکشاد یکے
بلایے ہر جا کہ بیدلے است متبلا و میر جا کہ جائے است در نوازش و از
انہما ذکر ششم بہ آہستگی و دستان دادہ سببہ فرازیدہ آمد عاشق را در برگرفت
با خود پر کشید و بہ نعت تعز و تعالیٰ فرمود ای انا اللہ و گم گشت عشق
را نیز گم کرد و ہر دو یکے شدند نہ او ماند نہ امین اما در دے در عاشق سر بر کرد کہ
در مانش را صورتے نسبت رنجے پدید شد کہ مہمت اورا راہ کارشے
بلیت

جائے خورد دم صفنا ندارد بارے کرد دم وفا ندارد
ریشے رستہ است بہ نگرود در دے دارم دو اندارد
شخص پریشان گشت بسیارے از و نشان حبت چنین گفتند بر فلان شیخ
مرشد برو این در و را دو ابرویست و این زہر را تریاک او دار و این قصہ
بیمہم فاش شد و دوی و بگرہم از میان ایشان بر و رغبت کردند کہ اورا بیسے
حاذق می گویند و حکمے و اثق میخوانند ما نیز خود را بدیل خر قہ او بر بندیم و بہ طرقت
ژندہ او پیوندے کنیم فخر الدین آمینگر و چھو خیاط با اسفندیار ر پارہ دوز

التفاتی بہ وفاق کردند بر شیخ نور الدین پائے زاد آمدند شیخ چہ میفرماید می خواہیم
 تثبت ^{لے} بخرقہ فلان شیخ گردیم و خود را بدو در دوزیم نور الدین پائے زاد او گفت
 ما نشانی پسینیم کہ اولایق آن هست کہ بر منگان و ابدال یکے از مریدان او گرد
 میان ما نشانیست اگر آن پیدا آید شمارا گویم یکے از متعلقان او گردید ذکرے
 و مراقبہ کہ مخصوص بدان طایفہ است مستغرق و مشغول آن شدند ہو و بے از
 و راسے سموات کہ نور آن ہو روح آفتاب ذرہ ازان نصیبہ یافتہ و ما متاب
 پیش او چون کعبہ پذیر نماید بلک تا بہ سیاه نزول کرد صورتے از قضائے قدر
 و سبوح رب الملائکہ و الروح فیض گرفته در ان ہو روح نشسته فرموده و
 از هر جز آن ہو روح این ندا میخواست اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا
 ہمین وضع شیخ مرشد را دیدند آمد پروانه لایوت با خود آورده
 چراغے ازان صبح افروخته و شمع ازان طرف سوخته در ان ہو روح فرود
 آمد مریخ نشست شَمَّاسْتَوٰی عَلٰی الْاَعْرَاشِ رَا نُوْنَهٗ نُوْدَهٗ اَنْ چار فرشته
 کہ ہو روح برگرفتہ اند هر یک سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ فرود میخواند حال ارواح
 کہ اورا سلطان دایم نام گویند چادرے آورد کبوتر آن چار ہمین ندا
 سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ اَللّٰهُ الْوٰحِدُ الْقَهَّارُ بَرِنِ مَرْدُوَانِدَاخْتِ
 اللہ اعلم در میان دو چہ گذشت مروکار بود و مَا یَعْلَمُ تَا وِیْلَہٗ
 اِلَّا اللّٰهُ - وَ الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ اِنَّمَا اَنْ
 صورت قدسی کہ تمثال ثرالمہ از آب بسته شدہ بود و آن شیخ مرشد ہجو احمد
 مرسل و حیدت بردہا فی قلبی چہ اسرار نمود و چہ پروا خت قطب
 ابدال گفت آرے یک نشان ہمین است نشان و دم پسینیم آن درویش
 بے خویش بر مرکب پیش سوار و مجمع ارواح اولیا و انبیا با ہمہ مجموعہ کہ دارند
 گرد بر گرد او یکے در پیش ندا میکنند وَ تَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صِدْقًا وَاَعْدَا
 دو نشان قلب اشارت کرد یا قسیم آن نشان بر وید سر بر آستانش نہیںدیکے

تثبت یعنی در
 آویختن بہ چیز
 دقیق در
 زدن ۱۰۲۰

از گدا بیان در آن شاہ گردید عرضہ داشتند چنین دروے در سیمہ است
جو بان در مان او ایم مکین این شیخ لغزہ زد آہے بر آورد کہ از سردی آہ
آہ جہانیاں سوختہ گردند و از گرمی او کوبین فرود بالاشوند گفت این نہ دروے
است کہ در مانس را امیدے باشد و این سوزے است کہ دروے کھو تے توان
دید من از شما گرفتار ترم و اسیرتز عجب حالتے تجلی دوبارہ نہ و ہر بار کہ
شد نا این ساعت با آن شخص ماند کہ او را گرفتار و مبتلا و اسیر خود گرداند
و چنان رفت کہ باز نہ نمود و نہ نماید بدانی آن درختے است ہر برگ او ہر شاخ
او گل و میوہ جز در در و در و غم بر غم نیست بہ تمامہ بمن پیوستند ہر آئینہ ہر چہ من
دارم نصیبہ حال شما کنم اکنون ہاں و ہاں در چشم من در آئید و در نگرید بلیت
محمد راز حال او چہ پرسی گرفتار است گرفتار است گرفتار

سیرت و ہفتم

مارا یارے بود برہمچو خودے عاشق شد عمرے در عشقش برآمد ہر روز آن
 شور و آن رعب بر مزید تا آنکہ روز شب یجادریک بستر وہیمہ مراد ہا کشادہ اما
 عشق ہر روز بر مزید پر سیدیش چہ باشد این ترا بر شخص واحد رغبتے افتاد آنہم
 بدام مراد تو آمد چندین گرفتارے صیت تقاضائے قیاس این بود بہ یک دولتہ
 تیزی سورت عشق را تسکین بودے بوگندان غلظت اشدا و گفت ہر بار کہ دیدمش
 و می بینم حسن و نیکے دیگر است و جمالے و کمالے دیگر یک سال است کہ چشم برودا
 نظر دارم ہر چند بیش می بینم در و نازے و جمالے و کمالے و میا بم ترا ازین قصہ
 نمی آید و ازین حدیث شکر نے نیشود شخص واحد زمان زمان حسنی و جمالے دیگر
 و شیوہ و شکلے دیگر البس فیہ ستر خامص و علم غموض فتعلم
 والسلام

سمر شست و ہشتم

عشق شعوزہ گری میکند بازیچہ میکند گاہ بصورت آدم بر آید گاہ جمال حوا
 نماید معلوم نہ شد در بد و فطرت تا چه مزاج بود تا کہ بدم وجود شہود کرد۔
 اِمَّا سَا كِرَاوًا اِمَّا كَقُوْرًا۔ اِمَّا سَا كِنَادًا اِمَّا جِهْوَرًا اِمَّا
 عَالِمًا و اِمَّا جِهْوَلًا اِمَّا حَامِلًا و اِمَّا حَمُوْلًا۔ كَلَّ يَوْمٍ هُوَ
 فِي مَثَانٍ اِزْیْنِ حَبْلِهِ نَشَانِ نَمُوْد۔ تُوْمُرِي الْمَلِكُ مِنْ تَشَاءُ وَ تَنْسِرِعُ
 الْمَلِكُ مِنْ تَشَاءُ وَ تَعْبُرُ مِنْ تَشَاءُ وَ تَذِلُّ لِمَنْ تَشَاءُ
 بِبِدَاكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہر یک اصل
 وجود کسے را محمود نہ و بزرگپور شہود در روز البقاء فی الفناء
 فی البقا گوی ہر یک طرف دیگر سے است حضور بہ غیبت رفت غیبت بہ حضور
 آمد مجنون و امن لیلے چنان مستحکم گرفتہ است البتہ گسستن را صورت نمی نماید
 گر آن کہ ذیل لیلے پارہ شود یا دست مجنون بریدہ گردد۔ عشق در رگ گذر
 پیادہ ستادہ بود میخواست در میدان شارسیمان حقیقت جو لان گری
 کند جان آدم را و پید و ران بادیہ یا وہ گری می کن لگامش می بایست
 نہاد و پالانش می بایست کرد عنان گرفتہ بہ رہہ انقیاد اطاعت می بایست
 آورد تا شایستہ سواری آن شہاہ گردد تا روزگار چاکب دست چند تا زیبا
 برپیش فرود آورد تا آفت روزگار ہر جنس بہ نوع بخشد گامے درست
 بہ گامے مراد جو لانگری کند مے خوردہ است شناق شدہ است ہذاں گوی پیشہ
 گرفتہ است دروازہ خماران مستی می بایست کشید و سہ پیالہ دیگر بہم بایند
 چنانید چنانچہ شنیدہ۔

شعر

داغ الخمار بالخمر يدفع ولذ الخمدید بالخمدید تطلع

اور ہم بدو می بایست گذاشت تا خود را خود بیند و خود را خود ستاید شناسد
 و برونی را چون کیکی که در جامه افتاده باشد بافتاند۔ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ
 أَخَذُ بِنَاصِيَتِهَا إِذْ سَرَبْتِي عَكَ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ عجب را بط
 که میان آید با خودت اتحاد نموده است با این همه خود نمائی باقی است۔
 الْأَنْبِيَاءُ بَلَاءٌ لَا يَنْدَفِعُ وَالاْتِئِنَّبِيَّةُ مَرَضٌ لَا يَشْفِي مِيدَانِي چہ
 گفتیم یا انشا اللہ خواہی دانت و اللہ اعلم

را۔ خود را خود شناسد۔ لا خودی۔ لا لا تدفع۔ لا یشفی۔

سہر شست و نهم

عشق بردشال شخص سہیا شدہ کیمیاگری بکرو مس وجودات کائنات
 را عین زر ساخته ہر چند کہ زر اندر دہو بود و لیکن از ہر یکے ادعا کے انیت
 سر برد تا آنکہ یکے گوید یا کلی و تجزی ویا لجمی ویا عظمی ویا وحشی و دمی و
 علی و فہمی خواست تہذیبی و تعظیمی نماید و بہ عزت و جلالت ہر روز
 و ہر ازے بر آید سر و قدسے قبائے بالا و در اور پر کشید کلاہ ہر یکے بر
 سرواشت تختے از زر ساخت مربع بر ان تخت نشستے کرد شہراستوی علی
 القصر میں را صورتے نمود آن وجودات کائنات را ہر یکے را بہ ارادہ
 خویش اسکے وقتے نہاد چشمے را مجال نہ کہ طرقت او تیز تو اندد بدتہر فہمان کنہ
 گشتہ اند پاوران از دست شدہ اند و ہر بیت و جلالت او آنچنان بر دلہا
 افتادہ است ہر یکے خود را حق قتال و قطع می بیند او خود سستہ ابن کار
 میکند و بدین روزگار میگردد اند یکے را چنین بدہند و دیگر را چنین کہند و
 سیومی را چنین فرمایند و این ہمہ ہر مضمائی پیوند و یکے میان ایشان برین
 شعورہ گری او اطلاع یافتہ است ناگہان ہر دیگرے اشارتے بہ عبارتے
 کرد قصہ فاش شد ہر یکے لغضب و تعصب بر آمدہ ہر یکے ضرب او بہا
 او بہ طرد او شروع کردند اورا چارہ نہاند جز آنکہ با جان بچسقت بازویا
 بہ توبہ و استغفار پرواز و خود یکے از بن عملے متدین و از بن مشیخ
 و پندار توبہ و استغفار او قبول نہ باشد از آنکہ اجزائی بہ ہوا ہی کردہ است
 دشوخی و بدخوئی نمودہ این کار را ہر بن عزتہ و شست لہر برد خواست استنار
 اختفائے نماید فی لیلة مظلمة و ہوا آمد لہم لہم زندہ در بر کرد
 پرکار جاہر کہنہ بر سر پیچیدہ نعلین شکستہ در پائے خود کردہ و چوبے ہر

کو چہا پر در خانہا تجدی سیکند شیئاً اللہ ندا ساختہ درے را فرود گذارشتہ نیکند
 بہر درے صبیہ و خلیفے شریفے و ذلیفے میگردد جائے باشد لطفے کند پر کالہ و
 کانسہ او نہند جائے بود از عذر گذرانند و اگر ادا از برون در قدمے در دہیز
 نہند شاید قفائے حمزدہ شنائے شود و صد مہ زند اینجا فکرے گمار باشد کیک
 بدانہ این آن مالک الرقاب و ضابطہ ممالک است اینجا الکبریاء سردا
 و العظمت از آسری را در طرفین اعتباری درستی کن حجابہ النور
 کو کشفہ لا حرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ
 در فہم فکر خویش آرشنیہ باشی کذا ا لوف حجاب من النور کذا الو
 حجاب من الظلمت و لو جعلنا ہ مملکا فجعلنا ہ رجلاً و وللہنا
 علیہم ما یلبثون ہ یکے زبان کشود و این منظوم فرمود بیت
 آنکہ برآمد بہ یزم مجلسیاں دست و دست گرچہ غلط میدہ نیست غلط اوست اوست
 عارفان جو انمرد از زبان درکش من عرف اللہ کل لسانہ یکتو
 بہین است طیفور از غلبہ نور حضور چنین گفت الہا آنچہ توئی اگر بجویم تر کسے پند
 ندانستید آنچہ منم اگر تو بجوئی سنگ سار کنند حقیقت بہ تمامہ در بیان آمدہ
 است بہ فہم خویش فکرے کن۔ والسلام۔

سمر ہفتاد م

دخترے باخطرے مر پارہ شوخے عیارہ شیوہ تاکے مکارہ دولش
 ہچو برگ نبول منیش بلند ہچو تیغ مندی سلول سببہ کشادہ ہچون صحن گلبنان پتانش
 چون سبب نورستہ ہر صاحب وے کہ دیدش سرفرود آوردہ است جدش درآ
 ہچو بار بجر کمرش بار یک ہچو میان موربہ اتا بکے باوے کہ از ما کھے با بکھے فہست
 سیاہ جریدہ چون تاپیش ہچو غدو دگا و میش بار یک - دندانش ہچو سرون
 گاد تار یک چٹمانش مناک گرفتہ رنگ چشم گر پد شتی - وور رخارش کردہ
 ہمدستی - سببہ اش از حصی ابطحار رختہ دندانش ہچو زر نیخ گشتہ پتانش ہچو
 مشک آب رختہ - ابن قبیح کر یہ سلطانی بران حسن صبیح میراند - گفتش ازین
 مرد پشتر کجا بروی بایست ہش ابن غزل سرائے کن نوازش و نوازی نماان
 دختر باخطر ایسا دنی ایناد ہر کہ دید از دست رفت از پا در افتاد غزلی
 فرو خواند سبحان اللہ زہرہ فلک بود میرا سید یا نغنے اوراق سدرہ بود کہ
 مینالید اگر جہا نیان شنوند آن نغنے و طرب و آسنگ عجب وا و اللہ
 لما تو اطر با تعجب و تحیرے درمن افتاد و گفتم سبحان خالق آن قبیح کر یہ را برین
 نطق صبیح حسن طبع آن دسترس و این فرمایش و این سلطانی و این تصرف
 و این فرمان محو من العجائب ہاتف غیب آواز واد کیسقی بآء و احد
 وَ نَفْصِلُ بَعْضَهَا عَنِ بَعْضٍ فِي الْأَكْثَلِ مَرَّةً وَ زَيْكِ آبِ اسْتِ وَ ہر
 دو از یک چشمہ است در ہر یکے کمالیت در ہر یکے مرادے و جہالیت
 اندیشہ را پیشہ ساز شیر عقل را در بیشہ فکر آرد بہ تحقیق بدان و بدرستی کن
 اعتبار و من تمت محاسنہ و کملت ہای الاشیاء کاملتہ المعانی
 مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفْوِیْتٍ اَزْ یَکِ چِشْمَ آبِ بَرِوْنِ اَمَد

سیاہی باہ چوہ

ہر گروہ مختلف درجے گندم است و روپے جو درجے کے شکر و سیب و انار
 و روپے حنظل و زہر و زقونیا است و درخت پر خار عجیباً للمعتبر انجا
 کہ جو بکارند گندم را اعتبار نمودیکے راز قونیا خوراند و از سیب و از شکر
 پر ہیز فرمائید اکنون انجا اندیشہ است آنرا کہ تو بگمانہ نام نہادہ او
 یا او آشنائی با دار و دآنرا کہ تو آشنا میدانی با او بگمانگہا است کہ
 از احصرے وعدے نیت وَبَسَّكُوْا وَ اَوْصَلُوْا اللّٰهُ وَاللّٰهُ حَبِيْرٌ
 الْمٰكِرِيْنَ ۵ ازین جملہ حکایتے در سکتے کر وہ است بہت

چون ذوق تو کافر زبنتے بیاید مسکین چہ کند کہ بت پرستی نکند

ابراہیم صلوات اللہ علیہ وسلم از صلب آرزو بت شکن و آرزو
 بت تراشش اکنون اے قلند تلاش اے مولہ او باشش اے زاہد مزور
 متعبد فاش اے دانشمند ہریان گویند تزویر تلاش گل جزبہ بیکسا
 کد یسہم فرحون نہ نعم است نہ بلی نہ جید است نہ لاش اما شرعاً و
 مروثاً و عقلاً و عادتاً تفرقہ کنم و این تا از جمع بہ جمع اجمع ارمیم زہر زہر است
 قاتل و مہلک شہد شہد است با حلاوت و لطافت و باز دارندہ از بیجا
 مہالک اکنون انما العلاج بالاصدأ۔ سخن محقق است توبہ اعتبار
 دوزخ و بہشت رایگے گوئی در دوزخ حر است تن است حرق است
 خرق است و در بہشت عور قصور باغ و بہتان کشت و سرور و تہلی رب
 غفور اگر اینجا ہم تہلی قہر است اما ہر یکے بہ اثرے مخصوص و معروف
 آنجا آہ است اینجا اخ لخ آنجا شکایت است و این جا شکر است آنجا
 قہر است اینجا لطف است آنجا کبر است این جا فخر است بدانی با آرام
 و قرار بر خوردار جز تبع نبی مختار نیست این سخن محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم با دوار

سہ ہفتاد و یکم

گویندہ گفت کہ محمد حسینی گویو دراز رہ روش تو کوتہ تو چرا بہ ستم بر
خود سبیلے طویٹے اختیار می کنی نظرے بہ فکرے ورستے کن بر صورت ناسوت
چہرہ لاہوت بہ شہود وجود پر عشق مجاز بہ مجاز کرد بہ حقیقت دیدم
چیزے اللذو اشہی است دلفریبے جازا بدان قرارے سر را بدان آراے
بلعبیت عین ارادت مراد خود را در لباس بہیتے ور صورتے سنیے
آشکارا یافت شاہ بازان نیز ہمیدان اسرار حکایت میکرد مرد شطار
نیز بدان اشارت فرمود گفتم خہ خہ **بیت**

شب با تو شنودم و ندانستم کہ توئی روزم بختار بودہ ندانستم کہ توئی

نہا ہدیہ ہم تو سگیوں است

بیت

با خود این بیت باز میگروا ندیم من اذان تو بہا پیش ما نم

جان دیدم درین تمتع و تفکر مشغول و مستغرق اخرویت ہم
التَّخَذِ الْهَدَىٰ هُوَ لَهٗ رَا جَانِبِ خُودِ كَشْتَشِي كَرُو خَوَاتَمِ جَلَمِ اِذَا
دُنْ دَر كَارِ بَرَمِ وَا سُو دِه وَا قَارِعِ نَشِينَم **بیت**

دُنْ یعنی
هم بزرگ

تاستی رنداں خرابات بدیم دیدم بہ حقیقت کہ جز این کار مجازا
خواہی کہ درون حرم عشق خوامی در سیکدہ بہین کہ رہ کعبہ درازا **بیت**

جام پرست لب کشاودہ خواست تا بہ وہم این ستر نہانی را نوشے بخار
برو دل و تن را بہ آسودگی دہد ہا لطف غیب از عالم لاریب کہ ہر چہ از عالم
غیب است ندایہ آہنگے ہر چہ دلنوا و با صدق و صفا باشد استماع کرد
وَمِنْ اَحْبَہٗ مِنْ تَسْنِیْمِ رَا بَا خُودِ اَنْدَلِیْشَہٗ بِرِ مَرْجِ صَفْصَاہِ صَاوِفِ چہ
نسبت بر دو بینہا چہ مقابلہ تو اں کرد و خطاب مستطاب از خداوند رب

الارباب اشارتے الی الخ سوسے خود خواند فرمود بہ ہوش باشی
صاف خود را کدر نہ کنی خود را بہ بچہ بازی و زندہ ہی کہ اینجا مکر است
عالمہارا فرو کردم پردہ لطیفے پیش ایشان داشتیم طالب آن بہ ہم
آن کہ بہ مقصود رسیدم از من محروم بازند و لیکن حرمانے کہ ہرگز بہ وجد
باز نگرد و آرامے گرفتہ اند کہ ہرگز از آن در اضطراب و اضطراب آمدنی
ندانند۔ و دوم خبراً لما حکرین دانستہ کہ این الذواشہی
است و آن اعلیٰ و اصغریٰ ہر کہ خود را بہ ہواداد در عین صفا محروم ماند
چند در چند است یکے را ملامت و دیگرے را کرامت یکے را سلامت
دیگرے را مذمت تراہیں قدر نصیبی باشد راست است ما تری نے
حَلَقِ التَّوْحِيدِ مِنْ تَفْوِطِ طِ اِزِیْنِ رُوْسِ وَجْهٍ مِّنْ اَلْبَدَنِ
بہشت انبیاء بر عوام و خواص و انحصار خواص است عوام را از بت
پرستی و ہوا پرستی باز آرند و خواص را از خود پرستی باز آرند و انحصار
خواص را از ادوی او و توفی تو باموسی علیہ السلام گفتند فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ
یعنی از ادوی او و توفی تو بدر شوہر دورا از خود خلع کن زیرا چہ تو عینہ بعینہ
ہستی قَاتِكَ يَا لَوْ اِدِ الْمُقَدَّسِ طُوْعِي۔

السلام علیک ایہا الاخوان تفکر وافی کلامنا ہذا فیہ
من تحقیق و حقیقت البیان حجت نہ گوئی فلان بزرگے بدین مبتلا و گرفتار
بودہ است محمد صینی با توفیت با آن کبارست کہ روای کبریائی بردوش
گرفتہ اند و اجماعاً اللہ ندانستہ اند اگر این کارہ درو را ہی عرش سربکن نظر
شوہر را اورا چست اند و سراء کل و سراء ہیہات فہیہات بنا
فی طمس سمس فی سمس۔

سمر ہفتاد دوم

شیخ نور الدین پائے زاد کہ اوس پیدا لاوتا دست در کنارہ رود
 نیل شستہ تماشاے جوانا تیکہ در ان میانہ اند میگرد ماہیے را وید کہ دو
 سردار و با ماہی گفت ابن دوم سراز کجا است گفت ذوالنون را ورنجا
 آوردند غسل و او ندریمیکہ از اندام او جدا شد من چیدم مرا دوم سرازان
 زاد گفت حکایت کن ازین دوم سر مزید چه افتاد گفت ابن دوم سر
 سربست گفت ترا درین سراز ماہیاں و بگر چه زیادت است گفت درین
 سر آن مقدار ماہیا نیکہ درین رود نیل اند من عدو آن را شناسم کہ بد انم
 و آن قدر کہ حیوان اند بود و جو آنرا شناسم آہے بزدگفت مسکین ابن را
 سروانتہ است در آن غرقاب آتشی از دل ماہی سر بز و باشیخ گفت
 بحق آن خدائے کہ ترا سرابدال و او تا گردانید گویو سرچہ چیز است کہ من
 درین گرداب حیرت متحیر و متحسر گشتہ ام لا بد منہ ولا سبیل الیہ
 حاجت من شدنت نمیدانم این صحبت و بھیل قناعت نمیشود گفت ابن
 سر تو ندانی و در چشم تو در نیاید این خاصہ انسان است گفت بلا بر بلا افزود
 و رو برد و اندو و دھل من طریق کہ مرارہ روے بدان سر بود گفت
 مگر خدائے انسان گردی گفت چون خدائے انسان گردم انسان باشم ماہی
 نباشم مرا چہ سود آید باید کہ ماہی باشم و درین دریا باشم مرا با این آشنائی شود
 رحمے در دل شیخ روی نمود و گرمی دل او را بہ لطف سرد کرد و دھن خود را دہا
 تب ساخت بسیار غرقاب دریا درون سببہ برد با آن ماہی بہم ماہی گشت
 و نظارہ درونش بگرد تا کہ گذرش بر جهان دل شد پر تو از عکس انوار بسوجی
 و قدوسی للبح تر دید ماہی را با آن انوار میسر نہ مرد و چشم جهان بین را کوید

او آب را با ماہی باز گردانید ماہی بفریاد ایستاد گفتم و او یلا در ظلمات
 آن نور سے مشاہدہ شد کہ دل متلاکے ادگشت درین غرقاب دریا
 آتش عشق بر افروخت شوق او دو دواز سر من بر آورد و گفتم ایہا الشیخ
 اغثنی اغثنی در میان غرقاب چشم بر باد و ادم آتش عشق از دل شعلہ زد
 دوواشتیاق در اضطراب و متعلق انداخت میتوانی دستگیری کردن پلے
 مردی نمودن گفتم اے ماہی بدین درد بسا زو برین کوری بمان کہ درد
 ابن راہ از صد در مان است و کوری حبتک شیء اعمی در عین عیان است
 ماہی دم سرد بر زد موج دم سرد او بر آسمان رسید شیخ فرمود مبارکت باد
 بہ سرے رسیدی و بدو لئے رسیدی کہ پلے زاد سرگردا ن است۔ والسلام

سمرہفتادوسوم

عشق مرغ ازل است اینجا مسافرانه آمدہ است و ہمارہ حب الوطن من الايمان است روی بر اہبت دارد و فُسْبِحَنَّ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ عِزًّا إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ہ راتذکار و تکرار کند تا کل شیء بر جمع الی اصلہ در مفر خود قرار یابد عشق مرغیت در ہوک خود پرو و بقیہ داعی صید نہ گردد و بہ دانہ و آبے سرفرو و نیار و او مرغیت کہ بے پرو بال پرو ہوائے آشیانے نزار و او صعوہ است کہ نشیمن معین نزار و ہر آشیانے از و نشانے باشد او طار رست در فضائے لاہوت پرو و پرو ہا پرو بال مگتراند و خفض الجناح ہما نجا کند در جہوت اورا گشت گلے گشت تماشائے او صحرائے قدس بود ملکوت خود گذرگہ اوست و ختلان زرد ہما نجا کند با این ہمہ با بنیہ انسان کارے دارد ہمین عشق گفت الانسان بنیات الرب اگر عشق را صورت بودے جز صورت انسان نبودے ^{لا بیان} عشق مشاطہ بر حسان و مداح است عشق قرین ہر مساج و صباح است عشق شہر صاف را جام است عشق در و تہہ ماندہ راستی تمام است عشق بت پرستان را پیشو اور ہما است عشق زاہدان و عابدان را قبلہ گہ ایشان است عشق مالک و وجہان است مالک یو ہر الذین برائے تفضیل و بیان است عشق سر تسلیم و رضا است عشق طلاب را قدم و روش است عشق شیر مشیہ عرفان است عشق خواجہ جہان است عشق سلطان مالک الرقا ضابطہ زمان است عشق پربایہ روے خوبان است بسیار چہ گوئم عشق ہم این ارت ہم آن است قابل ہو عین الاشیاء ہم ازین بیان مادر گمان است عشق علما را عجت و سلطان است عشق جان است عشق

جان جہان است عشق جان جان است عشق نہ آن است کہ من تو گویم فلان و بہ ہمان است
 عشق تیغ است عشق نیام است عشق صیاد است عشق صیدا است عشق دم
 است عشق ابلیس را شیطان است عشق آدم و ارحیم و رحمن است عشق
 بے نشان است عشق را ہر جا کہ جوی چہ میکہد چہ مصطبہ چہ کعبہ عریان است
 عشق شیدار تیغ بران است عشق گردش سان است عشق بر رخس آزاد سوا
 چالاک جوان است عشق صورتے مدار و در ہر صورتے و مہنتے پیدا و ہنہان است
 اینماتو کو فتم و حبه اللہ ط عشق را عظیم شان است چہ گویم ہر چہ گویم
 عشق ہمان است و بیرون از ان است عشق ہمان افسانہ فیل و نمیان است
 مجد الدین بغدادی از راہ دیوانگی و سرفرازی از عشق بازی خوش اشارتے
 فرمودہ و اشارہ او مارا پر دیدہ و جان است - بہت

گر سرازلی لہمہ ابدال شود این حلقہ قیل و قال پامال شود

ہم مفتی شرع را جگر خون گرد ہم خواجہ عقل را زبان لال شود

عشق را مبداء و معادے نیست قرار گاہ او کان اللہ و لہ ربک

معہ شیئ ہم از آنجا آید و ہم بدانجا باز گرد و - مبداء و معاد چہ معنی دارد

راست گفتم اندامہ ممکنات کا پتہ ناہی زیرا چہ ممکنات این جہانی و آنجہانی

۳ و در تعداد و رانحصار و تعداد نیست اگر پرسندت هل یعلم اللہ سبحانہ

عدد نفاس اهل الجنة و النار ترا جواب چہ باشد ان اللہ

لا یوصف بالمحال الا لسان ستی وصل بی عاشق مشوق عشق را

یک خانہ شطرنج بادی کردہ است باشد کہ عشق ابلیس و فرعون گرد و

شاید ابلیس و آدم نماید و شاید یزید و حسین بود شاید محمد و ابو جہل گرد و

آرزو و ابرہیم را از یک نسل بیرون آرد عشق بت شدہ است عشق بت پرست

شدہ است عشق بت شکن شدہ است محمد حسینی با عشق بسیار کشتی گرفتے

است عشق اورا بسیار بار بار بر زمین زدہ است اما شوخی اش ہر بار بر خانہ

است و دستے کشیدہ است عشق تلاش است او باش است عشق بت شکن است
 و بت تراش است عشق از خدا جدا نیت اے عزیزان اے عارفان فہم
 کنید کہ محمد حینی چه بیان کردہ اندامیں نیز تحقیق دانید ہر چه گفت گفت عشق ^{بدانید}
 در بیان نیامدہ و السلام

سرفتاد و چهارم

کھایعص خطاب با محمد شد دع نفسك فتعال خطاب موسی شد
 فستان بین الخطابین فلیتفکر کم بینہما القر محمد را تہیکند الازل
 هو والابد هو والوسط هو تعریف میدہد از غلبت الروم و
 غلبت الروم سینغلبون چه تفاوت کند اہل طریقت اینجا اشارتے گفته اند اگر تراویح
 شد کہ قدم بر خلاف نفس نہادی بہ قہر و غلبہ بر وسلطے یافتی فلا یا من مکرہ
 کم او نیست و نا بود نشود از کم او اما ان نباشد تا شرے از آتش باقی
 است امین شو گفته اند ان بقی شراة متحرق عالمات الحق بحقیقت
 تجلی نکند در رسوم و عادات و مولات و متلذات محو نشوند از نفس اما ان
 نباشد اگر این چنین اتفاق افتاد کہ او بر تو قوتے و تسلطے و غلبہ گرفته است
 اسیر او ماندہ نشایدت کہ نا امید شوی و محو را تمام بہت او وہی تمام
 وجود تو ہو گرد و تو در مجاہدہ و ریاضت باش و ساعتہ فاعنتہ التجاجت کن
 لَعَلَّ اللّٰهَ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اِن ہر دو معنی بر اختلاف
 قرین رفتہ است ہا وَاَلْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ تحریر را تقریر میکند
 رحیب خود را کہ ہمارہ در بساط قربت بصفت وحدت اتحاد است باہم
 موجب سکر تو در صحوی ہرگز نباشد ماہی کہ از در با تو گیری و از دست
 تو جہد قدر در یا گیر و تو غواص آن قصری تو عزقابی آشنائی کہ جز در
 شین در مقلب خود گرد نیاری چون تو درین دریا بشال نہرے بحرے
 شدہ نعمت ترا نہایت کجا دولت ترا غایت کجا کہ تو ہوی ممنون و ومعنی وار
 یکے مقطوع گفتیم دوم معنی منت باشد چون من و تو ہمارہ یکے ایم ابن دونی
 وہی بیش نبود منت برکہ وَاِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ سبحان اللہ با

اویکے وہیہ اوصاف او تصنیف بذات او متحد وہ وحدت ملتزم شرائط
 ارکان بندگی بجای آر و بحق و حقیقت تا آنکہ متوہمان و منرسمان گمان بردند
 کہ گرا د برائے رسمے و نظائے وضع مشرع کردہ است ہیہات فیہات^{بحقیقت}
 کردہ است ہمہ او باشد شریعت ہمہ ہو باشد کفار و درست من است
 شعر

القایل والسامع والیا صرہ والعال والباطن والظاہرہ
 الغائب سواہ والمحاضرہ الاول والآخر والداہرہ

سہ ہفتاد و پنجم

از گھمبص ترا چہ شعور و از این حضور ترا کہ خبر داد کہ برورائے
وجود تو بہ صفت تغرز و تعالیٰ برآمدہ و بر سطح عرش نشستہ بر تو فرماند ہی کرد
و بدان ہ ترا کہ اشارت کردہ ہ کہ او چہ غمزہ می زند ان اللہ خلق
جہنم بسوطا بسوطا بسم عبارت الی الجنة ترا براہ مقصود میبرد
و این ی کہ ترا بہ طرف خود خواندہ و با توریہ دوستی نمودہ و این ع
کہ دیدہ کشاودہ ہر تو چشمکے زدہ و خود را بتو بخود بعینہ عیانی کردہ و این ص
کہ ترا صفائے صفات پوشانید و از لباس دونی برہنہ شدہ ترا بہ صورت
اشارتے دادہ و این پانزدہ حرف را کہ یکے از وہ شمرودہ و آنرا بہ حساب
ابجد در شمار آوردہ و با آن ابجد عدوسے ورستے باز آوردہ
حَمَّ عَسَقَ عین الحیوۃ را تو چہ دانی تا بہ مستہائے ہر سی مبداء
و معاد را کہ بر جمع آوردہ ترا بہ یک سررشتہ بست نمودہ و از ع عشق عیانی
کہ نمود عین الاشیار کہ گفتہ این س ترا رہ سلا متے کہ رسانید بدرجہ سمو کہ
بر کرد۔ سموات کہ علیین اند و سفلی ارضی کہ بہ سچین است کہ امتزاج داد
کہ باہم در بست و از کجا پیچیدہ شدند و این ق قیام قیامت قامت
اورا کہ بر قرار داشت ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدًا ذَکْرًا
این مجموع اشارتے آسانے کہ گفتم ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ مجموع الجمع در
یک نقطہ نہاد عجب کارے و گر سررشتہ دراز کرد اذِ ذَا ذی رَبِّہ
بِذَاءٍ خَفِيًّا ظہر و کشف را آشکارا نمود قہقہ است اینجا عارفانرا چہ
بازی میکند چہ شیوہ بازی می نماید وَ هُنَّ الْعِظْمُ مِثْلِي وَ اسْتَحَلَّ لِي
سر حقیقت بہ چہ بازی میکند کذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ رَسْمًا وَ كَارِئًا

عہرہ بازی تمہا با تو نہ کر وہ ایم با ہمہ خواص و اخص ہمین رفتہ است بینی بنیہ
 کے تو اند بود تا ازین جہان نشانی تو اند نمود ورنہ بعشت انبیاء عبث باشد
 الْقَرَّاءُ لِلَّهِ قَضِيَةٌ لَشَدَاتٍ ظَهْرَهُ خَفِيٌّ رَاجِعُونَ بِرَأْوَدِهِ اسْتَوْجِبُونَ
 انکارا تر نمودہ است مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَّاعَ اللَّهَ خَوْشٍ
 دری کردہ الْقَرَّاءُ سَفَلٌ و علو را پر ہم نہ فرش و عرش را بر یک قدم
 دار بہشت و دوزخ کردہ الْقَرَّاءُ رَاحِلٌ شَخْصٌ انْكَارٌ بِجَارِهِ مُحَمَّدٍ حَسِينِي اَفْتَادَهُ
 ماندہ درین پندار ہیبہات نصیبہات -
 وہی است زمن باقی و باقی ہمہ اوست

سہ ہفتاد و نهم

اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است کہ ہر وان دین
 بہ چہار صفت است اند سا لک مجذوب یعنی سا لک متدارک مجذبہ دیگر
 مجذوب سا لک یعنی مجذوب متدارک سلوک دیگر مجذوب مجر و چہارم
 سا لک واقف سلوک بے جذبہ نیست اما بعد جذبہ سلوک جذبہ دیگر باشد
 برائے چیزے کہ سلوک بود بدان رساند و آنکہ اورا سخت جذبہ شد پس
 متدارک سلوک گشت سرے کشف شد اطلاع بر حقیقت شد اورا گفتند ہر چہ
 خواہی بکن خواست او این افتاد کہ البتہ تبد و صلاح پیشہ کرد او سم شاند
 شی من الا شیار۔ برو کشف کردند آنرا جذبہ گفتند خواست این کار بہ
 کمال و انتہا رساند پے آن سلوک کرد تا آنکہ جذبہ بہ پیر مرشد خواست فرج
 شود سلوک فرمود این برود سا لک متدارک بہ جذبہ و مجذوب متدارک
 بہ سلوک ارشاد و ہدایت را شایند و ہر دو نصیب باشند برائے امامت
 و خلافت را کہ بجزم پائے ایشان مرتبہ رفع رسیده است و البتہ از خفض و
 کسرا میں گشتہ اند و تا شیخ قدم در دارا مان نہ نہادہ باشد و از وائرہ
 مراجبت برون نہ شدہ جہرام بودش کہ خود را بہ پیشوائی و رہنمائی شہرہ کند
 و این را بچہ دانند حقیقت کشف شد کار بجائے است اگر پرسند کہ خدا قادر
 است برین کہ اورا از انجہ اوست باز گرداند جواب گویند محال تحت قدرت
 نیست ان اللہ لا یوصف بالمحال و ما من بنی الا و لہ نظیر فی
 امتی۔ دیگر چہ معنی وارد مرتبہ انبیاء و دیگر صفت عصمت از مراجبت اولیاء
 حفظ از بازگشت چنانچہ ذوالنون میفرماید من وصلی لا یرجع و
 من رجع رجع عن الطریق و سر عدم مراجبت گفتم عیانی شد عجب و

را
گیررا
انبیاء دیگر

اتار در میان نماز حجب و استتار در حجب عیان غایب شد وقت صبح محال است
کہ از شام نشانی یابی و آنکہ گفتہ اند ہر چہ خوش آید کند ہمین شخص است چنانچہ
مولانا گوید۔

بیت
باز آدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم
ابن چرخ مردم خوارہ را پہلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید کہ ہے بروے بریزم جام مے۔
دستم اگر در بان کشدن دست در بان بشکنم
ہر گہ کہ من بدست را در خانہ خود رہی
پس می ندانی این قدر این بشکنم آن بشکنم
مرقضی ہم ازین جهان نشانی داوہ است۔

لو کشف الغطاء ما انزلت یقینا

یَوْمَ تَبْدَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ زَمِينٌ بِمِثْلِهَا
یقین غیرے شو و آسمان مطوینت بمیثینہ چون پچیدہ بہ بین اوشہ
در ان بین بہ عین کے گشتند مرقضی اچگونہ فرماید ما انزلت یقینا
ہمہ رایکے دیدہ کے دانستہ کے شناختہ صور و اشکالی از میان برو و
از ویاد چہ بود ہمانچہ حق است ظہور پذیر و سخن ما فہم می کنی اگر می کنی
زہے مرد کہ توئی۔

و آنکہ گویند میان ابن دو مدارک بہ جذبہ با مدارک بہ سلوک
تفرقہ بہند گویند آنرا چہ جذبہ مقدم است او اعلیٰ و اولیٰ است لاجول
ولا قوۃ الا باللہ ہر دو را اخوان تو امان دان کہ از شکم بچیا ربیرون
آمدہ اند۔

سالك واقف دوسہ معنی دار و یکے آنکہ واقف است کہ چیزے
اورا کشف شد قدمش بیشتر نیرو و پاسا لکے است مرشد بر سر مدار و پاسا لکے

است ہواے گرفتار شدہ است بہ قبیل اقدام و دست بوس انام بہ واقعہ
 خوابیکہ می بیند تحمل و دست میباشد ہمدان غرور است و اندک حضور کہ
 دست میدہد ہمدان سرور دارو یاد آشنایے سلوک لذت طاعت یافت استیلاء
 الطاعۃ پابند وقت اوشد یا ہمتے بلند ندارد ہم بہ تشیلے و تشکلے کہ اور اپش
 آمدہ بہ نظارہ ماند شاہد را بجائے غائب نہاد از شاہد غیب محروم ماند
 واقف ابن چنین کسے ہم باشد کہ عشاق و شہاید نمی تواند بر خود نہادن از بیارے
 بہ اندک قرار گرفت و دیگر ہر جا کہ متعبدے و متزہدے است بدانکہ واقف است
 او میگوید مرا چیزے نمی باید توفیق عبادت مرا کافی است۔

عشاق

(۱۱) مجذوب مجرد چنین کسے ہم باشد کہ در باب او این بیت خوانی۔ بیت
 زباوہ چون کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز
 پر پر می پمابند و فرجہ شعورے نمیدہند و ہر نفسے مکت مست میدارند
 نیکو دولتست این عظیم دولتست و سعادتست این آن دوحی کہ گفتیم احیاناً
 بل ساعاتاً و ازماناً تمنائے این دولت کنند ہمہ پیران طالب مقام مریدان اند
 وہمہ مریدان مشتاق احوال پیران مریدان میگویند زمانے
 مارا از ما برند و پیران میگویند ساعتے مارا با دہند۔

ہر چند کہ مجذوب مجرد لائق شیخوخت و دعوت نیست آتش میکہ در خانہ دعوت
 زن و ہدایت در سیلاب ضلالت روان دار۔

بیت

مرا بہ خانہ خمار بر بد و بسپار و گر مرا بہ غم روزگار مسپارید

اشارت بحالت مردے است کہ ایشانرا لو کشف سر الریوف

لبطلت النبوت مرد در قلم و وحدت غرق است فرصت آن ندارد

سر بر آورد و در غرقا بے افتادہ است البتہ ساحلش را پایان پیدانیت

پیغامبر دعوت کر اکنہ نبوت بر کہ ارسال شود و از قاب قوسین آؤ

آؤ فی درگذشتہ است ثانی را مجال نماندہ است۔

بیت

چوں رسد عشق را چنین حالت سر و شد گفت گوی و لالہ

دلالت از حالتش و عروس پرسان باشد ہیہات او خود محرم
کازمیت و اشتوق عالی لقاء اخوانی ہین شہباز فرما بد مرا برادران
واقاربان اند کہ ہم کاسہ ہم پیالہ ہم نوالہ او بند چہ میگویم کجا افتادہ
ام مردمان مے خوردند مشتاق شدند دیوانہ شدی با وہ میگوی۔

مجدوب مجرد این چنین کسے ہم باشد پر تو سے از عکس لاہوت بروکے
زود ماغش سبک شد لقمان سرخی پر ندگفت در بند گیت پیر شدم رسم بندگان
است کہ درین حالت آزاد کنند آزادی میطلبم شعاعے از پر تو لاہوت بروکے
زد مجنون صفت گشت مجرد مجدوب چنین ہم باشد بر سترے اطلاع یا بد
قید شرع را از پائستہ بیند مہار بندگی شکستہ یا بد۔ عنان عبودیت از
دست رفتہ بیند ہر چہ خوش آید کند و از مزید باز ماند کجا آن حالت
کہ محمد و خدای محمد سرسبر و کجا آنخہ بوجہل جفا کند و دندان و رخسارہ
شکند و بہ سنگ بزند حالت و اعیان و ہادیان این است روز بدلیت
ابن مرشد انرا ہم ایشان دانند بس بیچارہ طبعیے کہ علاج دیوانگان
کند مینویسد اگر یکے بہ رتبہ دعوت رسد شاید بغیر اجازت پیر دعوت کند
لا حول ولا قوۃ الا باللہ چہ گویم آن مردمان را با خدا میتواند
گفت شنیدی در میان نہادن امامے پیر و پیغمبر نبی یا دیگر دید آمد ہر چہ
آمد اینجا چنین فی ضمیراید۔

بیت

اگر مراد تو آید دست نامرادی است مراد طویش ازین پس دگر نخواہم خواست
امید وصالہ ویرید ہجبری فاترک ما اسرید لما یبید
آہ پیرا سوختی سوختی سوختی۔

حاصل عفتت رہ سخن بیش نیست ^{بیت}
 سو ختم و سو ختم و سو ختم

سہ اور اپرندہ از ان گویند کہ چون و سماع شدے قوت تمیران دست داویے
 از یک طاق خانہ بردوم طاق می پرید " از تبصرۃ الاصطلاحات
 ک۔ در شرح اسرار بعد از لفظ "نہادن" و قبل از لفظ "آمد ہرچہ آمد" عبارت
 این چنین است :- اما با پیرو پیغامبر نیز نیست ضرورت است اورا بلایمی باید کشید
 و حیفایمی باید شنید و از پیرو پیغامبر نمی باید گردید" و در کتاب منظر حسن صاحب و
 در تبصرۃ الاصطلاحات نیز عبارت ہمچنین است ۔

سرفہفتاد و ہفتم

دیگ سو داسے ہوس بر دیگدان سوید اسے دیے بسیار جو شیدتا
 خیالے را پختہ کر دبا این ہمہ ہوا سے آن سوختہ خام بہ اتمام نرسید کا لخب
 علی المقلی ماند چہ باشد کہ فرد حقیقی بہم اعتبارات و حیات احد صمد
 باشد و از و گویند صور مختلف و اشکال متضاد از چیز امکان در مکان ظہور
 بروز کند ہمدربین در طات وہم درین خطرات متفرق بود خود را در قوس
 دید نظارہ اش شد کہ از ان مکان لامکان قدسی خالق انس و جان صورتے
 بہی رویے نو و کبیرے زائے ولیکن با جالے دندان را احضاب سواد
 کردہ پردہ حیا از پیش دور کردہ خند فی میکند پر کشتے پیوند و دیگرے
 پیدا آمد گندم گونے کہ موجب لغزش آدم باشد قناعہ کبریا فی بر سر
 گوشوارہ ازل در گوش و طوق احاطت گرد گردن ہوا قدرت بر ساعد
 خلخال ابدیم ساق را بر پا خواست از دستکشانی و استفسارے کند
 دخترے دیگر پیدا آمد سائے چہارے پنجے را ہمیدان پیرایہ آراستہ حیرت
 اندر حیرت افزود در و پرورد اندود غم بر غم روے نو و از عالم غیب
 ندائے لینی ہیمنی کہ موجب قرب دلہا باشد و سبب مستی جانہا بود عارفان
 را در رقص آرد و عاشقان را در ہمیں انداز و کلامے نصیعی بلغے نصیعی
 در گوش آمد و بدل القا شد اسے ناوان تو کیتی و کداسے و چہ کس باشی
 برین سر ہوا استطلاعے کنی ندانستی کہ خلیل ما ابراہیم گفت و از ما بہمہ عجز
 زاری التماس پوست و گفت رَبِّ اَبْرٰہِیْمَ کَیْفَ اٰتٰیھِی الْمَوْتٰی بَدِیْنِ الْاِنْسٰنِ
 نقد سرزنش کردیم گفتیم اَوْ لَمْ نَشُوْا مِنْ گُفْتِ اٰیْمٰنِ دَارِمِ بَحْقِیْقَتِ مِیْدٰنِ
 ابن کار کنی و توانی کرد و ما ہوس مشاہدہ کیفیت دارم کیفیت نہ نور ۱۵ ام

سلف
 المقلی بالکسر
 تا بہ کہ قلبہ بریان
 کنند (۱۰۲)

سلف
 ہوس بہی نژاد
 شکست

بدان اطلاق نه وادیم که آن در حیز محال قرار گرفته است و او در مکان
 ممکن دار و گفتند لائق حال تو نیست از حرص و هواد از شهوت و آرا نگلی بنه
 خود بدر شو آنچه خارج مطلوب او بود و اعتقاد او داخل کرد چهار پرند
 کشت و هر یک کوفت با دیگرے در آورد و هر یکے را جدا گانه کرد
 ابن بنو و که چگونه یکے از دیگرے جدا شد و جز هر یکے چگونه با اثر شد
 بجز خود پیوست ازین جا اشارت کرد که محال باشد کسے مطلع برین شود
 که در گره پیاز کشاده باشد مغزے نزار و همه پوست در پوست است که
 خواهد برین اطلاع یابد چرا چنین است خذ تضع عمر عزیز خویش نکرده باشد بکا
 میجدی نفوسار و زنگار است بیشتر جبریل به صورت وجه کلبی از غیب بر
 رسول اللہ شاهد شد ثابین چنین بود که از صورت خود گشتی بدین صورت
 شدے و نه این بود که این صورت غیر آن بودے اختلاف اعتبار را
 اتفاق افتاده است۔ علی لا اطلاق این سخن را که مطلق در خارج وجود نداد
 میدان و چنین هم میگویند که جبریل عقل محمد است که صورتے تمثیل کردے
 و وضع اشیا مواضنها تعلیم شد هر چند که جبار اخلاف عقل گفته اند امانه
 نه عقلے مخفی است فلک افلاک عقل کل را این جا یا بد شاید ترا نظرے
 بدان بود و نظرے بران داری بسیار اسرار در فهم تو آید همین که
 خُلِقْتُ اَنَا وَعَلَىٰ مِنْ نَوْسٍ و احد هم ازین جا که علیٰ اخ نبی
 است آخر من کل نوعین و شکلین همه معنی داشت ففی اللبوت و فیه
 المخلات همین اشارت کرد انت منی نکهارون من موسیٰ همین فقیه
 را حدیث میکند کلامنا اشارت و عند من فهم عبارت والسلام

کتاب باز شیخ بعبه
 خود پیوست

سہ ہفتاد و ہشتم

بزرگے طعامے بدست مرید وادگفت دران بر آب درویشے است
 بدوہ عرضہ داشت کہ آب عمیق است کشتی نیست و مرا با آب آشنائی نہ
 گفت کرانہ آب بالیت و بگو بجزمت آن فلان نام خود گرفتہ کہ وقتے بزن
 نزدیکے نخوردہ است مرارہ وہ آب دوشق شد مرد گذشت طعام بدرو
 رسانید او خورد وقت بازگشت مرد گفت وقت آمدن چنین آمدہ بودم
 وقت رفتن چہ کنم چگونہ روم گفت برو بر آب بگو بجزمت آن فلان نام خود
 گرفت کہ وقتے طعام نخوردہ است آب رہ داد مرید را دوا شکالے مشکل
 پیش افتادیکے آنکہ این پر چندین بچگان زادہ و آن درویش کھنوی طعام
 خوردہ دو دروغ بر آب گفت ہمرو اثرے اعجوبہ داد از پیر پر سید محفل
 این کلام چہ باشد دروغے را چنین اثرے شو دگفت من بہو اسے خود نزدیک زن
 زرفتم ام و او بہو اسے خود طعامے نخوردہ است اما صدق کلام برین رفتہ
 است آکل و ماکول ناکح و منکوح یکے بودہ است چنانکہ یکے گوید ما در خود را
 من زادہ ام و چنانچہ گفت صحابی ولدت امی ابا ہا و بچہ کے گفتہ رانت
 سرتی فی صورت امی از زبان مبارک رسول اللہ گویند صلی اللہ علیہ وسلم

شعرا انی وان کنت ابن آدم صورۃ فلی فیہ معنی استھا ہدیا بونی

دوانہ از سرد پوانگی و خود کامی این سخن گفتہ۔

بیت

قلندر را نو از شہا عدا ی را گداز شہا خدا اند ر قلندر دان قلندر را خدا خود بین

بدبخت لمحد ز ندیق کافر درین مقام الحاد خود را حجتے سازد و زندقہ

خود را بر ہانے گویند اند کہ ابن حکایت فیض اقدس است مدبر محرک فاعل

قدس

قائل جزا و نسبت اورا روح الروح نامند اورا روح اعظم خوانند و صفت

او چنین گویند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی
صورت ومن مادة الی مادة ومن هیئت الی هیئت بل الحقیقت
کالکرة ہر جا کہ انگشت نہی حاق وسط او باشد اینجا فرعی و اصلے نیت
ابن را محمد اصل نہادہ و حرکات خود را ازان متفرع کردہ لا حول ولا
قوة الا با الله

توضنا وضوا الغیب ان کنت ذاسر
ولا تمیزنا لصعید علی الصخر
وقدم اماما کنت انت امامہ
وصل صلوٰۃ الفجر فی اول العصر
این نیز بیان آن جملہ است کہ بیان کردیم۔

سہ ہفتاد و ہفتم

امشب دیدم شخصے برہنہ را روئے کف بر دو پا با ہم نہاد وہ از
 مردوران او شعاعے و لمعے پیدا بود کہ روشنی آن باصرہ خیرہ می شد
 و حقیقت آن اوراک نمی شد معلوم نبود کہ شخص ذکر است یا انشی علامتے
 ویدہ نشد و معلوم نشد کہ پیر است یا کھل جوان است یا امر داند عالم کائنات
 شیخ از او آوازے می خواست از من سوائے می پوئست کہ مرید را بر پیر چه
 اعتقاد باشد و اندازہ آن کار تا کجا باشد گفتش اقل من کل قلیل این بود کہ
 معتقد مرید آن باشد کہ ہر چه پیر میکند باذن من اللہ و امر منہ باشد و بدین
 خبر خضر علیہ السلام نشان داد گفت وَمَا فَعَلْتُمْ عَنْ أَمْرِی مِنْ اللّٰهِ مَا مَرَّ
 بودہ ام و اگر نہ کر دے عاصی شدے و اگر ازین قضیہ خلاصے و نقصے در
 خاطر گذرد مرید از دائرہ ارادت خارجی شود و اگر آن پیر کارے من عند
 نفسہ کند بحسب حال خود بقدر وقت خود مرتکب کبیرہ شدہ بود ملام و معاقب
 گردد قصہ ذوالنون شنودہ باشی کہ بر قوم مینوی مبعوث شد چند گے دعوت
 کرد کسے بدو نگر وید ناخوش شد بغیر امر باری تعالی از ایشان اعراض کرد در
 دریا سوار شد ماہیش لقمہ ساخت چند گے در شکم ماہی بود معرفت خدا و شگیش
 شد عذر خواست کہ دعوت من و انکار ایشان از مرکز وحدت و از حلقہ
 توحید بیرون نبود پس بیرون آمدن من بصفت غضب از قدم وحدت و توحید
 تجاوز باشد آن را عذرے خواست بحسب معرفت خود کہ ہم در عین و ہم ظن
 بودہ اند من و او و دعوت من و انکار ایشان ہمہ یک نقط بود کلاً اللہ
 اِلَّا اَنْتَ بدان چون غضب او از عالم جمع بود و عرفان او از جمع الجمع چون
 جمع الجمع آمد ہر آئینہ رہنمونی خلاص روئے نمود پرسیدندش کہ در ان

بندی خانہ نظلمات خوش بودی یا بدین خلاص ویا وہ گذاشتن گفت اگر است
 پرسی دران بند خوش بوده ام صورتی و لبند جان ربائے و لفریب را در
 لطن الحوت داشتند من بہ نظارہ و عشق او خوش بودم آن دیدار و بند
 و انکار ایشان را سچ کشیدم امروز کہ در فضاے کشادگی ام آن صورت
 با من نیت کاشکے ابد الابد آنجا بودے داد با من بودے۔

الغرض پیرے کہ بغیر اذن و امر باری قدم منحرک نہد متبلا بہ بلائے گرد
 و از عتاب و عقاب خالی نباشد آن مرید کہ پیر را ماذون و مامور دانستہ است
 گرہ عقیدہ او ہر چند سست تر مینماید زیرا چہ پیر مرید را آئینہ است کہ مرید
 خداے را در آئینہ پیری بند و پیر خود را در مرید اگر مرید درین را بطا برسد
 خود را با پیر در یک سلک منتظم یابد و رخصیلات با پیر این خیال بازی کند۔

گفتم کہ پیمبری تو یا پیر

از پیر این شنود۔

گفتا کہ دوستی در راه بر گیر

مرید بہ نور حضور شعور درست یابد و بعد مقامات اللتی و اللتی بدين
 دولت رسد و این را در آئینہ دل خود محقق و متصور بیند بضرورت گوید۔

بیت

چون نیک بدیدم این نحو بود من او پیر مرید او بود
 اگر پیر حسب مخالط معارف تجاوزے کند مرید بد اعتقاد نشود و
 اتباع ہم نیکند کار او را بد و گذارد میان مردم این عذر خواهد فہم من آنجا
 نمی رسد کہ پیر است با خود این داند ہر کہ از راه منصرف و کثرت و
 بلائے آن انحراف و اعوجاجے کشد و از ملامتے و غرامتے خالی نباشد
 پیر داند کار پیر داند مرا ہر چہ بر آن رہ کردہ است مرا بدان استقامتے
 باید کرد و افعال نبی مختص است بعضے و متبع نہ ما خرج اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم عن الدنيا لا وقد خلت له نساء جميع
 العالم پیرا ہمین مثال واند پیرا درجہ ادنیٰ این بود کہ گفتیم
 اعلیٰ آن است و در جملہ اختیارات با جملہ او امر و نواہی اختیار
 او بدست او داده اند گفته اند افعل ما شئت و دیگر از بن برتر
 و پیشتر و بیشتر آن نمی نویسم از آنچه بر غیرت عشق در کار است و دیگر موافق
 است کہ تقریر آغبا و فائمی کند و تحریر شاید آنجا باری ندید علیک فعلیک
 ان تلامذہ الصراط المستقیم والسلام

سرہشتادہم

باد نے نعمت و جان مہتمم بینہ شکستہ ضابطہ گسستہ خطرات نزاہات درمباہات
الہیات ترود و اختلافی میکرو پلاس یاس دربر خود می دید و ازاں یاس میخورد
کہ عمر بہ نود رسیدہ موضوع نوز محول رود باشد جام مراد بجام من شد
و مطلوب مودود بہ امن مقصود نیاید از سینہ گرم دے سردے برآمد
و از ستوہ اندوہ لب خشک و چشم تر شد و عبرات چون سیلاب روان تر
شد تا ناگہان بوسان از سادات جوانے امروے اجر دے در بر من
نزول کرد جنبش از ماہ شب چہار دہم روشن تر ابروے او پھر قبلہ حاجات
برآمدہ تر چشمش دیدہ کہ چہ فتنہ سحرے است غمزہ اش نمازے است کہ طرفتہ
العین از حرکت نہ ایستد چشمکے میزند کہ علو و سفلی را بر ہم میزند و ہر کہ می بیند
از بالا فرود می افتد لبش تمامی است از قباب تو سین او ادنی ساعتہ فاعلتہ
حکایت میکند و چہ شیرین کلامے است گوئی جلابی نبات تنک تر بستہ است
خود ساکت می ماند و اسرار کشادہ می گوید دندانش گوئی سلک مرادید است
ابدار کہ در صدف و چون ظاہر تر مینماید و یا خود اذہار علیے است ہچون
آفتاب روشن میدرخشید مربع نشستے فرمود گفتم کیستی چستی کہ امے از
کجاے گفت قمشے از قدس لاہوتم تشکلے از جبروت بصورت ناسوتم
گفتش لقب تو نام تو چیست گفت در علویات الہ البریات خوانند و
مراد در سفلیات عشق ابحان نامند گفتش استغفر اللہ عشق را نزولے و
وصولے بہوٹے سقوطے نہ تحتے فوقے نزار دینے یارے بد نسبت
نہ بر و خلفے قدامے از و حکایت بکنند تو ازین کلمات باز آے بگو لا الہ
الا اللہ خندنی کرد کہ ارواح انبیاء و اولیاء اجا و اشباح خویش

بھیات باز آمدند و ہمکنان عشق نامہ را فرود خواندند گفت تو نادانی شکل
تمثل شخص متمثل بہر صفتی کہ روئے نماید بہر صورتی کہ پیدا آید ہر چہ
از متمثل بہ متوقع و منتظر باشد از وہمان باشد این قدر گفت و مرا بکنار کشید
و سخت تر گرفت و بشپیلید و خنکی و لذتے و راحتے بخشید ہمین کہ دل داند
ومن وانم من وانم و دل چون احساس کنم چہ بنم گہے چنین می باشد منم
اونست و کرتے چنین می شود اوست من نہ ام کہ کرات و مرات چنین
ہم و یدم نہ منم نہ اوست کہے دیگر است کہ رنگ آمیزی کردہ است

بیت

بوالعجب کارے دہس طرفہ ہے گاہ من او باشم او من گہے

و عجب و بجز

نے حال باند وقت نے ذوق مفاہ نے ماند ہم من نہ او ہمہ گشتہ عدم
مہدین حسرت و حیرت تم صحنے کہ صفت سخنے دار و خس و خاشاک
افتادہ سنگ ریزہ و خاک نارفتہ بر کرسی از چوب ساختہ و بہ این محکم کردہ
از ان قدسی کہ او حکایت کرد و از ان لاهوت کہ او اشارت نمود آن صحن و
صحر را ہمین قدس و یدم و آن کرسی از و وسیع حکر سینیہ السموات بیانے
میکرد و از من ہمین بر من خطاب بر می آید اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنَا۔ بضرورت حکم شریعت و بہ اقتباع روندگان طریقت گشتم ایمانے بسر تجدیہ
کردم کہ این ہمہ خیالات ظنونات است ترا بر جاوہ شرع استقامت باید کرد
و در راہ طریقت استواری باید رفت باز گفتیم این داخل اقلیدس و میزان
منطق نیست موسی عمران را یا و کن کہ از درختے آواز اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ
بر آمد انکار کنی و اگر از درخت وجود تو بر آمد چہ جائے انکار است ترا باید

الدخول لے الکفر الحقیقی نہ سب تو باشد و الخروج عن الاسلام

المجازی مستقر و مہرب تو باشد اکون لان و لان یا ثہا الذین

اٰمَنُوْا اٰمَنُوْا اِيْمَانٍ مَّجَازِيٍّ رَاوِا لِسَلَامٍ اَعْتَبَارِيٍّ رَا پِسْ اَنْدَا زِ وْحَقِّ الْحَقِيْقَةِ
رَا پِسْ كِيْرٍ وَّبَرْخُوْنٍ - مَصْرَع

اٰنَا مِّنْ اَهْوٰى وَّمِنْ اَهْوٰى اَنَا

سرباعی

یا رآمد وگفت کرامی طلبی پس سرچہ نہ ان منم چرا یہی
در خود نگزار برون ز خود آمد پس من تو ام تو من کرا یہی
این دو بیت ہم کئے نکوگفتہ است۔
تاند رس و منارہ ویران نشود احوال قلندری بہ سامان نشود
ایمان کفر کفر ایمان نشود یک بندہ حق بحق مسلمان نشود

سہرہشتادویکم

شاہد عینی باشد کہ بر سر صدر دل اول نقطہ عین بتوان نہاد او از کاف
 تا قات ط دارد و از ب ت ای او راق است زیرا کہ او ص الف دوازده
 است او ہم نشینی با آن و را کرده است اندہ لیغان علی قلبی اشارت
 ترفی از ادنی بہ اعلیٰ رود و فیما نحن فیہ قضیہ بر عکس مطلوب است
 حسنات الابرار سیئات المقربین قتل غلام حنہ خضر بود وسیہ
 موسیٰ امتناع از قتل حنہ موسیٰ سید خضر بن انخسرو موسیٰ استوانیاد۔
 ابو عثمان مکی بر صوفیان بغداد نشست اے صوفیان عراق و اے مشائخ
 بغداد ہزار و ہزار خند قہائے آتشین و کوہ ہائے پر خار قطع باید کرد اگر
 کردید سنج تان و اگر نہ در چہ کاراید در چہ مصلحت آید اے فرو ماندگان
 بے مقدار۔ جنید صوفیان عصر را جمع کرد گفت ازین خند قہائے آتشین
 و کوہ ہائے پر خار چہ عنایت توان کرد اتفاق کردند مراد فنا دارد بہ
 احدیت ہزار و ہزار بار و در راہ او قافی شونڈا اگر یکبار رہ لبوسے
 مقصود برند جنید گفت من ازین کوہ ہا و خندق ہا جزیکے پے سپر نکردہ ام
 حریری گفت سنج تو جنید بارے یکے کہے و خند قے قطع کردہ اما مکن
 حریری جز سگامے زرفتہ است شبلی نعرہ بزود کہ خوش وقت جنید کہ
 یکے کوہ و خندق قطع کرد و خوش وقت حریری کہ سگامے درین را
 رفت بیچارہ شبلی کہ گرد این راہ ندیدہ است این صوفیان اند کہ
 درح سہ و در ذیل خرقہ ایشان نسبتہ اند و ع ص را پوندے در

سہ خوش وقت آید۔ ش۔ را کہ م ح (تبعرة الاصطلاحات و کتاب مظفر حسین۔)

گریبان ایشان کردہ تو کہ محمد حسینی ازین لادنم خبرے نزاری بچہ بازیچہ
مشغولی اے وائے ہزار وائے بر تو باد۔

سہ ہشتاد و دوم

بجمل کہ عشق دردے پنہاں باشد و صاحب دل را از ان آگاہے
ز عشق قوے غائبے عظیمیے اما در کین دل خفتہ فرار گرفتہ است استار عشق و
ظہور عشق در صورت مجاز است از انجا مرد حقیقت رہ برد بین اشخصین شفا
باشد تا آنکہ مرد و بہوا و مراد خود رسد عمرے بہ حسب ہوائے خود صرف کردہ
تا کار بجائے کشیدہ کہ عاشق خود را فارغ و بیغم می بیند بر مقتضی این ظنون و جبلاً
غضبے کرد بارے خصمے در میان نہاد افتراق و ہجران اختیار کرد بہ مجردیکہ ہجران
شد و با امید وصال پیش آمد عشقے کہ در دل مکین کردہ بود سر بر آوردہ
و بقوت و شوکت خویش پیدا گشت و چندان سوز و درد در سبتہ اش نہادہ
بد و عشق آن نبودہ است جز آنچه نخستین بود و این باقی اخذ لذت
و صرف ہوا ہا و کامہا بمراد راند بر سر آن منضم شد اتبلکے یکے لصد شد
گرفتارے یکے یہ ہزار معشوقہ از دست رفت جز وائے ویلے نامدہ -
دیگر گویم جاریہ ملوک کہ جا رو بہ زنی میکرد و خونہ کارش بہ نظر ملکوش
مبید و نمی دانست کہ مالک دل اوست ناگہان بہ مصلحتے کہ اورا پیش افتا
فروخت و ردے اتبلکے غمے سوزے صورت نمود خلاص رہ روی
پیدائیت

و دیگر عشق برکے کہ صورت وصال بینہا ہیچ وجہے پسریت و دیگر
کے باشد کہ ہوا رہ با او مصاحبت و ملازمت است و یکدیگر بر رضا بود

است بہ سبب من الانیب آفت فرقت افتد آنکہ او بینہا عاشق است
 او داند کہ چہ بلا و چہ ابتلا بر سببہ او افتاد و دیگر در جلتے عشق مرکوز است
 و شخص مجبول و مجبول بہ آنست و آنکس خبر ندارد و در عشق طالب محل حلول
 خود است بجزو یکجہ ظہور خود را مظهر سے یا بہ از احتجاب استتار بیرون
 افتد پرودہ عزت را از میان برگیرد و اندازہ نشاند اگرچہ گدائے باشد
 کم اصلے باشد و محل لا قابل مثلاً دختر باو شاہے باشد امکان وصول
 صورتے ندارد در محنون عشق بجمال خود و بعیرت مبرو و مخلوق بود
 و او کو دے بود ہنوز بلوغے در مبلغ عاشقان شدہ لیلی ہمدران محضر
 بہ قرآن خواندن آمد صورتے آئینہ دید کہ نازل از لوح قدس شد
 جمالے مشاہدہ کرد کہ آن جمال بادل محنون ارتباطے و اتصالی دارد
 خود محنون انجہ در خود داشت در لیلی دید آشنا بہ آشنا پوست جزبال
 یکے گشت محنون دیوانہ لیلی شد۔

تحفہ دیگر است محنون عاشق جمال لیلی عاشق عشق محنون اینجا گویند ہ چنین گوید
 ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی فحن الیہا حنین الکل الی الحجۃ
 عبارت ہمان قابل است این عشقے است دروے کہ مذکور است
 در جانے کہ مجبول است در اصل خلقتش اصم و اعمی است بل الحجر الا
 شنیدہ باشی الجنسیۃ علت الضم محنون جمال خود را در لیلی دید آنجہ
 پس حجب لیلی گرفت بہ کوہ و کہسار کہ میگشت ہمان مستر و محتجب راحی حبت
 بدانی ہر کہ عاشق است عاشق خود است

بیت

اگر من عاشق خود خود نبودم چرا بر آستانت جہہ سوم
 میدانی کہ مردمان ہمہ گویند ہر کہ ہست چنانکہ خود را دوست میدار
 کسے راندارد باشد ہم کسے خود را عین عشق یا بہ ازل را از خود
 سابق تر نہ بیند و ہرگز بہ انتہا سے ابد نرسد عاشق از روی معشوق

حکد و لیکن بلا کیفیت و ملاقات عشق از ہمہ پیش دستی وار و قدم
 او از قدم حکایت می کند کہ گے خود را وجہ اللہ نام می نہد و در حق خود این
 آیت فرود می خواند و بیقی وَحْبَهُ دَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
 او عاے احاطت از کمینہ حکایت حرکات اوست ہمہ از و آیند و امیج
 کے را با او قرابتی نہ اہل قربت دانند کہ پنشتہ ام درین نبشتہا یکے
 مخذولی است اہل و نا اہل دستگیرند و من عند نفسہ خیلات طنونات را
 در کار دارند چیزے گویند شنوند و آنخہ روکنند خدا ایشان را رحمت
 کند و آنخہ قبول و استقبال پیش آید اگر مردم محرم است خود زہے کارو
 اگر اعتقاد میکند بہ او ہام و خیلات خویش فساد در فساد است خواجہ
 احمد بجانہ روزگار خود بود نیکو سخن گفتہ است بوی آشناے دارو۔

نہ
 اوحد
 لخواجہ اود
 کرمان -

بلیت

کسان را بخششک و عنبر برخوک میند ز روز پور
 گاؤگ خر سخن چہ داند گوئسالہ زکن مکن چہ داند
 یک محرم راز را بچنگ آر پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
 براہل ہنر چو مرغ می بار از خلق سخن در بیغ میدار

سرہشتاد و سوم

ممشوقہ بہ آفتاب ماند عاشق بہ ماہتاب عاشق صفت ممشوقہ را
ابدال آرد میان آفتاب و ماہتاب مثال رقص است کہ دو نفر حضور
یکدیگر روند سنو و وزنان ایشان بازے کنند آن را ڈنڈہ بازی خوانند
ہر یکے باچوب دیگری سبک میزند و میگرد و میرود ہم چنین ماہتاب از
آفتاب فیض میگرد و جدائی شود عاشق صفات ممشوق را بدل گیرد
از دوام صحبت و از دوام حضور صفت او درو آب کا احد ید اللحات
ثائر و صفا حدید ذاتاً نار صوراً حدیداً معنا ثائر
اثر ا حدید حقیقۃ نار ظاہراً حدید باطناً ثائر
فلا حدید فاعلاً و رہبہ یکون نار حقیقۃ حدید
صوراً تا کذا لک عکس کل مالو حنا لک چندان ابن
را بہ آتش و مند کہ آہن سیاہ عین آتش روشن گرد و آہن آہن نماید
بچو خاکستر بہ پر دوزرات او با دوزرات آتش یکے گرد و جنید رہ گفست
لون الماء لون الانار ابن سخن دو معنی دار و رنگ آب اورنگ
آوند اوست یعنی رنگے کہ آوند دار و آب را ہمان باشد
چنانچہ در شیشہ صاف آبی اندازے اگر شیشہ زرد آب زرد نماید و اگر
سرخ سرخ نماید کذا لک الوان الباقیۃ معنی دوم رنگے کہ آب
دار و آوند را ہمان باشد در شیشہ سفیدے شفافے آبی سرخ
اندازی شیشہ سرخ نماید کذا لک رنگ ہائے دیگر فیما سخن فیہ
مقصود این است کہ عاشق برنگ ممشوق باشد این را چند معنی باشد
یعنی ہر دینے و مذہبے کہ اورا باشد این را ہم ہمان باشد چنانچہ

گفتہ اند عاشق را مذہب معشوقہ بود و دیگر ہر مزا جبکہ او دارد اورا ہمان
مزاج طبیعت کرد و دیگر ہر کرا معشوق دوست دارد و عاشق ہم دارد و
دشمن اورا دشمن و دیگر ہر خلقے کہ اورا باشد این را ہمان باشد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید تخلقوا باخلاق اللہ و اتصفوا
بصفاتہ او تعالی کریم است رحیم است حلیم است جمیل است
جلیل است قدیم است علیم است این صفات در طالب آید درینا با
ہمہ صفات ہنوز مرد ناقص باشد این سخن در رسالہ استقامت
نہشتہ ام شخصے از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید یا رسول
اللہ ترا دوست میدارم اما آنچه تو کنی نمیتوانم کرد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود المرء مع من احب این سخن دو معنی احتمال میبرو
یعنی آنکہ اگر چہ تو نمی توانی کرد اما ترا با من گیرند بحباب من شمرند معنی دیگر
اگر مرا تو دوست باشی ہمانجا کہ منم ہمانجا باشی میان محب و محبوب تجانس
شرط است گفتہ اند

بیت

روستی با دوستی و قلبیان با قلبیان
زاغ باز انغان نشیند با نشیند با بطنان
مقصود ما این است کہ عاشق بہ صفت معشوقہ باشد از کمال او از
جمال او از ناز او از کرشمہ او نصیبہ تمام گیرد ہمارہ در تزیین و تحسین باشد
در قدسی میگوید انا عند منكسرة قلوبہم لاجلی بہ معنی احتمال
می برد بنا بر من بہر من برائے من میگوید من نزدیک کے ام کہ
دل او بہر من شکستہ است یا برائے من شکستہ است اثبات عندیت
میکند اورا شکستہ است نیست نابود کردہ است خود بجای شدہ است
قولہ عز من قائل قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم
اللہ اگر شما اینید خدا را دوست میدارید و نباشد دوستی کہ نخواہد
کہ محبوب محبوب گردد فاتبعونی یعنی لزوم صحبت و دوام توجہ و

روستی با دوستی
قلبیان با قلبیان

اومان اصطحاب چنانچه من کرده ام همچنان بکنند بحسب کما الله چنانچه
 من محبوب گشته ام شما هم محبوب گردید الا سر و اجه جنود محبندة فما
 تعارف منها ایتلف همین تعارف تجانس است میان عاشق و معشوق
 از لاء و ایداً اصطحاب التزام است بلک اتحاد اعتناق جدای صوری
 است لون الماء لون الاناء صورت اتحاد هم نماید و صورت
 دوئی هم چو هر دو یکے باشد هر آینه لون اولون او باشد و لون او
 لون او چنانچه گوید

تو روحی و پنداشستی که جسمی تو آبی و پنداشستی سبوی
 بدت

سرہشتاد و چہارم

عاشق از شدت اشتیاق و از قوت التیاع بیشتر در ذکر نام معشوق
 و در حضور او بخیال او عشقبازی باخت رحمت حق و فضل من الرب اورا
 دریافت خواب بر بود معشوق را ضلیح و ضمیح خویش یافت کنار و بوسہ
 کم نکر دو البتہ جام مراد بجام او پیمان بود بلکہ ہر دو از لباس خویش تعری
 و تخیلی کردہ بودند عاشق از لباس بشریت معشوق از التباس انسانیت بیرون
 آمدہ یکے در یکے گشتہ عین دیگرے شدہ بہ لذتے و بیعتے غرق ماندہ آن
 خردس سحری گردن بریدہ بانگ بر آورد کہ صبح صادق و سید مرد عاشق
 چشم کشود ہمہ خیالات را کاذب و طنون فاسد دید تننا میبرد و اجہتا و
 کرد کہ چہ بودے اگر آن شب ابدی بودے و آن خیال سردی بین
 اندوہ و غمان در زاویہ احزان سرید و ترا تو فرو بردہ شکستہ گسستہ خون
 جگر می آشا مید و دل را بر مثال کبابے پر کالہ پر کالہ گشتہ میدید ہدیرین
 تا امید ندائے غیب برخاست ہر چہ از غیب است بے عیب است کہ
 اے نادان ندانستی دنیا باختر پیوستہ است آخر بہ اول انجامیدہ است
 ازل ابد با ہم آشتی کردہ اند ہر دو سر رشتہ بیک گرہ بستہ اند و آن دو فلک
 و آن شمار روز و شب را در حساب نمی آری و احتساب آن نمی کنی و مَا
 أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَّمِجٍ بِالْبَصْرِ لَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ صَبَاحٌ وَلَا
 مَسَاءٌ رَا دَرگوش تو فرو خواندہ وَالصُّحُفُ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى ۝ نَخ
 شب و روز را یکجا کردہ است و در یک سلک در کشیدہ این سوگند بہ
 خط و خال اوست ہمان رخسار اوست بر آن رخسار این خال سیاہ کار است
 شب را چہ در حساب می آری و روز را چہ قرار میدہی کہ ہر دو در

لا عاتقہ
 لہ التیاع از
 نوع بمعنی شورش
 رود و در رخ و لب
 از عشق (م-۱)

ورادوار اطوار اند والضحیٰ وایل کفر و اسلام ہم باشد بیت

کفرے کہ درونشان معشوقہ ما است آن کفر بہ از ہزار ایمان و عطا است

وَمَا وَدَّعَاكَ دَبُّكَ وَمَا فَتَىٰ هُوَ بِوَجِبِ اَنْ صُور وَاَشْكَال وِحْجِب

آنکہ لتعلموا اعددا للتبیین وَاَلْحِسَاب ط خود را بدور دانستی و از تو

جدامانند ہ دیدی وَاَلَّا خِرَّةٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاَوْلَىٰ بدین و ہم وطن

خود را آمدہ کہ این صور و اشکال در عبرتے نہ اند کار ہمان بود کہ امشب با تو

در اعتناق و اعتنام بود ترا اطلاع و ہم ہمانچہ بود ہمان است حوادث

را عاقل و اعتقاد دنیا رو چہ بود آنکہ یتیم بودی در کف حمایت ما و چہ باشد

گمراہ بودی ترارہ نمود چون چنین تحقیق شد مرشد طالب را از در مران و از

درا در پائے

بر بدر کن و در طالب و خواہندہ را در مان نہ تو او ہر دو از لباس بد

شد نہ حقیقت ہر دو محقق شد آنکہ دوی نمود رخسارہ از ان نہانی سبکہ

جہہ و ابرو میناید کہ ہمہ یکے گشت است ستر گفتمہ اند بہتر ای کا لیتقال

ولا یحسکی عنہ و لا یفشی شبلی اول حال محاسب بود شخصے بر شبلی گفت

چند ہزارے حسابے بہت مراجع کن بدہ او یکے دو بیت پنج و شش میگفت

شبلی عقد میگرفتہ سپس آن شخص پر سید چند شد شبلی گفت یکے شخص گفت

دووانہ شدی ہزار ہا را یکے میگویی شبلی گفت دووانہ تو کی یکے را ہزار ہا

گمان می بری۔

سجان خائفے کہ صفاتش زکبر یا در خاک عجز میفکند نقل و انہما

سرہشتاد و پنجم

شخصی افتادہ براہیکہ گذرگہ بادشاہے بود پر کالہ رنگے سرخی یافت
 گمان بود کہ لعل بدخشانى است اسند و اخفای عن اعین الناس و لعل
 و سینہ گرفت نہانی بر جوہر سے کہ استاد طایفہ است آورد اور اور گوشہ
 حفظ سر راہیتم عہد و تا کیہ گفت این بہ فروشی رہے ترا باشد در گوشہ
 رفت کشید بر دستش داد مرد جوہری این کار شناخت کہ نگ خارہ است
 این بیچارہ ازین خبر نداشت چنانچہ پیش من فضیحت شدہ است جاے دیگر
 برو و رسوا شود عبارت کرد گفت این را کہ شناسد و کہ باشد کہ بہاے
 این تواند داد تو بر من باش این را نگہداریم تا این را خریدارے
 پیدا شود ہم بحضورش چند توئی جا بہ پیچیدہ و در چند صندوق نہاد قفلے
 آورد مہرے بدان نہاد و او زائد ہتے در صحبت خود داشت جواہر و
 نگینہا بحضور او فروختے و اورا تعلیم شناخت جواہر کردے تا آنکہ آن
 مرد شناسدہ شد عارف این کار شد استاد جوہری با او گفت تو شناسدے
 جواہر شدے و خریدارے پیدا شدہ است صندوق پیش نہاد و ازان جا
 تو بر تو پیچیدہ کشید بدستش داد و گفت گویا بہت است او دست گرفت
 بہ استنکار بدون انداخت گفت این سنگ بہ ہیچ کار نیاید استاد را عرضہ
 داشت مرا ہمان زمان چرا گفتی گفت میگفتم ترا استوار نیفتادے شفقت
 و امن گیر من شد پردہ پوشی جہالت تو کردم سخنواستم برائے این سنگ
 ریزہ کہ تو ہم آگہ سینہ بردے آبروے تو بریزد و گفتم این را در صحبت
 دارم علم این کار بیا موزم تا ہم خود دانند کہ چہ بہاے است و چہ می آرزو
 این حکایت متضمن چند سراسر است علماء ظاہر مغرور بدانش نحوی و

و صر فی و چند نعتی از نظم و نشر امر او اقیس و ذوالرمد یاد گیرند و بدین سرمایہ ریش نشانہ
 کردہ سینہ کشیدہ و سرش را زیدہ خرامان و گرازان در رہ روزد بہ بخت و غنج
 و لال با خود گویند ما علما ایم قدم در زمین نمی نہیم تا فرشتگان پرہائے خود زیر
 قدم ما نمی نہند و اگر خود چند مسئلہ از حیض و نفاس و تطہیر انجاس حفظ دل
 او شد خود از علمار دین و از مقتابعین گشت نگر دستارہ کالکوه و
 کرائس و تقفقت کفشاکانے رفتارہ و تسدقت حیاہ فی گفتارہ ^{ن کراکس}
 ہما سخا آن و پوانہ گفت کہ سخن راست از دیوانہ شنو گوید علمائے جاہل و پیران
 نابالغ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود احکامنا فقی ہذہ
 الکامت قرآہا ہر لاشے قرار گرفتہ و آنرا کارے پنداشتہ ہمدان سنگ سرخ ہاند
 کہ لعل بدخشانہ داند امر اولوک دوزرا و سلاطین بدستگے و چند درمے
 کہ در گره ایشان بند و خود را تا بحجامی نہند بادشاہ خود میگوید من خلیفۃ اللہ
 سبحان اللہ او خود نائب بادشاہ خود میگوید باہمہ نطمے و فقے و تجاوزے کہ در
 دین وارد امر او و زرا خود بدامن او برستہ اند اعوان و انصار چیزے خود
 تصور کنند کہ ما در پیر ایشان ہرگز نہ داشت حکمائے یونان بہ منطقے و ریاضی
 والہی کہ با خود راست گرفتہ اند و اشکال اقلیدس کہ پابند و اشکال جان ایشان
 شدہ است و آن تربعے و سدیسے کہ ایشان گویند آن خود و عوانی خدای
 است مردم دیگر را چہ گویم ہر کہ ہست و دن ایشان است مڑے متعب ^{مڑ}
 و متزہد بہ عجیبے مبتلا است کہ در مقال در نیاید ہمان است کہ الحایک
 اذا صلیہ رکعتین ینتظر الوحی قوم صوفیہ بدان نورے و نارے کہ
 بنیند خود را جز مقربان حق تصور نکنند و محققان تجلی کہ بہ مثل و شکل مبتلا شدہ اند
 منتہای کار داند مقید مطلق گویند و خدا را بہ صورت پرستی داند و جز این
 صور و وجودات وجودے دیگر نگویند و لعمری ظن فاسد و متاع
 کاسید ہمان باشد کہ سنگ سرخ را لعل بدخشانہ دانستہ اند و ندانند

۳۱ کان کہ انہ و ساء کل و ساء اگر خوف خر نبو وے ش صورت ک بحقیقت
 ۳۲ کان نمو وے ک آخر د را نیگوید او بختارت گرفتار است و انچه او ازین
 ۳۳ دال ق خ صنل و اضل و ہویہ او باشد نفوذ یا اللہ من شر الشیطان و
 ۳۴ کفایت شر ہذہ العقاید اے خداوندان مال الاعتبار الاعتبار اے
 ۳۵ قاف خداوندان قال الاعتذار الاعتذار میتوانی از ب بہ ح رسی و
 الف را سروران سازی۔

محمد حسینی عمرے درین غم ماند و ارجو در آخر حال این دولت
 را در و امان گد اے ماکنند و این آیت میخواند لَاتَايِسُوْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
 اِنَّهٗ لَا يَايِسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

سمر ہشتاد و ششم

مترشدے در سماع می رقصید فتوح آن وقت را بسمع ما القالی
 وادگفت ریش آن بارش ا ف ی ع - کرده است گفت - مدت
 سمن برے و ظریفے و چابکے شوخے ہمین قدر بتوان گفت نام نتوان گفت
 ساعد خود را میان ہر دو و رکڑ کردہ بر آوردہ رقص میکند و ہر چند ایشان
 قصد بابت وارند البتہ میر نسبت از انچہ او علو گرفتہ است و ایشان را
 سفل انداختہ لقب بلند سرافراشتہ میرفت و این ہر دو میگفتند چہ عجب کارے
 باشد کہ این حالت ابدی و سردی گردود۔

نہ ہر روز کردہ

و مترشدے دیگر حکایت میکرد زیارت خواجہ رفتم یعنی خواجہ
 مانصیر الدین محمود بحضرت شیخ رفتہ تلاوت میکردم دواع بر او در آئند
 بلند بالان زود و دال بیرون آمدہ ہر دو گوئی مروارید شب افزود است
 متصل تربت نشستند و این حکایت میگفتند محمود او خود را چہ ساختی مردان
 می آیند و خاک ترا سرمہ چشم میکنند و گرد سر تو میگردند و ترسان و لرزان
 نزدیک تربت تو می آیند لبوگند نروجرل - خود ازین ق بیرون آرم
 و چون مروارید صحن این خطیرہ بگردانم شیخ از دور و ن تربت فریاد بر آورد کہ
 آہ صبت ازین دولت بالا تر گفتمہ ان رحمة اللہ قریب من
 المحسنین و این تاخیر چرا میشود۔

نہ تلاوت
 نہ دوام

اے یار عزیز و اے برادر شفیق ہمچہ میدانی چہ گفتمہ بشود اگر وقتے ترا
 دولت و صلئے و ادوہ باشد و از حقیقتے نشان یافته باشی بدانی چہ میگویم این خوبکے
 و وہماتے و این ظنوناتے و این حباناتے و این مثال تر باتے است کہ دوستان
 خویش را بہین امیدوار کنند انما الحق و رب کل و راء عمر زنی اشد عنہ رواست

میکند کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی آمد سرکشادہ و موسیٰ سرافراشته
 آوازے داشت کدوی النخل با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 زانوبرزانوشست تعلم ایمان و احسان کرد و وقت رسول اللہ فرمود
 دانستید کہ بود گفت جبریل بود کہ تعلیم دین شما آمده بود و جبریل این صورت
 ندارد این شکل و شکل جبریل است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود جبریل
 پیشتر بر صورت وحیہ بیامدے این ہم صورت جبریل نیست بہ اشکال مختلف
 مشکل میشود این او نیست و غیر او ہم نہ ولیکن ہنکذا یری و فیہ
 مکرو حذاع و الحق و مرآء کل و مرآء اما دوستمان خود را بدن
 تملقات و تعلقات امیدواری و آرامی میدہد مرا پرسند این حرف و تہجیات
 برآری و آن را بیانیہ نکتی فایدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنکہ یا و
 کردی است مرا و دوم آنکہ یحرفہ اہلہ و دیگر اظہار اسرار
 در صحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست۔ والسلام

سنت

سرہشتاد و ہفتم

این نقش را بنویس سراعاً بے و نقط مکن پیش مردم اختلاف و
 اصناف انا مرد جندی گوید سپر مسافر گوید سیر صوفی گوید سر متعلم گوید
 سیر پرده دار و دربان گوید ستر عاشق گوید ستر باغبان گوید سبز ترک گوید سیر
 جمال گوید شتر مناج گوید شبر حجام گوید شتر لبان گوید شیر صیاد گوید شیر
 فعلی ہذا ہر یکے انچہ در خزانہ خیال او متمکن بود بر حسب او بدان مشغول
 بود ہمان گفت ہمہ بر یہ تیاس قس الناس فہم علیٰ تسمیتہم
 رب الناس قد علم کل انا میں مشربکھم۔ کل حیرب
 بما لک دیہم فرحون ۰ چون جزئی ہم ازین کل باشد او تعالیٰ صور
 مختلف متضاد را آفریند و فیض خود را بدان تعلق دہد ہر یکے بحسب علم و
 فہم خود اور انامے بند و بدان تشرار و اطمینان گیرد معتزلی گوید کایری
 البتہ و دیگرے گوید خالق شر بنامہ و دیگرے گوید ذات کلا صفت
 و این صفات کہ گویند اصناف است و دیگرے گوید بندہ فاعل فعل خود
 است خداے را اور افعال بندہ ایجادے و خلقے نیست فقہہ گوید کلا
 بری فی دار الفانیۃ البتہ و من قال بہ فقد کفر صوفی
 گوید بری بعین القلب لا ببا صرة الظاہرۃ ہور وین
 الایقان لا سرویت العیان و دیگرے گوید بوجو باصرہ با بصیرت بجا گرد
 و بہن باصرہ است کہ در قلب ہی شود بصیرت میگردد و فعلی ہذا
 بری با بصیرت و الباصرة دیگرے گوید ہر صور و اشکال کہ منعم
 گویم ما سرایت شیئا الا ورایت اللہ فیہ و در عقاید نویسہ برت
 اللہ تعالیٰ جایزہ فی المنام و السکوت فی ہذا الباب احوط

و این سکوت بچند معنی باشد یعنی لایقال و لایفتی و معنی دیگر لایحکمی
 عنده و دیگرے گوید اینجا کل لسانہ است و دیگرے گوید حکایت
 از ان نہ کنند کہ چه ویدم و چگونہ ویدم این بدین معنی نیست کہ از چون و
 چگونگی بیرون است این ویدار است کہ اگر از ان حکایت کند جز سنگار و
 تفضیل و تفسیق نقد وقت او نباشد۔

اکنون بان و بان اندیشہ یکے پیش گیر چند منعلقات در
 الہیات و چند ترہات و طامات ہرچہ دیدی و دانستی میدان و بدان
 بباش و قدم را از رہ مزید و قوفی مدہ باز گشتی مکن این دریائے است
 کہ شخصے در ان غوط خور و تا قعر او یا بدویا بہ قعرے رسید دانست
 انتہائے دریا رسیدم ہدرین گمان نظر فرود و قدم خویش کند و ریائے و
 بند چند مرتبہ ازین عمیق تر با خود گمان برد کہ قعر این را گیر انتہا ہمان
 باشد ہچنان کرد باز آنچہ در اول بار بود باز ہمان مثال پیش آمد میرین
 نمط اگر صد ہزار سال عمرش و ہند یک ساعتے از غواصی نماند
 انتہاش نیابد ضرورت حالت این با محمد من عرف اللہ کل لسانہ

سر ہشتاد و ہشتم

الحکایت التي نحن بصددھا سانی در الہی نامہ نظم کردہ
 است و در احیاء ہم بہت و عبد الغزیز حکیم نسفی در تنزیل آورده است
 شہرے بود مردم آن شہر ہمہ کور بودند و شنبیدہ بودند کہ در جہان بیگلی
 است عظیم کہ اورا پیل گویند ہمارہ در اشتیاق احساس ویداراد بودہ
 اند اتفاقاً کاروانے پیش در شہر فرود آمد و با آن کاروان پیل
 بود و از بس اشتیاق و شدت طلبے کہ بہرادر اک احساس پیل داشتند
 شوریدہ تر تا بروند با خود گفتند کورا نیم از دور نتوانیم دید جزوہ حسن المسن با ذوق یا ششم نشائیم
 چند معتقد کہ میان ما عقل و اصدق باشد و حس تیز تر بود ایشان را خریدیم
 انچہ ایشان گویند ما عقیدہ بران بندیم از ہر محلے یکے را گزیدند عقل و اصدق
 واحد جسا بود اختیار کردہ فرستادند یکے آمد دست بر خرطوم پیل نہاد
 دومی بر گوش پیل سیومی بر پشت چہارمی بر پاسے پیل ہر چہار بعد احساس با خود
 ماشے راست گرفتند باز گشتند آنخہ دست بر خرطوم پیل نہاد وہ اہل محلے او
 را پرسیدند چہ دیدی گفت پیل ہچو عمود باشد مردے صادق و از ایشان عاقلتر
 احساس کردہ آمد ہمہ بران اعتقاد کردند دومی بر اہل محلے خود گفت ترسی
 باشد گوش پیل مانند پراست و آنخہ دست بر پشت پیل نہاد وہ بود گفت ہچو
 تختے باشد و آنخہ پر پا نہاد وہ بود گفت ہچو ستونے باشد ہر یکے عقیدہ
 مختلف در ول کرد روزے میان کوران اجتماعے شد حکایت پیل افتاد
 یکے گفت ہچو عمودے است سطا کفہ دیگر گفتند خلط میگوئی پیل ہچو عمودے
 یا ترسے یا تختے زیرا کہ بزرگ ما صادق گفتہ است ہر یکے بدلیلے ہر
 بزرگ خویش کرد اثبات سخن چو لا بدی است یکے اثبات سخن خود

دوم رو دلیل مخالفت مرد استدلال گفت معلوم است بواسطہ پیل صفت
 شکستہ پس ہجو عمود باشد بہ سپرو بہ ستون صفت شکستہ نشود اثبات مذہب خود کرد
 ورو مذہب خصم و آنکہ ترس گفتہ بود معلوم است پیل را پیش میکنند و
 بنہ اومی ایستند پس ہجو سپر باشد تحت وعمود و عماد پیش نکلند و پس او نشود
 ثانی ہم پر مثال اول اثباتی و نفی کردہ و آنکہ دست بر پشت نہادہ گفت
 عمود و عماد و ترس خطا است زیرا چہ بر پیل چند نفر می نشینند ہجو تحت
 نہ باشد چگونہ میر آید ثالث ہمان کرد کہ اول و ثانی کردہ بودند و آنکہ دست بر پائے
 نہادہ بود گفت محقق است کہ پیل چندین بار بر میگردد ترس و عمود و تحت
 بار بر نمیگیرند این نیز ہمان کرد کہ سہ بزرگ کردہ بودند در ان شہر چہار
 مذہب شد ہر یکے در اثبات مذہب خود غلو میگیرد سبحانہ و تعالی از حتم
 یکے پر وہ کوری را برگرفت اورفت پیل را چنانکہ بود بدید بدین کوران
 گفت اے عزیزان پیل ہین است کہ شما میگوئید و نہ این است کہ شما میدانید
 ہر یکے میان شما بہ اعتبارے صواب ز بہ حقیقت خطا ہر یکے باوے
 بہ زجر و قہر بر آمدند گفتند پر وہ کوری چگونہ رفت پدر ترا ز رفت و ظلان
 بزرگ را ز رفت ترا از کجا باشد۔

را
شود

معتزلی باسی اختلاف کند ہر یکے خصم را کافر و زندقہ خواند معتزلی
 خود را اہل عدل و توجیہ نامد و سنی اورا کافر گوید و ہر یکے بدلیلے اثبات
 فرماید معتزلی منقولی و معقولی آرد احتجاج بہ کتاب اللہ و حدیث
 رسولہ کند و بہ اشکال ارباب و قضایائے منطق را دلیل و برہان خود
 سازد و سنی معقول و منقول ادا کہ صریح کتاب اللہ و حدیث رسول
 اللہ بدان ناطق است تاویلے گوید و سنی نیز معقولے و منقولے اثبات
 کند و آنچه معتزلی منقولی آرد وہ باشد تاویلے کند و معقول را بہ قضایا
 و اشکال و بجز رد کند مثلاً گوئیم سنی برائے اثبات رویت گفت

اللہ سبحانہ فرمود وُجُوهُ يَوْمَئِذٍ نَّاظِرَةٌ ۝ اِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ نَظَرًا لِّبَصَرِ
 ویدن بہ باصرہ باشد معتزلی گوید اِلَىٰ صَوَابِ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ حذف مصنف
 کرد سنی ہم بسیار جا حذف مصنف کند او مرتب کبیرہ کہ بغیر تو بہ میرد
 کافر خواند تک کند بہ آیت وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِلًا فِجْرًا ۙ
 جَهَنَّمَ خَالِدًا ۗ اَخْلُوْا رَا تَا وِیْلٌ كُنْتُمْ بِطَوْلِهَا كَذٰلِكَ اُزِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
 اگر حکایت کنم این سمر مختصر قصہ بو مسلم گردد۔

الفرض این ہمہ کار بہ دلیل متقیم آمد و ہر یکے مذہب خویش علم الیقین
 نامند اکنون حق چگونہ پیدا میگردد سنی بچہ بر حق شد و معتزلی بچہ باطل
 و همچنین مذہب دیگر در آن معلوم علمے دیگر باید کہ پردہ کور دل
 عقل از میان برخو است باشد و حق را چنانچہ حق است بعد کشف
 و تجلی و دیدن ہر چیزے چنانچہ اوست آن را علم الیقین نامند
 بانی دیگر حسابات و ظنونات و خیالات

اما عجیبے دیگر صوفی کہ پردہ کوری دل بہ فضل من اللہ و عنایتہ و
 بہ ارشاد شیخ مرشد مذہب رفتہ او بدان دعوی کند بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
 الْحَسَنَةِ اِنَّ مَرَدَّ اِنَّا دَانَ اِنَّ عَالِمَانَ جَاهِلٍ اِنَّ پِرَانَ طِفْلَانَ
 صفت نابالغ و تکفیر و تفلیل زبان دراز کنند لا حول ولا قوۃ
 الا باللہ و حق الحق سخن بہ صدق گفتہ شد و دیدہ اش کندہ باد
 تا دیدہ گوید صوفی صین شمس را بہ فیض شمس دیدہ است ہم از و بدو
 حکایت کند جمعی الناس در انکار و اعراض اے مسلمانان گردش
 خود را فرارے طلبید و خداے را شناسید چنانچہ لائق شناخت اوست
 اتبع راہ صوفی کنید و انچه پیر مرشد فرماید بران روید لَعَلِّي
 اللّٰهُ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اٰثَرًا تا پردہ کوری از چشم تان
 برخیزد حق بحق شناخت شناسد و اگر اثنائے طلب اجل در یاد

ترا از شناسندگان گیرند و فرود ابرج ایشان سپارند و اگر نه ساکنین شما
 محروم مانید از خدا بازمانید تا با شما چه معاملت باشد **بیت**
 نصیحت کرد بکتوسان اگر آزاده بتان
 و گر گویی که ستانم غلام تست بکتوسان

شعر
 سوف تری اذا انجلی الغبا آفرس تحتک امر حیا

بیت
 بوقت صبح شود همچو روز معامت که با که باخته عشق در شب و مجور

سرہشتاد و ہفتم

جائے شترے را کہ بر شال جبال باشد جمال اقبال بر پشت او نہاد وہ
می برد شتر را ماندگی دستگیر باشد پایش از قدم سیر سلوک بلغزید ماندگی بدر ماندگی
پیوند شد چون ز اہد با و قر و قار و رواد یہ قرار گرفت و دوران و او پیوستے
فرمود جمال اگرچہ مدبر خیال بود ہر تدبیرے وحیلہ کہ کرد آن شتر کہ در روش
ورفتار باد تند بہنگ اوز رسیدے البتہ در مقام کہ وقار و قرار گرفتہ بود
نہ ایستاد رہ روش پیش بگرفت جمال را صبر جمیل لا بدی شد حملہ را
بر پشت شترے و بگر نہاد با کاروان موافقت کرد شتر در اطراف گرون در آن
کرد کہے و برگے کہ اطراف او افتادہ بود بخورد شکم بقوت مال مال شد۔
قوت یافت بہ ایستاد غایبانہ در دشت گشت میکند و برگے و کہے کہ
آنجا بیشتر و بیشتر است بخورد و میگیرد و تا آنکہ فریب و آبا و ان شد موشی با
جوشی باوے دو چار خورد و پرسیدش اسے شتر ازان کیستی گفت من
از ان کہ باشم کہ من ازان خود ام موش گفت ای شتر گاوے و خری
گذرا ازان کے شوخاوش متعاقبہ الوقوع است و نواب و ہر
متوالی و متواتر شاید ترار روزگارے پیش آید کہ در کار تو دستگیری
کند و پامیروی نماید گفت تو بگو کہ شایستہ آن کہ باشد کہ من ازان
او گروم موش گفت ازان من باش آن جسم معطل چشم کرد و خواست
لکدے موش رازند فارہ در سورانے خزید و رفت شتر روزے بر عادت
قدیم خویش سرافراشتہ سینہ کشادہ گردن دراز کردہ برگ کنار میخورد
ریسمان ہمار با خار کنار چسیدہ پچیدہ ہر چند کہ رہ خلاص جت تدبیرے
نیافت چند روزے شتر را بدین گذشت نہ علفے نہ آب خوردے در شرف

تلف افتادہ نزدیک شد پشت زمین را و دواع کند در شکم خاک نزول سازد و چون زاهد باوقار و در ز اویہ قرار گیرد ناگہان موش را نظر افتاد شتر اپ چشمش کشادہ بر روی آسمان نہادہ همچون زاهد بیجان متحیر ماندہ موش گفت ہاں وہاں شتر نہ گفتم ازان کہے شو امروز ترا کہ دست گیری کند و ازین بند کہ میر ماند گفت اکنون ازان تو می شوم داری تدبیر کہ مرا خلاص بدہانی فارہ بر درخت سوار شد مہار کہ بر خار چسبیدہ بود برید ازان فویقہ کار شتر را بصلاح آورد شتر روزگار در جوار آن موش با امن و آمان بسر برد۔

اسے مرد عاقل با تجربہ یکے درین سمرنگ و اندیشہ را بکار برالبتہ ازان کہے بیاید بود غائبانہ بر مثال عمیانست کہ در باد یہ افتد و ہاوی نہ البتہ مسلک و میرند اند کارش بروزگار ہلاکت کشد اگر مرا پرسند بکجبت کرا گویند گویم آنکہ اوست در وامن رہبرے زند و ورپے اورود رکن اصلی طالب دریافت مرشد است و ادراک مرشد صعب المرام اما صاحب دولتے باشد کہ در غیب الغیب دست بردست کہے زند کہ مرشدے ہادی حقیقی بود چہ دریافت مرشد مشکل است امثال اقران اورا در احتجاب داشتہ و البتہ بحقہ پیدا نہیں شود تا کہ ام صاحب سعادت باشد خود را سر جہلاً یا الغیب در وامن مرشد انداختہ باشد ہر کہ مرشد یافت خدا را یافت ہر کہ مرشد را دید خدا را دید کہ اویکے از جنہ امیر پیغامبر است میگوید من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ و آنکہ بہ نطن و وہم بریکے پیوست و او نہ لائق آنت او خود رہ منزل ندیدہ رہ نشاختہ است و بجز برا جگوندہ پیشوای کند و آنکہ او در غرقاب افتاد شناورے باید تا ازان غرقاب کشد و آن غریق را باید پرو بار خود نہ اندازد خود را با شناور سپارد

اما این قدر نقد وقت باشد ہر چند کہ اولائق نیست و از و کارے نمی نرود
 شخص بہ وہم گمان خود متوجہ او باشد بحسب ظن و وہمہ آثار و برکات بیند
 و بشرات اور بصورت او نمایند اما فردا آنا و صدقنا اورا مقام
 شفاعت نہ و شخص را بہ حسب استحقاق بجایے داشته فرشتہ را فرمان
 شود یا روح نبی را بصورت پیر او شود اورا شفاعتے کند و بدان درجائے
 و قربائے کہ طلب داشت بدان رساند الغرض بہم وجہ رو کے
 آوردن و دست بدامن اوزدن و قدم بر پے او نهادن کار ہا دارد
 و روزگار ہا سزد چنانچہ گفتہ اند
 دست و ردامن مردان زن و اند لیبہ ما
 ہر کہ بانوح شیند چہ نعم طوفانش

سر نو دم

حکما گویند خدا ہستی است نیت نما جہاں نیستی است ہست نما جہاں
 صورت خدا است یعنی نمودار صورت و اشکال فیض اوست معنی جہاں
 خدا است یعنی اوست کہ بدین اشکال و صورت ظاہر شدہ است خدا کے
 ظاہر بہ جہاں است جہاں قائم بہ خدا است خدا شخص است جہاں
 سایہ آن شخص چنانکہ ہوا و سراب ہوا ہستی است نیت نما سراب
 نیستی است ہست نما سراب صورت ہوا است ہوا معنی سراب است
 ظہور ہوا بہ سراب است و قیام سراب بہ ہوا است ہوا شخص است
 سراب عکس اوست السلطان ظل اللہ فی الارض اے عزیزان
 قدر صور و اشکال را کہ درین جہاں یعنی آن ہمہ ظل است شخص ایشاں
 در عالم علو است ہر حرکتے و سکتے غضبتے و شہوتے و کذکب الباقیات
 من الافعال و العبادات و النباتات ہمہ ظل آن شخص اند شخص لطیف است
 و کل کشف و ظل لطیف کشف باشد این دم کہ پیش تو نشستہ ام دستے
 و پائے کہ می جنبانم و سخن می گویم بر سر و وزانو بر ہنہا لچشتہ ہم
 ہچنین شخص من در عالم علو جہاں می کند کہ عکس آن من میکنم و لکن معاً
 معاً لا تفرقة بینہما زہے حکمے کہ کلد بر سبتہ است و ربمان آن کلد
 باتارہاے کمنجاب تعلق دادہ اورا از بالائی جنباند ہر حرکتے کہ او
 کرد صورت او در بافتن پیدائی آید ہم ہچنین بیان ما و اشخاصے کہ
 در علو است بیان این نمود ہتے ہست از پرکا لہا جاہہ کردہ
 دست و پا و کمر اورا بر لبانہا بر سبتہ و آن ربمانہا را بہ انگشتان خود
 تعلق دادہ چنانچہ انگشتان می گرداند آن صورتہا ہچنان رقص میکنند

چنانکہ طائفہ رقا صان بنو در اویدہ کمر میگروانند سر نیز میگروانند
 انکشت بر بنی می نہند وقتے بر جیب می نہند تعالی الرب عن ذلك
 علو اکبیراً ارادت و قدرت اور اسہین مثال نمونہ باشد قول
 فارس است الناس یحبون بید قبضتہ و آن راہین نمونہ ^ن مجبورون

است۔

گر از بے گلشنم بگلشن چه کنم
 ندبیر بگویم کہ مسجد تو برو

ورور بگلشنم بگلشن چه کنم
 تقدیر بہ میخانہ بر دمن چه کنم

عرفت ربی بقسم العزایمرا زین نشانے وادہ است

اگر در ریایے مراقبہ افعال غرق شوئی حائے جواہر معارف را در

برکشتی۔

بیت

عوس حضرت قرآن نقاب آنکاہ بکشاید

کہ دار الملک ایمان را مجر و پا بہ از غوغا

وَمَا فَحَمَدًا إِلَّا رَسُولٌ ۖ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ

صورتے نیست کہ از اثبات حقیقت رسالت حقیقت میرساند بود او

تا بود و ان وجود او عین شہود تصور کن قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

انبیاء من از خودی خود مخلوق داشتند و از وجود تصویری خود بہی ^ن صورتی

بودہ اند و ہمہ دین نسانی کردند و میریجے را از وہ و خبرے

میدانند و بدان دعوت میکردند و ازین گمان می بردند و انبیا

را دعوت تیر طعن خود می یافتند ^ن كَفَنَهُ اَجْعَلِ الْاِلٰهَةَ الْغَا

وَاٰحِدًا ۗ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ ۗ مِمَّا تُمَيِّزُ بِهَا

بَنِيهِمْ بِسُوْرٰتِهٖ ۗ بَايٌ ۗ طَبٰطِنُهُ فِیْهِ الرَّحْمَةُ ۗ وَظٰهَرُهُ

مِنْ قِبَلِهٖ الْعَذَابُ ۗ

بیت

دلاتا کے در بن منزل قریب بن آن بنی

جہانے کا نذر و برول رہا بنی بادشاہی بنی

بکے زین چاہ ظلمانی بردن شو تا جہاں بنی

جہانے کا نذر و برجان کہ بنی لھا و مال بنی

سہر خورد ویکم

جوانے قوی ترکیبے لبند بالاموے دراز سینہ کشا وہ کمر بار یک سرین
 گران شکم یک بہ کام فراخ سرفرازان کہ آشوب زمان و فتنہ مردوان
 باشد بہ مثال طادس کہ جلوہ کند و کلبک رفتار میرفت دختر بادشاہ
 بر بام ہچو ماہ بر آمدہ کہ از طلعت رخسار او آفتاب راتابشے باشد
 نظارہ کرد و فریفتہ و آشفتم گشت نہ ادرادست آویزے نہ پائے
 گریزے ہچون سنجہ عارض خود گرفتار ماند سلام را امکان نہ پیغام
 کہ نام بر روزے چند ہواے آن دل بند صبرے نام محمود و ترے غیر
 محمود کرد تا حال پدرا نجا کشید کہ بلغ اللسیل الراجی وجا و نزل الخزام
 الطیبین اذن کنایہ تو اں کر و ز نام تا لک از دست شد و عنان
 عقل گبست نفس صنعہ او فکر صلا قوت روزگار خود ساخت ہمہ ان
 نسلی و قولی میکرد تا آنکہ فراش رہ ضلیع و ضعیج خویش ساخت خیال
 محبوب دبا و مرغوب بجائے نان و آب او گشت قوتش گداخت بہن
 قوت ماوای و مقر خود ساخت مادر و پدر و دوست و برادر و آنکہ
 صدقائے او بودند گرد او حلقہ کردند چہ شد و چہ زاوچہ افتاد
 بہا نہ جواب جاہل سکوت و کلام عاشق متبلا کلام بہوت بہ فلیونے
 و حکیمے و طبییے پداختند ہر یکے نبض و دلیلے و فراستے و یدرنجے احاس
 کردند کہ از صفر او سودا و دم و بلغم نباشد ہمہ دست از علاج کشیدند
 بہ پاپس باز گشتند و در عشق را نشانے نیت جزوے سروے و سینہ
 گرمے بے خشکے چشمے ترے تنے زارے سینہ نگارے سخن محکم
 بالظاہر از حالت او مشاہدہ میشد گفتند این را گرفتارے

دیگر احساس میشود مگر دپو و پری پر تو سے زود باشد طافنا ازین طبقه حاضر شدید
 اور از خویش معلوم کردند کہ کتابت حکایت کردند کہ پسر باو شاہے عاشق
 کنیزک حرم پدر شد چنانچہ رسم عاشقان است خواب و خور و آرام و
 قرار از صحبت آن شاہزادہ بوداع پیوستند ماورش تدبیرے ساخت
 نابود او وہیے بردگر این پسر بجائے دل بہ باو دادہ باشد و آتش عشق
 عیش خوشی اور اچون کہ خاشاک سوختہ و خاکستر کردہ بود پروہ تنکے باریکے
 صافے شفافے میان خود و پسر آدینخت کہ دلش مگر بہ کسے آونختہ است
 دراعے آن حجاب نشت فرمود ہمہ جواریات حرم را فرمان رسانید
 ہر یکے پیش پر وہ من شو گذر و تا از گذشتن کسے حالت پسر را مشاہدہ
 کنم و رنگ روے و ہیئت او نظارہ کنم اگر میان این بتان و لہرو
 میان این خوبان مرا فرسوسے کہ دل پسر مرا بہ بر گرفتہ است از ہیئت
 او و ہیئت معلوم شو کہ پسر بکدام اہد گرفتار است و بکدام اشکال
 کارش منگل شدہ است و پسر را بنیم کہ تغیر بشر او بدیدن کہ شد کد ام
 رفتار است کہ ضیاء او چشم پسر را خیرہ کردہ است کد ام سروے بلند
 است کہ پسر اہت کردہ است کد ام شکلے است کہ دل او را پڑ مردہ ساختہ است
 غار خیال او در دلش متکلم شدہ البتہ برہ و از تغیرے خالی نباشد
 آہ مشک و عشق نہاں نہ توان داشت البتہ حالت ایشان تمام دل ایشان
 ایشان را فضیلت ہمان خفیہ ایشان کند کلا یدخل الجنۃ نسام
 ہر یکے برہ خود رفت مشوقہ پا بر زمین ہی نہہ منت بہ آسمان میدار
 تبسے میکند آنچہ نظارہ اعجب بہ باشند بچشم چشم نظر سے میکند
 کہ جہانیاں مشاق گردند و ہر جا کہ دے است رنجور بتلا کرد دستے
 میگرداند کہ غنچ و دلال اسرار رہنما شد بہ مجردیکہ این آفتاب مطلع
 غیب طلوع کرد و این نور کہ بہ نز و یک عاشق و مراد کلا اللوف

استار باشد شہو دے نو د عاشق چشم تیر کشا وہ ماند وہ بہ ہر دو دست
 کر حیرت گرفت و لباز از بان می چشید از بسکہ خشک می شد مذوقطرات
 از چشم بچو ابر بہاری می چکید وے سردے بر آوردہ کہ ملکوت و جبروت را
 بسوز و چنانکہ فرشتگان بر دگر بستند ما و محقق کرد کہ این بتے است کہ
 دلبر پسر من است پر وہ حیا از میان بر گرفت جلبات بے شرعے را اور بر
 کرد پسر را دست گرفت بہ پائے آن جا و دگر دلفریب انداخت گفت از آن
 تو شدہ است بجناب دامن و رفتار و اشکال تو خود را پرستہ است بچشم
 وَيُحِبُّونَ مَا قَصَدْتُمْ مَحْقُقًا اسْتِاقَادَةُ خَوْشِ رَاگر د آر روا بود کہ
 دل باد وادہ را فرو گذاری القصہ ازین حکایت مردمان خیالے بر وہ مگر آن
 دختر را ہم عین خطرہ پیش آمدہ است اتابک و مامک او با او خلوتے
 روز گفتند قصہ حال را اعلام با پد کرد کہ تدبیر مفاوضہ پیوست گفت گفتار
 را فائدہ کار نمی بینم مرغے بہو اسے خویش می پر و ولم را جنبہ حوصلہ خویش
 آشیان آن مرغ ندانم ما و اسے او نشا سم نماند چارہ این بچارہ جز بہ خیال
 سپردن جان و دل را بہ وہم و خیالی او خویش داشتن تا آنکہ عاقبت
 بہ حسن عاقبت باز گد و د جان بہ جانان وہم دل بہ دلبر سپارم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
 لِرَيْدِهِ رَا جَعُوْنَ فرود و خانم خلوتے اختیار کرد وہ حضور او سرفرد گرفت ساعتے
 وزمانے بلکہ وقتے لطیفے و آنے نہ گذاشتے کہ صورتے از قدس مثال آن
 جوان تشکلے و مثل نمودے و گفتے انا من اھوی و من اھوی انا و این فرمودے
 کہ من او آراستہ آم و این منم کہ تو عاشق شدہ مرا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ خَوَانِد
 مَا الْکَرِیْمُ الْحَکِیْمُ گویند من را ہبائے مختلف وارم الطویق الی اللہ بعد
 النفاس الخلاق ہر کسے را رہے بر خود آرم۔

را د گفت
 تدبیرش

نہ دل را
 حوصلہ خویش

اما این قدر بدانی کہ بیج طریقے با ذوق آمیختہ و با شوق سنجیہ این
 جہان و آن جہان را پیوند کردہ و با ہم دوختہ از طریقہ عشق نیست اگر خواہ

خواندہ باشی الجواز قنطرة الحقیقت معینش جز این نباشد

غزل

دولت عشق را نہایت نیست عاشقان را بجز ہدایت نیست
 ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق او بداند کہ جز این عنایت نیست
 عشق حسے است از برون بشر آب و گل مرورا کفایت نیست
 عشق را بو حنیفہ درس نکرد شافعی را درو روایت نیست
 بواجب صورتے است صورت عشق چار مصحف از ویک آیت نیست
 چنانچہ خواجہ سنائی ازین عالم نشان دہد - مثنوی
 ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر از گریبان تلج سازی و از بن دامن سیر
 تا از ان تلج و سریر آید ز مہر و یان غیب ہر زمانے نو عروسے نقش بند و بر ضمیر

۱۔ زبی لضم ز اے معجم فتح با یعنی رسید بیلاب پیایے بجل لبند کہ آنجا آب نیرسد۔ ش
 ۲۔ طبی لضم کسر ط سر پتان مادیان سباع و خرو اسپ و نافہ و جز آن۔ و فی المثل چاؤ
 ۳۔ الحزام الطبعین اے اشند الامرو تقا تم۔ م۔ ا۔ حزام انچہ بوسے بند و تنگ سٹورم

سرفرد و دوم

اے خوان صفا و اے نخلان وفا برا و ران کریم اے دوستانِ حمیم
 اے مونسان ہمدان اے ہمرانِ راست وائے رہبرانِ راست گو اے
 محرمانِ ہم کار اے مومنانِ روزگار اے ہمشینانِ موافق اے غمخوارانِ
 صادق بدانید بدانید خوبانِ باکرشمہ و نماز باشند خوبانِ خود نواز
 باشند خوبانِ از انبازے نیاز باشند خوبانِ جفا کار باشند خوبانِ سرفراز
 باشند خوبانِ تمگار باشند خوبانِ بے رحم دل آزار باشند خوبانِ ناساز
 وار باشند خوبانِ بے شفقت بے در و باشند خوبانِ ناجوانمرد باشند
 خوبانِ خود باشند کہ وہ باشند خوبانِ بے در و باشند خوبانِ قطرانِ طریق
 دل اند۔ خوبانِ غارتگر جانہا باشند خوبانِ بے شرم بے مروت باشند
 خوبانِ نخل بے فتوت باشند خوبانِ خود ستا خود نما باشند یکے با دوسرے
 نخواہند یکے را با دوسرے تیارند سخت توے اند و دوسرے مدارند کہ از و
 خوف و شرم در ایشان باشد شخصے مطلوب محبوب نامند مشوق نامند
 مشوق نامند مرغوب نامند با تو یکے شدہ ایم میان من و تو بیگانگی نیست
 ما رضا جوے تو ایم با ہوا خواہ تو ایم میان ما و تو دیگرے گنجد ما ازان
 ن نابیوسان تو ایم ہمہ آن اند اے تبت ناگہان تا بیوسان نظارہ شو و چیزے باو کے
 بازند ہیچ دشمنے ہیچ خصمنے ہیچ بلاے بدخواہی بد سگالے آن نخذ شتیدہ
 کہ بیالی با مجنون چہ باخت یکے اخص الناس اس ذل الرجال اقبم الاشکا
 را شوہر ساخت ہمہ خود را بد و دود خود را ملوک نامورا و انکاشت ہیچ آفرید
 خبر دارد کہ بر جان آن عاشق محزون بسکین مجنون چہ رفت و چہ گذشت چگونہ
 برخت و چگونہ دوخت و چہ اند دخت و چہ بلا و محنت کشیدہ چہ نخل و شرمندہ

و شرمسار ماند۔ سبحان اللہ گوئی دعویٰ خدائی وارد هر چه خوش آید بکنند
 با سلیمان داؤد و رب الفزت رحیم غفور و دوو چه افضال و اکرام و چه انعام
 و احترام باشد مرحله آن این باشد لا یتبعی لاحد من بعدی
 وحوش و طیور و شیاطین و جن و انس همه به فرمان آوردند تا آنکه با د به
 فرمان او وزو کارها همه برداوسند و با این همه به صد خواری و زاری
 همه شکتگی انگشتریش از دست اوستانند و عفریتے را بجائے اوشانند
 و در بر میگردد و پر کاله نان میخواهد و در زنبیل او کسے لقمه نمی اندازد
 محضه دیگر آخر الامر بدین کشد فخر علی و جهه فکوبین الامرین
 هیچ فکر می افتد چه اعجب به کارے است این همه شد۔ آدم را یاد
 نکنی مسجود ملائک سازند بر تخت عزت شانند و ملائک تحت او را بر سر
 گرفته هر جا که خواهد برند و او را آدم صفتی نامند کیبار که وانه گندم خورد
 یا تین با کرم علی اختلاف الاقوال رسواش کنند برهنه سازند و زیر درختیکه
 رود درخت فریاد کند غنی غنی تنخ غنی دو باش از من و از بالا علیین بر
 بر توده خاک اندازند نفسی که از و بیرون آید فرشتگان فریاد بر آرند
 الہی از نفس آدم تنگ می آیم و این فرشتگان حاملان تخت او اند
 و خدمت گار حضرت او دعوت نوح بعز و اکرام قبول کنند و اگر پسر را
 دعا کند طعنہ زنند و رو کنند و صیب را که بد و متحد و از و دیگر بیشتر و بیشترند
 تبع جملہ انبیاء و نشان او گویند من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ این نیز فرمایند
 قل انکم تمحبون اللہ فاتبعونی محبکم اللہ
 در حرب بدر غربا و شرقا اکرامش و بندہ ہر یکے صحابہ گران سر فرزان خرابان
 و ررہ روند منافقان مشرکان ناکین و ستم ماندہ حرب بدر چندین چرب زبانی و شیرین
 سخن باوے رفت اما حرب احد وندانش بشکنند رخسارہ بشکنند میان مروگان اندازند
 صیہات فہیہات این انتم ایہا المؤمنین و ترہاتکو و این انتم ایہا القلندر یہ

کرم یعنی کاف
 و کون را انکور
 ش۔

تَلَمَّا تَكْمَدَ اِيْنَ اَهْلِ الزَّهْدِ وَالْعِبَادَةِ مَغْوُوْهُمْ بِاَقْوَالٍ تُكْرِمُ كَارِيكَ خَوْبَانَ رَا بَا مَبْتَلَا يَا اِنْ كَرْتُمَا
 خُوِيْشِ اِقْتَادُوْست كُوِيْ نُوِيْ اَز اَلْوَهْتِ قَسْمَتِ اِيْشَانِ رَفْتِهٖ اَسْتِ وَاگَرَنْ چَنْدِيْنِ
 تَرْفَعُ وَا تَعَزَّزُ چِيْستِ وَا چَنْدِيْنِ تَعْظُمُ وَا تَكْبِيْرُ بِرَكْمِ مَكْرِهَمَا بَا شَدَّ كِهٖ اِيْنِ بِيَايِ دَعْوَى خُدَايْ
 مَكِيْنِدِهٖ خُوِيْشِ رَا حُوُوْ سَنَائِيْ سِيْكَنِ الْمَجَازِ قَطْرَةُ الْحَقِيْقَةِ پِيْ مَحَلِّكَ نِهَادِهٖ اَنْدَكِهٖ بِدَوَا اَعْرَابِ
 اَوَّلَامِ خِيَالِ رَسْتِ كَارِي بَا شَدَّ

بیت

غیر رقم باشد بوئے زلفت خراب اندر پزان بوئے رقم

اَرْبَعِ فَيَضَانِ اَز اَنْ عَالَمِ نَجْمِشِ اِيْشَانِ شَدَّ اَسْتِ چَنْدِيْنِ سَرْفَرَا زِيْ وَا بِيْ نِيَا زِيْ
 اَز فَدَلِكِهٖ اَنْ اَسْتِ

بیت

وَرُوْجِهٖ نَكُوْرُوِيَايِ زِيْبَا هِمِهٖ اَوْدِيْمِ وَا حَسْنَ رِيْخِ خَوْبَانَ پِيْدَا هِمِهٖ اَوْدِيْمِ
 تَوْحِيْدِ وَا وَحْدَتِ هِرُوْرَا بِيْكَ حَرْفِ نَبَشْتِهٖ اَسْتِ وَا كَلَامِ تَمَا سْتَرُ كَرُوْهٖ تَفَكَّرُ تَعْمُرُ
 تَا قُلْ تَوَصَّلْ وَا اللّٰهُ اَعْلَمُ

سرخود و سوم

بیچ نظارہ است بچشم عبرت شدہ است جمال رونق گلزار بہ سبزی و تری است
 و ہنرہ بہ سیاہی نیشہ تلمیح دارد بسایہ رنگی کہ اورا نیکے نیکے باشد کہ فریب
 دلہا و گرفتاری جانہا گرد و فاقح لوتھا صفت ہر رنگ کہ بہ کمال براق خود رسیدہ
 لک در مرید یہ رنگ براق تمام دال بہر ستر روم اللہ اللہ شاہدہ شد در
 تجلیات و کشفات بودہ ام این جمال و این کمال این حال باللہ الکبیر المتعال بہ نعمتے بود کہ
 وہم پے گم کردہ است خاقانی نشانی ازین حال بہ عبارت فصیح تر و بیانے بلیغ
 تراشارت کردہ است

ہست

قصہامی نوشت خاقانی قلم اینخار رسیدہ دسر شکبت

سمرنود و چہارم

جوانی قیاس ہفتہ سالہ یا ہر وہ سالہ برہنہ تمام سرسبز لنگوٹہ تہہ داشت ہر برہنہ
 و چندیں موئے جعدیتہ چنانچہ بنام بتے و پیرے بیکندہ در قفا آویختہ دال و سین
 او از کاف برون آمدہ طغرای لاہوت و ملکوت بنام ناسوت ساوگی آزادی
 اور اثبت فرمودہ و اگر داشت انور را اثبت کردہ لمعانے و براتے کہ وارد
 سبحان العزیز الحکیم قدس منونہ و تراہت و لطافت چیزے نمودے بیچارہ گرفتار
 مسکین مبتلاے الوہیت را مثال تصور کن کہ درختی باشد سر درخت ازین عرش در
 گذشتہ وینجا خاربہ فی تمومہ الارض بود و برگ آن درخت در خوردی و تنگی مثال
 دانہ سرشفت و فیض رطوبت ہواے شب نم میوہ او قدر دانہ سرشفت محمد حسینی
 مبتلا بہ ان برگ و بہ ان میوہ ہر نفسی جائے دیگر مینماید بہ صورتے دیگر برمی آید
 مسلمانان مسلمانان گرفتارم گرفتارم رحمتے ہمن لطفے طرف من لا حول ولا قوہ الا باللہ
 مصرعہ بیخرا نرا ازین قدم رنجے نیست

گفته اند بی نیتق و بی بصیر چنین دانم که این سخن گفتار بزرگان است

الصبر عن الله عن ربك بعد تجاوزك است این چنین صبرے گویند غیر محمود است

چنانچه شاعر گوید

شعری

الصبر محمود في المواطن كلها الا الصبر عنك فانه غير محمود

ن مرد سپردد و آنکه گویند الصبر عن الله اشد بیان الصبر عن الله و کونه الله مرد و نبرد و در و سپردد
که گل چین بنزد باشد که گل چین سپردد و باشد این دو معنی را اثبات کرد و نکو بیانی که ایشان فرمودند

و نکو نشانے که ایشان دادند اگر این چنین بودے تجلیات اختیار بایستے و اندا

بصیرت بعد افتتاح او اگر امکان بشرتے بعد آنکه بصیرت کشاد ممکن اندا نسبت

مگر سجا نة و تعالی در بعض محل سد بصیرت کند چنانچه سد بصیرت محال یعقوب

که در حق یوسف بود - اما الصبر عن الله اشد یعنی اربع اصبح اغلظ و ارد هم وجه

توجیہ ہے است این سخن غورے دار و فکرے کن بہ بین اما الصبر عن الله

را اگر این معنی گویم و جہہ و جہہ باعتبار صحیح بود حق سجا نة و تعالی تجلیات لطفت

دارد و تجلیات فہر دارد تجلیات جلال و جمال دارد - جلال آن را گویند کہ نسبت

بہ عظمت و ہیبت و شکستن تمجلی و قطره قطره کردن او این کند و ثانی حال مکا

بدایعود سالک تمجلی بر و تجلی جلال شود این شکستہ و گستہ قطره قطره کرد

و عظمت و ہیبت اور تاب آوردن نتواند گریز گیرد و خواهد در بنہ حال رو و

اکنون کجیل کہ رہ نیاید خواهد از سختی و درشتی این تجلی میخواہد اصل کار را بگذارد

کہ این در تاب ادنیست و اگر میخواہد ذکر نگوید مراقبہ نکند این صبر است بود

و دیگر تجلی جمال تحمل بہ تعزز و تکبر میکند و بہ خود بینی خود کانی میبرد اکنون صبر از

جمال حق کردن و مصلحت تواضع و تواضع را پیش گرفتن اغلظ و اشد و اعظم و اہل

بود - تجلی قہر یعنی ہر منظرے نہ سوسے غیر متحن ملک مستہجر جمال اور از نظارہ

شود و آن صورت بہ رہ خویش و لہار خویش میکند شخص تمجلی - اتباع عالمیست

نبیہ و رعایتہ لاتباع قدم شیئہ و اختیارہ قول المحققین
 المتجلین ریاءاً لہما رفین خیر من اخلاص المریدین ازان تجلی خود
 را باز آرد آہ الصبر عن اللہ اشد مثلاً ان کارہ باشد در منظر او لہ آن کارہ
 تجلی کند او از رہ خود و بجار خود پیستد خود میکشد این صادق حادثی یعنی بدکارہ
 و این مخلص متخلص ازان خود را بازمی دارد و حرمان اختیار میکند صادق
 والايمان قول محی الدین ابن عربی آید و یفوتک خیر کثیر فلیکن
 و دگر تجلی قہر و ربلیات و محن و در صورت قہری چنانچہ مار و گژوم و
 گرگ در صورت ایشان تجلی کند و مردورہ گریز مخوفاً من تلف الروح
 گیرد الصبر عن اللہ اشد باشد تجلی لطف۔ او تعالی تجلی کند در محل
 لذو ذی مرغوبے معشوقے لاجرم عین حفظ نفس است

مرو باز ماند کہ خط نفس بہ نفس نہ دہم و او را آکل و
 شارب و زانی نام نہ ہم و اگر چہ تجلی است پس آن کہ ورثے و ظلمتے در و
 طاری گردد۔ آئی دانی۔ الصبر عن اللہ اشد باشد۔ و دیگر کسے باشد
 دلش خواہان است اصول و جانش خواہش فصول با این ہمہ خود را ناشایستے آن وصول
 و نالائق داند اوقاتے کہ مرجوہ است البتہ آن سالک مبداند این حالت
 است ہرچہ بخوہم بدہند اعظاماً لیشانہ و تحقیراً لنفسہ در کشاوہ
 است حاجے و در بانے نہ ایستادہ منع و دور باشے نیت مع مذاکله
 یکے درون در قدم نمیدہ و درون نمی ایستد باخو و این میگو بد من
 ناظر او منظور من طالب او مطلوب من عاشق او مشوق لاحول ولا
 قوۃ الا باللہ

مصراع

دلاوا من فراہم کن کجاہ و کجا ایشان
 بان و ان الصبر عن اللہ اشد باشد یا نہ معشوقہ خلوت کردہ
 است و دلالہ راز خانہ بدر کردہ است و حجب و استار را از

میان بر گرفته است و صورت رضا را بدست جلوہ داده است افعل
ما مننت الی الخ ذہ نواز و عاشق متبلا و سکین مشتاق پر بلا عصمت او
و احترام او آن بیچارہ را محروم میدارد زہے صبر ہر آئینہ اشہ
نامند۔

الصبر علی اللہ تنوعات تجلیات و تقلبات و ہور ہر یکے در

سین و شہور تجلیات لایتناہی دارند و تجلی را در جملہ تقلبات و در کل

طورات در ہر رفتے حطے عطیے استر سائلے کردہ باشد اے عزیز این

را صبر علی اللہ گویند اگر نمنے وردے و اگر قبولے و وردے و اگر

محنے و شدتے و اگر راحتے و فرحتے دامن گیر وقت او شود اور بہ

خداے خویش صابر باشد در ان عطا و در ان حط و تجلی کہ بہ حسب حط

و حط بود و او بدان تجلی صابر ماند این را صبر علی اللہ گویند۔ و دیگر

الصبر علی اللہ یکے تجلی را مقروض و مستقر خویش سازد و اجمال است و ^{تفصیل}

است اطلاق است و تفسید است مردے بر مقیدے مفصلے ماند تا آنکہ

ہمہ او بد و صرف شد الصبر علی اللہ گرد۔ دیگر علی بر اے علو و استعلا

راست مرد شکن و مثبت و مستعمل بر تجلیات باشد ہر نوعے و ہر صنفے

کہ او خواہد نقد حال او شود و بکون مسیطر اعلیٰ الحال لا الحال

مسیطر علیہ با وجود آن تنوعات خود را بہرچہ خواہد بدہد و ہرچہ

خوش آید نقد وقت باشد مرد بہر شخصے آئندہ رونذہ است گاہ بگاہ

اور ارفع نسبت با این ہمہ تقاعد میکنند ہر درے شیند دروں در

نمی آید بادشاہ با رعام داوہ و آن شخص از خواص او و از ملازمان

در گاہ او با این ہمہ در بارہ حاضر نمیشود۔

الصبر مع اللہ۔ عن علی حکم اللہ و جہد انہ سبحانہ

مع کل شیء لا یزایلت صبر باہر یکے و باہر چیزے بدین صفت

نه مفارق باشی نه موصل نه مزایل باشی نه مفاصل این جا تو بصفت
 او باشی او به صفت تو الصبر مع الله هر جزئی از اجزائی تو آزا که
 جز لای تجندی خوانند جس وجود تو با آن اجزا باشد خذ خذ زبے صبر
 الصبر مع الله بعد الله مع معنی بعد باشد چنانکه قَانَ مَعَ الْعَصْرِ
 یُسْرًا ے بعد العسر یسرا بعد کشف تجلی و بعد ظهور حقایق امور مرد
 صبور را چه نیک گوارا و خوشتر باشد سخن بیشتر و پیشتر هم هست اشارت افشا
 چند توان امین قدر بسنده باشد الاشارات من العارف حسب

للعاقل

بیت

قلند را درین مرد و مکان نیست
 چو میدانی که محرم در جهان نیست

زمین آسمان هر دو شریفند
 سخن کوتاه کن محسود و فخری

سمرنود و ششم

مردم در فرصت جمعہ ایستادہ رخ بر منہ تکیہ بجراب کردند و شست دہرہ مرز بود
 و میگفت این ہمہ تسبیح و نماز شام و قرات و سجدہ شام آن میم را بر میکنید و میگوید
 بدین نخرم و خدنی کرد عالی را در گلزار و در گاہ بہار و در فشدہ تازگی و
 دورے بخشید

بیت

در فضاے قدرتش آدم جو ابلین لعین
 در فضاے مقیش عالم سبب از متطیر
 چه علیے و چه موسے و چه پیر سلطان احمد
 چه ترسا و چه منج انجا ہمہ گشتہ برا بر ہیں

سرنود و ہفتم

مجنون در خواب دید گوی لیلی کار وے کندے تا ویرے در حلق

مجنون راند تا آنکہ تمام سہل کرد پس آن پر کالہ کرد با گوشت و پوست و مغز

و استخوان در جوال انداخت بچو کوب بکوفت گوشتابہ ساخت ذرہ ذرہ ^{لے جوال یعنی بادن}

کرد سخت باریک تنگ آنرا بخت باہمہ بو افزار ہا خوشبو کرد و خود بخورد ^{ن با قرار ہا}

چنانکہ کاسہ لیس و دیگر لیس ہم کرد مجنون بیدار شد فرحان و خوشان

شادان و شادمان بیت خوانان بہ آہنگے دلنوازے دشتکے مینزد در قھے

میکند و این بیت بخواند

شعر

اذا بصرتہ ابصرتنا و اذا البصر تني البصر تہ

گویم تعبیر میکند من و لیلی یکے شدم و بود من در وجود لیلی از من نماندم

ہمہ لیلی ماند مرا بخورد و مرا از من بستید من در بدن و جسم او ہضم گشتم سفلے

کہ از من یہ من بنی من نسبت بود آن ہمہ را بنیداخت خالص خلاصہ را کہ با

اوستے تمامے داشت آنرا با خود گرد آورد ہمہ او گشت مرغ شکر یزہ

چینہ کرد خلاصہ خاصہ اورا ایستد عصارہ اورا برون انداخت زنبور

نزد سرسری رازد بر کرد بہ سوراخ خود برد آن مردہ بہ دم خود بہ فیض

خود ہمچون خود گرد و انید تا آنکہ او ہم زنبورے زردے شہ پریدا کافر

الی اکافر فیض با فیض پوست صورت دومی از میان برخواست نتوان

گفت تجمل اللابوت بالناسوت هذا قبیح والمعتقد غیر وہیج ^{ن بیج}

بر مجنون آمدند مجنون سردر گریبان کشیدہ و خیال وجود لیلی استغرق

ماندہ یکے گفت باوے جاء لیلی مجنون گفت انا لیلی مجنون ہمہ در

لیلیانیت شدہ است ہمہ لیلی ماندہ است پس در گفتار انا لیلی صادق

باشد وعن علی کرم اللہ وجہہ

شعر

انتم حقیقت کل موجود بید و سوا کفر فی العالمین تو ہم
 اگر اتحاد را مثال صورتے فرض نتوان کرد بچند نوع بیان کنند
 یکے سوختن پروانہ در شمع و با شمع یکے شدن و برون انداختن شمع مثل
 پروانہ را و برون انداختن ضیاء نور سایہ بہ ضیاء نور آفتاب
 بسنن آب بصورت زلالہ و گداعتن زلالہ عین آب شدن و نیست نابود گشتن
 سراب بہ ظہور ہوا و این خوابے کہ مجنون در غیلہ لات و یوانگی خویش دید
 یکے از مجنون پرس چه لذت داشت را ندان کار و لیلی در حلقش چه
 راحت بود و چه سختی داشت در پر کالہ پر کالہ کردن تن او و بگو کوب
 کوفتن و گوش تانہ ساختن چند ترفی و چند مزید است و چه انواع مجلیات
 و کشفات در حق او میشد در پختن و آتش دارن و اورا خوشبو کردن
 و خوردن لیلے و آن صوفی گفت آہ کدام مذاق این ذوق گرفت
 درین خائیدن و فرو بردن او ایچ بیدانی کہ چه میشود از غایت وصل
 و انتہائے درجات کمال کونہ وجودہ میگردد اسلک مر علیکم
 و رحمت اللہ و برکاتہ۔

سرخود و ہشتم

محرے از مجنون پرسید اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مرا دتو نباشد چه
کنی آن دیوانہ رضا طلب مجنون بوالعجب گفت من بر مرا دلیلی باشم۔

شعر

اسماید اتصالد ویرید ہجری فاترک ما اساید افایرید
اسری فی الوصال عبد نفسی وفی الحجران مولی اللہ والی
اگر مرا دتو اے دوست نامرادی توست مراد خویش من از تو و گر نخوام خواست
اگر آن پرسندہ از من دیوانہ بدست بر کشتے پیوستے گفتے
دیوانگی در کار است ستمگری کہنے۔ باز گفت اگر ازین دست بستر پتروار و چہیلہ
سازی گفت در برش گیرم مربع نشستے سازم اگر او اضطراب کند و بدین دنیا
ندہد گفت شہ پلیدی بشلم و ہم زانو باشم پس ابن افسانہ و حکایت و دست
بازی بہر بہانہ چہ کم آید گفت اگر استحقاق و استخفاف شود ترا از نزدیکی
بہ دوری بر ند چارہ آن چیست گفت استادہ نظر بر روے لیلی دارم۔
مصرع۔

او کند ناز و من از دور تماشا بینم
مفاوضہ دیجو کرد گفت اگر از آن خانہ بر آئند و از آن سراپد
کنند چکنی گفت بر در نشینم اگر از خانہ بر آئند سر بر آستانہ دارم تن را
بہ خاک راہش بہ سپارم گفت اگر آن رقیب زشت ترکیب و آن سہ رنگ
بدرنگ و آن دربان نادان اگر ترا چون قمامہ آل سخن و آن راہ و آل
جناب و آن گذر گاہ برون اندازد چہ حیلہ سازی گفت ہاویہ زاویہ گرم
ہما بخاکونت باشد البتہ کسان لیلی دران گذر اختلاطے و تر دوسے کند و گردے

و غبارے و دغانے و بخارے کہ از سخن خیزد مرا تسلی دل بود گفتم اگر بر آن
سکون حرکت فرماید چہ کنی گفتم یکے از مسکان قباب غیرت و شخصے از اقطان
دیار حیرت من باشم گاہ بیگاہت با پاسبان سگ کوے لیلی درسام
و باوے ہر بارے دوران کوے شبے روزے گذرے کنم بیت

من ساکن کوے شہر عشقم نتوان ازین دیار گریخت

گفت اگر مصلحت شہر یا را آن لقبہ و سپہدار آن قلعہ این افتد کہ
نہ چون ترا جلا فرماید درین مضیق چہ توان کرد و درین مضیق چہ توان شست کہ
پرتاب کردہ اند آہے سردے برد و بجائے گرمے کرد گفتم ہر کجا کہ
باشم رو بہ شہر لیلی آرم اگر من در مغرب باشم و لیلی در مشرق مطلع اورا در خیال آرم
بداں تنقیض کردم - بیت

اگر چہ در عرب از بہر قبلہ کعبہ بنا شد نبود قبلہ مجنون بجز قبیلہ لیلی

استفارس و بگر کرد اگر بنوع من الا نواع و موجب من المواجب ترا
ازین توجہ مانع آیند بچہ شبست کنی بکہ تعلق کنی چہ دستگیر چہ چارہ چہ حیلہ
فہمہ بز دگفت

مصراع

منم و خیال بازی شب و روز با جالش

عجب نقطہ ہامیت این خیال و عجب خانے این بے وبال انتہا کام
لنا حالت

وصال را در زمان واحد در دام تومی نہد اگر چہ اشارت در دوری
میکند و لیکن مہیج و شوئے ہم ہمت مگر رہبر عشق بہ کجا رسانید و کبکہ ام ہنر کے
قرار گاہ داد ہر چند از لیلی دور تر افتاد باز عشق در رہے برد کہ اقرب
من کل قریب باشد حجابہ النور لو کشففت لاحیرقت سبحات و جہم
ما انتھی الیہ بصیرہ من خلقہ حجاب نور کشفش شعیل آمد و اگر امکان
تصور کنند ہیج وجود را شہود نہاند کذا اللوف حجب نورانی کذا اللون
حجب ظلمانی کذا اللوف تلج کذا اللوف ناسر ہفتاد ہزار

در ہفتاد ہزار ضربے کن بہ بین کہ آنرا پس انداخت و کہ گذشت و کہ بامراد
خودشت زہے عشق خیمے محبت بہ طرفتہ العینی بہ یک خیال ہمہ را بہ سوخت او
خود بخود در خود تصور کرد خیال را متحکم ساخت تجلی اللہ للناس علامۃ و
لابی بکو خاصۃ جلوہ گری بود با این ہمہ مقصود را در بر یافت شد
ذکرے و مراقبہ مرید را فرماید و این ذکر و مراقبہ جز تصور و تخیل نیست
حکایت از ان مترشد ان شنیدہ باشی کہ این خیال مترشد را تا کجارتا
بیک وہم ہم یک خیال ہمہ حجب و استار را بوخت ہم نشین حضرت و محرم
اسرار گشت و ہُوَ مَعَكُمْ اِنَّمَا كُنْتُمْ شَائِدًا حَالًا اَوْ شَاءَ حُوْدٍ چہ میگوید

بیت

از بعد مکن شکایت آختہ چگر کہ غایت قرب می بینی ارا
وَتَحْنُ اقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَسْرِ يُدِ عَجَب رَابِطَةٌ كَمَا بَيَان

بیت

کرده است -
شب با تو غنودم و ندانستم روزت ببتو دم و ندانستم
ظن پرده بدم کہ من بودم و من حبلہ تو بودم و نمی دانستم
حاصل اگر چہ عشق دستگیر تو شد رہنما کے تو گشت حکایت گلخن تاب و
ملک شنیدہ باشی کہ میان ایشان چہ خیال بازی رفتہ است و ہر یکے

بیت

بادیگرے چہ اتصال داشت سلطان عشق خیمہ بچرا اگر زند
خیالی شو خیالش اصل کار است خیال است این کسے را اولی را

۹۹ سمرقود و ہنم

ذوالنون را در ساحلے عورتے پیش آمد ذوالنون اورا پرسید من
 این اقبلت از کجای آئی اوگفت از طائفہ تجائی اجنوبہم عن المضاجع
 کہ ایشان را ہمہ شب خواب نیت ذوالنون گفت الی ابن تریدی کجا
 بخوابی کہ بروی گفت الی **بِرَجَالٍ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ**
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بیچ میدانی آن عورت کہ بود صورتے از عالم غیب از
 مقرر قدس تخلی کردہ است و از مطلب و مقصد قوم انبائے میکند و از مقرو
 مستقر خود خبرے میدہد و از اہل تلوین و تکمین بیانے می پوند و از بود جو
 خود اشارتے سفیر ماید و میگوید تردد و اختلاف من بین الطالیفتین باشد از
 ن مردے ایشان مردے بردے ایم و اشخاصے بہ اشخاصے روم اما بود شہود من
 بر مردے باشد کہ ایشان را بیچ مانع از موانع و اشکیرو قید قدم ایشان
نُبُوَّتِجَا فِي اجنوبہم عن المضاجع حکایت از طلاب کرد کہ ایشان از باب
 مجاہدات مکایدات اندر مرزے از احوال مہبان نو و چنانچہ گویند کہ کل نوحہ
 علی المحب حرام بر ایشان باشد و از ایشان بگذر و سب بیچ ذوق
 و تحیل شوق با ایشان باشد نماید را باید آورد و شنید و خیزد چنانہ باز نہ
 و آنرا دلیل بر کمال جمال و انتہائے بہائے خود ساد و شنیدہ باشی کہ عاشق
 طالب جمال حسن بشری او معشوق عاشق عشق عاشق و محب حسن و نیک خود آنقدر
 عنایت و رعایتہ در باب طالبان مہبان بود کہ بہ رسیدگان و قرار گرفتگان
 نباشد رسمے است مرخصان ملاح را عاشقش برالواع بوند سیکے طالب مجتہد
 سائر متعبد و بہ بیچ مرادے نرسیدہ ہر در ریاسے طلب غرق است دور گردا
 ارادت متعبدہ روے کارے پیدا اندہ مرد و از پس خواست مراد و تعلق و

واضطراب مانده و عاشق دیگر باشد گفتم و شنیدے پیامے و دیدنے در میان
رود و دیگرے باشد سوخته و دخته و خاک و خاکستر رہ طلب شدہ و بیچ امید
وصول مقصدے نمازہ و آن سوخته ہم بر سوختگی خود ساخته اتا رود مر کلہ
گوید لَا يَنْفَذُ فِي قَوْلٍ فَرَمَا يَدُورُ وَوَقْتُ اَوْتِ - بیت

حاصل عشق سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم
قوم صوفیہ آن عزیز را سید الفقرانا مند مراوے بہ دانش نداده
واو بہ لذت درد سوختگی پرداختہ تا آنکہ گوید
کفر کا فر را و دین دیندار را ذرہ دروت دل عطار را
کمال دوستی باشد مراد از دوست نگرستن

از این چنین کسے عزت و کبریا و احتجاب و اختفا و بے نیازی و خود
کامی و استغنا از بہر حاجیے و عامے پیدا آید ایشان اند ہمہ جہان را مانع
آیند شاکمیانید و چه کس باشد کہ جمال آن عروس کہ در چند ہزار پردہ و چند ہزار صفات
ہر یکے بگمان ہوائے خویش خیالے پختہ و وہمے پردہ و ہر شخصے از و حکایت
کردہ الکبریا و سردانی و العظمت قیسی و الحیاء از امری اثبات
فرمودہ آن عاشقان را او دوست دارد کہ دور باش عزت دست گرفتہ
مردمان را بموجب عظمت باز داشتہ و اربستہ است و بدر بانی علی العموم
آیندگان را مانع آیند و اگر کسی بشوخی قصدے کند بشر حسرت بر سر زند
کہ دماغش طبرہ گردد سخن درین باشد کہ سرش پارہ کنند او بہمان شدہ باز
گردد و عبرت دیگران بود البیس را بعضے مردم عاشق صادق نامند او
در بان حضرت خوانند پردہ در ری و نگہبانی از و زیبای آید ہر کہ ازین
دائرہ بیرون رود اورا بہ خرم عود بیرون فرستد و آنکہ خواهد از درون
بیرون شود بہ صدمات و لطات بہ ضرب و شتم از آن در گہہ دور تر اندازد
و آنکہ او در ان سرائے و در آن خانہ قدم نہادہ بہ شرط ادب ایتادہ

و اگر بیشتر جا و ہمد شوخ تر و بیباک تر شد و آن عزت و آن حرمت در دلش
 کمتر گردد و تا آنکہ ہمچنین گوید ترک الادب عند اهل الادب این چنین
 کہے ہم می باید اما عظمت جلالت از دل او فرد و می آید از علو بہ منزل می گراید
 یہ تحمل کہ در بعضی وقت محبوبان ضابدان نباشد **يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ** شرط ایمان
 است چو ایمان بہ غیب شد **يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ** از لوازم
 آن آمد و بعض چیزیکہ وادہ شدہ اند از انفاق کند چیزے رمزے موجبے
 انموزہ را اشارتے کند از سے این چنین ہم بہت کہے رسیدہ است و بہ
 ہم برائے القاشور و غوغا است و برائے تکثیر است طلاب این حبلہ انواع
 کہ بیان کرد ہم از مطالب مطلوب است اگر کہے قدم بہ صدق زند
 شیطان فراز او آید و دمہ و دوسوہ کند کہ عبادت چہار ہزار سال بر باد و اوم
 و تعلیم استادی فرستگان را صدارت و شہامت خود را زیر پانہا و م تار و کے
 را بہا خریدم تو کجا درین رہ قدم می نہی کجا تو کجا وصول او در و نقد است
 بیابا باش و در و صد مرتبہ از در مان بہتر است و یہ روی روشن تر از
 سخ روی جو بان وصال بحق صفات کمال خود پاپس نیگردد و سر بر آستان شہتہ
 و روے بہ طلب آوردہ جان می باز و می گوید شرط طلب نباشد کہ بہجران و
 حرمان راضی باشند و بہ سوز و احتراق قناعت سازند فعلی ہا اورا از
 ہمہ یاید احوالے کردہ است ہر طرفے کہ طالب گویز گہ سازد او را ہما بجا
يَا بَدَّ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ مَّرْحَمَةٌ وَعِلْمًا و روح حال او باشد ازینجا این
 معلوم شد کہ دوری صورت وجود ندارد و وجود عبارت از شعور و اطلاع
شَدَّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاللَّيْلِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاءُ

سر صدر

میان حسن حسان کہ ممتزج بملح طلاح اوست با حسن ماہ دو ہفتہ یک
 رویہ سابقہ و مبالغتہ میرفت حاکم عدل برائے تحقیق و تیقن رامیزانے
 نہادہ تا بہ حسن شاہد و معاین تزیج یکے بر دیگرے شود ترازو کے ساتھ
 حسن مہ را بجائے سنگ موزون بہہ در پلہ نہاد و حسن حسان را در کفہ
 البتہ این سنگ موزون بہم سنگ حسن موزون نشد طرف موزون بہ حسان
 سک آمد تا بہ آسمان رسید و حسن حسان از بگرا نی جزین مانہ ہمہ را از بس نجاست
 و شکرینی و از بس اندیشہ و مگینی بر حیبہ و رخسارہ اش کلفہ روے نو و تا آنکہ
 قرارش از روے رفت روز و شب سرگردان بر مثال مسافر بیخا نمان
 بر رسم مہمان و ضیفان در ہر بر بے جز سہ روز گشتے نتواند کرد ہمہ روز
 شب در گداز آ رہے عشق شخص ازل است بہر تماشا گاہ صورتے پیدا ست
 و نشان دریافت خود در میکدہ طلب بر آورد و روح ملک روح روح
 آوازہ جلوہ عشق ازلی از قد و سیاہ و سبوحیان شنود رقص کنان ہجو
 دیوانہ و مشتاق بر ڈرینخانہ دود نمیدانم درید و وجود ہر دورا چہ مزاج
 افتاد یکے را با دومی چہ سروکار پیش آمد دیدہ حق من و بصیرت حقیقت
 شناس محقق معلوم شد کہ ہر یکے از شجرہ طوبی و از اصل ازلی دو
 شاخ رستہ است ہر یکے از یکے مفر برون آمدہ دو دیگرے رہے دیگر
 گرفتہ روح گوید من عاشقم عشق گوید من معشوق و چون بہ سلامتی عقل و فہم
 با آید عبد المرہیل جنوا بیدہ معلوم شود اما بلائے زاد کہ دومی
 محقق شد ہر چند بہر بیان یگانگی معلوم شود با این ہمہ اومی او و توی تو
 مقرر باشد دانستن تو و بودن تو کہ او و من ہر گز از میان خاستنی نیست

بیت تو اوندہ شوی ولیکن ار جہد کنی جای برسی کز تو توئی برخیزد
از تو توئی برخیزد و جہد دو معنی توجہ کندیکی دانستن تو توئی خود
را و دوم اورا گفتن توئی و ہر دو علی محلہ و ممرہ است الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللَّهُ بِرَبِّهِت و
دوزخ و حساب و بعثت انبیا و دعوت ایشان داند از ایشان و احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ناطق بر آنت اثبات و استقرار بحق
الحقیقت یافت دوزخ مہفت اہت و مہفت طاق است و بہشت بہشت
است و بہشت خفت است پس طاق فراق باشد و خفت اتصال و
اعتناق باشد فَأَمَّا اللَّهُ الْمُوقَدَةُ الَّتِي كَطَّلَعِ عَلَيَّ اَلَا فَبِعَدَةِ نَشَانِ
ہم ازین علم است و چہانے ازین گفتار ہما نچہ مردمان گویند بیت
گر با تو بود دوزخ و سلسلہ آویزم و رہے تو بود حبت در کنگرہ نشینم

سر صد و یکم

مدبرے گرفتارے برو خوب نیک رنجتہ بختہ گرسنہ شکم با پشت خفیدہ
وہم پشت سفینہ بہ تیشہ گرنگی ترا شیدہ چشمانش ہچو چاہ بابل در عمیق رفتہ
بہ غور غائر برگشتہ تنے برہنہ لنگوٹہ در تہہ پر کالہ کہنہ پارہ بر سر زینے
ناہوار سے ہمہ خار خارستان وہم شکر بڑہ ور یگستان است از
بس کستی گستی و از ضعف ارخائے مفاصل در خواب رفت
خواب می بیند گوی بادشاہے شدہ مالک رقاب ملوک و خوانین گشتہ
دادگری و دادوستدی غزلے و نصیبے کہ شاہانہ باشد آن ہمہ در کار داشتہ
کے رامی بخشد و کے رامی نواز در بر تختے مرصع و کھل شستہ وار گیر و فرمان
دہی روان میدار و ہمدرین میان فجائے و بغتے زائے بریشش پنجال زد
چشم کشود خود را ہم بران حال کہ بود ہمیدان معبود باز گشتہ دید و لعمرك در
دش جز این تمنائست کہ چہ بوداگر این خیال و این گمان و این وہم پایدار
ابہ الا باد ہمیدین بادشاہی و تمتع بسر رفتے و بادشاہے با عزتے و جاہے
باطلے و دادے بر تختے وضعے رفیعے مثل افریدونے و شدادے کاروبار
را بر پا میدار و درین میان تا بپوسان از خنکی طبیعت و از غلبہ خوشی
رطوبت خوابش رہود و در ان خیالات خواب می بیند گوی ملک ازوے
رفتہ روز بدش پیش آمدہ کارہ شکستہ بردست در بدر تنقل اقدام میکنند
پر کالہ نانے میخوابد و انہ غلبہ میجوید کے قفائے میزند و کسے طعنہ میکنند ہمیں خیال مجال بردگر
بادشاہے شہنشاہے زونڈ یا طبلے و وہمے گرفتند خیال کشود خود را بران تخت و بران تخت آرد
و مرفہ دید شکر تہیں بجای آورد کہ اکھد بعد بارے با بھل ازین بلا و
ازین وہم بردخل خلاص شد ہان وہان رسول اللہ سید الانس

والجان میفرماید الناس ینام فاما اذا اما توال انتبهوا آن بادشاہ با جاہ و آن
 مالک رقاب اشباح بدان ماند خواب او کہ در دنیا رنجے و مشقتے و حق
 وقتے و محنتے بسر می برد و بقدر تقدیر راضی می باشد چون مرد خود را
 بہم مرادات باید خود را بہ تخت ز رشتہ و حور و غلمان پیش اتادہ
 و قصور و باغ و بتان در نظرش داشتہ و جام مرادات بہ کام او
 چکیدہ و ہمہ آرزو ہا بدام آمدہ و ہرچہ رخ می آرد میگویند وَلَكُمُ
 فِيهَا مَا تَشْتَهُيهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ و او از بس خود نمائی و از
 بس تمتع باوشاہی میگوید یَلْبِثُ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَ
 جَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ و آنکہ خود را بخواب از بادشاہی ملک الشرق
 و المغرب شدہ دید فرمان او در اطراف عالم رسیدہ شخصے است بروز
 بد گرفتار و بہ دنیاے فانی زایل غرور سرور کردہ چون بہ آخر رسید
 آن ہمہ از وسے بردند و او را بہ خازن نیران سپردند تخصیص الحیات
 و العقارب قوت وقت او شدند ہان و ہان زینہار ان تا متواتر
 و ظان نباشی او کہ از دنیا بر خورد نیک بختے صاحب دولتے است لا
 و اشد بد بختی روز بد گرفته است خفتہ خواب غفلت است این ہمہ
 اعلام و خیالات بروے میگذار و تو عجب کسے ہستی کہ بہ حسرت و
 رغبت نظارہ میکنی بلکہ جدے میخوری بداننی ضعیف و ضلیع و قرین او
 ہرچہ با وسے گذر و با تو ہمان باشد ولیکن این قدر شدہ او بارے خوابے
 نیکے دید خیال و گمان آسودہ تو بد بختی نہ در دنیا آسودی و نہ در
 آخرت فقراء امتی جلسای یوم القیمة۔ فقراء امتی یدخلون
 الجنة قبل الاغنیاء بہ نصف یوم و هو خمس مائتہ عام عن اعمام
 ۱ الدنیا۔ اللهم احیینی مسکینا و امتنی مسکینا و احثرنی فی
 نمرۃ المساکین۔ فاصبر لنفسک مع الذین یدعون ربہم بالغدوۃ

تنبہ مشق
 انہاس
 بدندان
 گزیدن

وَالْعِشِي يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مِثْلَانِي ايشان کي مانند ازین قصیدہ و ازین حدیث چہ خبر دہم کہ اعتم و اسبغ و این و اجلی است الفقیر فخری ہم ازین خبر میدہد و ایم اللہ بجان سر خود در قرآن مجید و فرقان حمید باشد جائے صفت غنا و انبیا کردہ ایشان را بہ ثوبات و درجات وعدہ شدہ سدانی کہ نیت چرا از خود بدر نشوی و بر نیتی خوشتن اقدام نہ کنی و بہ فقر و فاقہ راضی نہ شوی و در کلام رسول اللہ فکرے نہ کنی اما مرضیت ان یكون لهما الدنيا الفانية ولنا الاخرت الباقية باید کہ عمر و ار بگوی قدر رضیت و بشنوا ابو سعید ابو النخیر چہ خوش بفرماید

بیت

بامحنت و در غم قرینم کردی بافاقہ و فقر ہم نشینم کردی
این مرتبہ مفر بان درتست یارب بہ چه دولت این چنینم کردی

سوم صد و دوم

چنین گویند خبر رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
الحال المرآحل این سخن تحمل چند معنی است الحال المرآحل فرود آید
روان شود مراد ازین کہ مرد دایم السفر است امروز بجائے فرود آید
فرود جائے ارتحال کند قیدے و بندے در پائے او نباشد مرد
و ارقدمے زندعم اہل و ولدے موجب بند او نباشد و لش بہ چیز
معلق نیست بہا نکتہ گویند **مصراع**
آزادہ نسب زندہ بہ جانے دگر است

رسول اللہ فرمودہ است امت مرا زمانے آید بہتر ایشان آن
بود کہ از شعبے بہ شعبے گریزد و از کُہے بہ کُہے و بادیہ بادیہ برین قول
ضمیر رجل الحال المرآحل درست آید مردے طاعتے کند زمان
ثانی بعد فراغ این طاعت بہ طاعتے دیگر مشغول شود یا ہمان طاعت
از سوگیر و مثلاً شخصے ختم تلاوت تا و الناس کرد باز تعوذ کرد استعاذہ
بر آورد و فاتحہ خواند سورہ بقرہ آغاز کرد الحال المرآحل شد و آنکے
در ختمہا بعد اتمام کلام رب العزت ذی الطول و الانعام سہ بارہ
سورہ اخلاص خواند و فاتحہ و چند آیتے از بقرہ مقصود ہمین کہ اگر
در تلاوت او جائے تقصیرے رفتہ بود یا حرفے از حروف تشابہات
کم بیش شدہ باشد سہ بار اخلاص خواند تا ختم تلاوت مرتب شود
سہ بار اخلاص خواند ن بجائے خواندن تمام قرآن است باز فاتحہ و
چند آیتے خواند الحال المرآحل شد ہمیرین قیاس عبادتہا و طاعتہا دیگر
صلوٰۃ و صوم افطار کرد و بصوم غدّہ نوبت گفت از دوگانہ بدوگانہ

داز ربا عی بہ ربا عی نقل میکند الحال المر تل می شود مرد تجلی مکثوت بہ انواع
تجلیات از تجلی بہ تجلی و اطلای بہ اطلای و کشف بہ کشف انتقال میکند بجاہ
نظر باز بزرے ترے سروے گلزارے را دید چشمش بہ نظارہ اش
آسودیکے دیگر بہ احسن الوجوه و ایلح الاشکال جمال خود نمود سپید پوستے
مشرّب بالمحمرت با اسم اللونیت یازنگ آمیزی دیگر چون است کہ ہمہ
برگ نوائے خود جان را سپاری نمیکند ہمہ برین قیاس شواہد غیب را
نظارہ شو حقیقت با مجاز پیوند وہ ناز و کرشمہ مریکے پاک حلقہ آرفنا
بنہا را بدست آرمین دابة الالهو اخذک بنا صیتہا رطلے وہ ان
رآنی علی صراط مستقیم مشاہدہ بن و ہم چنین در مقامات از
توبہ بورع گراید و از ورع بہ زہد رو دواز جلال بہ جمال اید گلگ یوم
هو فی نشان را در کار دارد۔

اسے مرد محب داسے عاشق صادق وقتے این حالت را مشاہدہ
شده است و اگر شده است فانت انت عرفا چنین گویند این حالت
تلوین است نہ تمکین مرد تمکن را مستقیم القلب را از جائے بجائے و از
حالتے بجالتے گردد رنگ آمیزی بہ شکل بازی دیگر اورا گرداند اسے
عارف محقق راست سبکوی ولیکن تمکن اورا گویند آنکہ اور غرق تجلیات
است پایان آن در نیابد و ساحل نگیرد ہموارہ ہچو ماہی و نہنگ آن
بحر حضم باشد ویکے از سکان آن بود اما ازین چارہ نباشد کہ او در
امواج دریا با تقلبات امواج و رط و عط بود بر آید فرود و دیکے
ہم در دریا باشد بتلون در استار و انکشاف اما تمکن در حد تقلبات الہی
است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید حدیث عهد بر بی
تجلی جدید شدہ است و او ہموارہ در تجلیات ماہ و آفتاب بر مثال
تمکن باشد کہ ہموارہ در انجلا و ضیا است و ماہتاب گہے در انتقاص

۱۵
حضرت تشدید
دریا و گلشن کثیرا در

گہے دراز دیا و اس وقت کلمای بعد من الشمس یستزید تو را و کلمای بد تو
منہ۔ ینتقص و اگر قرانی قریبے شد اتصالے باوے یافت و کانه فنی
سرور نور اسرار افتاد و بقدر کہ از وحدت شد لعلہ از و نصیب گرفت این
متلون و شمس متکون و شمس متفیض بہ انوار قدسی

فہم کن چہ میگویم متر شد را سہوارہ نظر بر مرشد باید و توجہ بدو۔
علی و محمد۔ علیؑ سہچو ماہ و محمدؑ سچون آفتاب و ہر دو را یک نور خلیقت

انا و علی من نور واحد شافی میگوید
آن توئی ان علیک عین اللہ

بہوگفتہ است
بیت کن ہر چہ راہ و رای بود
تات دل خانہ خداے بود

سمر صد وسوم

چنین گویند راویان و ناقلان آثار محمد رسول اللہ المتعار شبے ہشتاد و یکبار
 گرد حرم طوائفے کردہ و باہریکے قوت جستہ و باہریکے ہواے لذت حظ
 خود شستہ درین حکایت بیان سے معجزہ است یکے آنکہ ہشتاد و یکبار تقرب
 کرد ہر بار سے سفک منی بود یا نہ اگر بود معجزہ زیراچہ ہشتاد و یکبار دفع آب
 حیات شود و مع ہذا قواسے بشری سلامت ماند مرضے رنجے لاحق نشود
 اگر نبود ہم معجزہ زیرا کہ خارق عادت است معجزہ سیوم بضرورت گوئی
 کہ شب از بہرا و دراز کرد و اگر نہ بعد ادائی نماز خفتن و اوصلی اللہ علیہ
 وسلم ثلث شب گزاردے تا بہ سحر ہشتاد و یکبار ہجرہ رفتن و بدان فعل مشغول
 شدن ہر آئینہ درآمدے و برون شدے قرعہ ضربہ و بعد فراغت تمام
 چنانچہ رسم و شرط کار است پس آن از حجرہ برون شدن و در حجرہ دیگر ہم
 چنان ہر تہہ حجرہ برون شدن برین حساب میسر نشود مگر بہ معجزہ و اوگفتہ صلی
 اللہ علیہ وسلم حبیب الی من دنیا حکم ثلث الطیب و النساء و قرعہ عدنی
 فی الصلوٰۃ و اورا البتہ تقرب محبوب بود زیرا کہ صورت یگانگی است
 مثال یکے با دوسے یکے گشتن مثال و درین اقبال و جدانے و لذتے و ذوقے
 کہ حاصل است نظیرے باشد بر طالبے واصلے و بر محققے و عارفے کہ دروصلے
 صورت و اتحاد ہیت و شکل یگانگی چہ لذت و چہ ذوق دارد و چہ از ہمہ
 فارغ و بغم میکند حقایق حق را و مثال ربوبیت و اسرار الوہیت و اطلاع
 و شعور بدان قیاس کن بیچارہ تو از عینی بہ شالے ماندی از وجودے بہ
 و ہی افتادی از حقیقے بہ خیالے فرورفتی اے واسے ہزار واسے بر تو شنو
 برگذر زین سرے غریبے فریب در شکن زین ربا طامردم خواہ

و در بعضی عارفان رصالح صورت و شستہ شکل یگانگی چہ لذت
 لہ بدایتی و نادانان و جاهلے بر بیان نماند

رخت بردار ازین خرابہ کہست
 بام سور بخ دا بر طوفان بار
 رہ رہا کردہ ازانی گم
 عز ندانستہ ازانی خوار
 تا ترا دولت است یار نہ
 در جہان خداے دولت یار
 چون ترا از تو پاک بستانند
 دولت آن دولت است کاران
 و دیگر نتوانی گمان بردن و نشاید کہے را کہ این ظن و این وہم رود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ شب ہواے نفس و بہ ذوق حسی مشغول بود از
 خدا بے غم فارغ استغفر اللہ اعتقاد کن بہ حقیقت دان کہ او در عین این عمل
 و در حال این کار بہ حق کشف و عیان بہ تحقیق وصول و بیان مستغرق بودہ است
 و اگر جز آن وہمے رود بعلم اللہ کہ مسلمان نباشی بگولالہ الا اللہ یقین دان کہ
 بیچ حالتے بروطاری نبود کہ در ان حالت او از حق محبوب بودہ بیت
 چو ملک بادشاہی و پدہ باشی ترا کردن گدائی مصلحت نیت
 شمارا بے شمار میخواند آن یار شمارا این شمائی مصلحت نیت

ہر آنچه او در سجدہ میگفت فتادہ سبحانک سوادى و خیالی و
 امن بك فوادى و اقربك لسانی دل او در حالت تقرب رمزے ازین
 فرو میخواند اللهم تعنا باسماعنا و ابصارنا و اجعل الوارث منا کوئی
 میگوید سبحی و بصری مرا تمنی بہ سمع و بصر وہ کہ سمعی و بصر من توی و قس علیہ
 الباقیات الصالحات عایشہ می گوید رضی اللہ عنہا مرا چون کنار گرفت
 خفتی کے چانے کہ میخواند گوشت با گوشت و استخوان با استخوان یکے گر و د۔

تحقیقیدن

پردن خشکیدن

بمعنی غلطیدن و

خوابیدن۔ برہاں

قاطع۔

بیت

مچون و و منز بادام اندر یکے خزانہ با ہم گرفتہ اینے وز دیگران لائے
 بین چہ نشان میدہد العشق شدت الشوق الی الاتحاد و
 دوست بعد از دیرے و دورے بہم آیند البتہ کنار گیرند و آن اشارت
 بہ یگانگی و دفع یگانگی باشد و نمونہ جہان آرام و قرار بود و آسمان وزین

نودن دلیل کند کہ باید تجلیات بہ النوع و تکرار باشد و در ان اکثر ان
 بود لَاتَدْخُلُوْ مِنْ بَابٍ وَّ اَحَدٍ وَّ اَدْخُلُوْ مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ہم
 ازین بیانے کردہ است بیت ۔

قوا از ہر در کہ باز آئی بہین خوبی و زیبائی دے باشد کہ از رحمت ہوسے خلق بخشائی
 قضیہ لکل جدید لدت مقبولۃ عند العامة ختم کنان بیاتا
 صلح کنیم یکہ گر سخن عشق باز ان است حب الی من دنیا کہ ثلث
 یکے از ان ثلثہ قررت عینی فی الصلوۃ داشت اشارہ برین کرد ہرچہ نقدے
 کہ ورتقرب بنا است ہمان بعینہ قررت عینی فی الصلوۃ است الصلوۃ
 صلوۃ بالمرب و فیہ قرۃ اعین العبد صلہ کہ از حیات باشد ہمان است
 کہ در معنویات تجلی کند و ابو محمد رویم دنیا را بہ آخرت می برد و اول
 را بہ آخر القماے میدار و حضار مجلس گفتند قل لا الہ الا اللہ زہے
 گفتار آن عارف روزگار و زہے آن مرد کار گفت لا اِحس غیرہ
 محوس معقول را کشاوہ بہ یک گرہ بست و ہر دورا بہ یک نقطہ نشان داد

بیت

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی بہ بینی حسبہ را باقی نیابی ایچہ را فانی

سمر و چہارم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بود کہوترے از ہوا بہ
 حضرتش فرود آمد نشست گفت یا رسول اللہ رب العالمین عقابے
 بہ ہوا سے خویش قصد جان من کرده مرا جز این پروائے نماندہ کہ در
 کنت حمایت تو خرم و حمایت ترا باوی و مقر خود سازم جان وجود
 سن ازین آشیان پر وبال گیر و بچہ دارم ما در ایشان را اگر اجل
 رپودہ و طعمہ ساختہ و طعمہ ایشان ساختہ جز از من نہیںود اگر در چنگال
 او افتم جان مرا بہ ہوا سے طیران میکناند دل و جگر مرا جینہ خود میسازد
 و آن دو بچہ گان من صنایع مستحلک میشوند آستین را بفر از کہ آن را کا،
 وجود خود سازم و از ہلاک عقاب بپردازم رحمت اللعالمین آستین
 خود را آشیان او ساخت و دوران او را جاداد عقاب آمد حضرتش
 نشست گفت یا رسول اللہ فریاد فریاد و یاب کہ خداوند تعالی تربیت
 بچگان بر من فرض کردہ و این کہوترے را قوت و قوت من ساختہ و بر من حلال
 گردانیدہ و دو سہ روز باشد مرا جز این شکار سے پیش نیفتادہ است تو
 یا رسول اللہ علیہ وسلم عدل و انصاف داد گیری کا رتست روا ہمار بچگان
 طعمہ موران و کرمان خوردند و من بہ گرنگی میرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم را تحیر سے پیش آمد کہوترے را گفت چارہ نماندہ است ترا بہ پرانم و
 پست عقاب بیارم یفعل اللہ ما یشاء ہرچہ خواست کرد آن شود
 گفت یا رحمت اللعالمین اگر تو مرا از دست گذاشتی در چنگال عقاب
 افتادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود صورت عدل مرا جز بدین صفت
 جلوہ نیکند و رحمت و فضل من جز این نہیں باشد کہوترے گفت تدبیر سے بہت کہ

من با بچگان زندہ انم و طعمہ عقاب و بچگان او ساخته گرد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اشارتے نما تا بجار رو و گفت پر کالہ گوشتے از ران خود بر عقاب آن را طعمہ خود ساز و دمن بہ آشیان بچگان خود پرواز کنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمے کرد و کبوتر را تحسینے کرد و کالہ دست گرفت خواست پر کالہ از ران خود جدا کند تا آن گوشت ران طعمہ بچگان عقاب گردد و کبوتر ہوا سے مراد خود پرواز کند مرد و فریاد کرڈ ایاک و العجل و ایاک و العجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود قصہ را حکایت باید آور و کبوتر گفت من میکاہلم عقاب گفت من اسراہلم خداوند تعالیٰ عروس خلق ترا جلوہ میداد و کمال جمال علم ترا و راسے نقاب می نمود ما را استعجابے آمد کہ قریب انکار باشد از حضرت عزت تعالیٰ و تغز زندا بیاید فامتحفوه ان لم یصدقونی ما این شعوذ و این شخبذہ بعظیم ہر چہ حکم ازلی مقدر تقدیر الہی تخصیص و تعبیر کردہ است او اذان انبای و اخبارے کردہ لا یتحول و لا یتبدل ہان و ہان تو نظرہ شو چون دستے کہ اسرافیل میتے و شکلے خاصے دارد و کذلک میکائیل دین مثل از ہیت خاصہ خود و صورت متخصصہ خود اینان از ان گشتہ آچنان کہ ہستند ہستند اما عجب کارے متوہمے متخیلے را اینجا خیالے رود کہ چرا جنین نبو و چنانکہ میکائیل و اسرافیل آن چنانکہ ہستند وہ بہ صورتے مثل و شکل کروند نمودند ایشان آن نہ اند و غیر آن ہم نہ چراییکی دیگر و راسے ایشان نیست و بہ شکل و مثل میکائیل و اسرافیل میشود و خود را نامے ہند بقیہ صفتے در میان آرد او چنانکہ ہست ہست لا یتغیر فی ذاتہ و لا فی صفاتہ و لا فی اسمائہ بجدوث الا کو ان ہست

آہنکہ بر آمد بہ بزم مجلسیاں دورت دستے گرچہ غلط نید ہست غلط اوست اوست گفت فرات متفرسان را دیدہ ہر صورتے را دلیل بہ معنی ہر ہند۔

سرائت ربی فی صورت امر و شباب قطعہ چہ خورد نمائی میکند اندہ
 حدیث عہد من ربی چہ را بہار اکشادہ سکند ایتنا قولو فشم و جہ
 اللہ با عارفان چہ کرشمہ میزند قل یدہ المشرق و المغرب
 چہ سزما آشکارا بیناید اسے مرد مراقب اسے شخص ذاکر بدان وہ ذوق
 این باش بیچ ذرہ از ذرات وجود ترا کہ آن را اجزای ذات لایتحزی
 نامند او بدان درون و بیرون جنوب و شمال تحت و فوق فعل و قول دوست
 و دشمن نیست مگر اوست کہ اوست بدیت

او با ہمہ در جمال چشم ہمہ کور او با ہمہ در حدیث گوش ہمہ کر

سرمد و نجر

روایت ثقات سادات ہدایت حکایت کنند کہ فاطمہ بنت رسول نلذہ کبید
 الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مادامت النیران فی الطلوع والافول از مکہ بحکم ہجرت
 بمدینہ حضرت رسول اللہ نزول کرونائے انصار بر حضرت رسالت آمد ندو
 عرضہ پیوستند کہ بر ما عروسی است اگر خزا دہ ما بر ما بیاید بہ اقدام قدم
 او مارا آبرو سے باشد سرفرازی بہر مخدرہ مسورہ کنیم و کلبہ تاریک ما بنور
 حضور اور روشن تر گردد و سالت ایشان بہ حسن اجابت قرابت یافت رسول اللہ
 فرمود یا بنیہ ترا اللبتہ خانہ ایشان باید رفت گفت یا ابت امر ترا اتنا سے
 نتوان کہ و حالت رذالت سفرو عنائے آن با من مناز لہ مکروہ در رہ طعام
 جمع آن قدر التیام شدہ است کہ کار بہ ہیضہ کشیدہ و شربت عطش کائنات
 فکائے آن قدر آشامیدہ کہ مردم آن را استقانا مند نزاری نن بدان
 فریبی کشیدہ کہ حکایت از وجود تن جز پیراہن اشارتے میکنہ شکستگی و کستگی
 جز بہ علم اللہ حوالہ نیشود کہ سنگی جا مہا بجد سے است کہ شش مہفت تو بر ہم
 دوختہ نماذہ است برین رذالت و نزالت چہ مصلحت باشد کہ من فراز
 ایشان شوم ایشان ہمہ مرفقہ و آسودہ اند و از مقبلاں این شہر اند شیا بیاض
 در بر ایشان است و حلل فاخر بہ اطراف گرفتہ جز سخت و مزور سے نتھام
 شاید از وجود من تنگ آیند و از بو سے کہنگی جا رہ تنگ دارند رسول اللہ
 گفت اے دختر من سوال ایشان را بہ اجابت مقرون کردہ ام ترا رفتن
 ضرورت باشد۔ اطاعت فرمان را گردن نہادن تہان سوار تھالے نو و
 فریب بیوت ایشان شد ایشان بہ استقبال پیش آمدند ہر کہ می آمد قدم بوہں
 و پائش گریزے می نمود و ہر یک چشم را نیم خواہا آیندہ بہ گوشہ و بدہ بہ طرف

خوارش

خفی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا میدید و ہمہ از وی بہ دور شست چشمان نسیم
خوا بانیدہ می کشادومی ببت بتول با خود گمان بردہمان چہ من بہ حضرت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ داشت کردہ بودم ہمان بہ نظارہ شد
از بس بوسہ کهنگی جا مہا ہمہ بہ دور شستہ و از بس خرقی و شکستگی من و
خرابی دلا عزی من چشم کشادہ طرف من نمی بیند از آنجا چون بازگشت
بہ حضرت رسول اللہ آمد حالت خود را باز نمود و گفت نہ گفتہ بودم کہ میان
ایشان خوار شایم و ہمہ از من ہار و دارند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
در کج خانہ نشین بہان باش زنان انصار را طلبید با ایشان گفت و خرمین
بر شما آمد چہ بود چہ صفت بود ایشان گفتند یا رسول اللہ تو خود را فقیر خوانی
بہ فقہ و خاقہ افتخار کنی چہ حرب سے بود آنخہ بر تن فاطمہ بود بدان بر اقی بدان
روشنی جا مہ راندیدیم و چہ بخور بود و کہ اقم تمہیر بود کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
بدان تن خود را معطر کردہ بود و از کجا آن گلاب بود کہ بدان سر شستہ
است و چہ حلل و علی بود کہ بدان اطراف را در گرفتہ است اینچنان مروارید
و لعل و زبرجد و درخزانہ ندیدیم و در ایچ گنجینہ بادشاہے نشنیدیم چہ باشد
کہ خود را فقیر نامی و گوی اہل بیت من در شفقت و محنت اند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود فقیر سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کشید ہمہ تو اند اما این
تزمین باری کو تمہین خداوند است تعالیٰ کہ در دنیا و آخرت فاطمہ را
دادہ است او بہترین و بہترین نسا کے اہل جنت است چیز سے از ان
ن وعدہ نقد و عداوبہ تہ آوردند و در برابر او کردند ایشان بہ استعجال و استتہار
بازگشتند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ را فرمود شنیدی کہ در میان
عورات تو چگونہ بودی اکنون باید افتخار تو باشد و حالت عسرت تو بہ
از تیسیر دیگران بود فاطمہ رضی اللہ عنہا عرضہ داشت رضیت یا
نبی اللہ رضیت یا رسول اللہ۔

این جا دو سخن است این حکایت به دو اعتبار قرار گیرد با و عد
رائف و دادند یا چنان نمودند دوستان حضرت و عارفان الوهیت
هر چند به حالت رویه و صورت زالت نمایند اما به حقیقت آن چنان
بود که هیچ عمل و هیچ بهی بوزن آن سینه ان ایشان نه سجد و چنین هم باشد
به صورت ظاهر بعضی را که دیده دل کشاده بود بدان جمال و حسن نمایند
که مردم عاشق و متبلا گردند آری انوار لاهوت بر دل ایشان لایح
تر شود و بر تو آن بر ظاهر جلبد ایشان افتد حسن زبانی در ظاهر بنیاد
ایشان پیدا آید اهل دل عاشق و متبلا گردند در طاقی چراغی افزون
آن تمام طاق به نور آن چراغ روشن گردد انوار لاهوت و اسرار
جبروت بر آئینه دل ایشان لایح شده است عکس آن پیداشده
است و دل در میان همچو چراغ است در طاقی تن هم بدان روشن
شود من کثر صلواته باللیل حسنت وجهه بالنهار سر هم ازین
حکایت کرده است - مسکین محمد حسینی ابتلائے جمال صورت شیخ
داشت چه دائم مبنون را این گرفتاری با لیلی بود یا نه آنچنان متبلا
گرفتار بوده ام که اگر طعام خوردی او را در طعام دیدی اگر آب
آشامیدی میان آب دیدی تا کار بجائے کشید که او را در خود باقم
کار بیشتر رفت چنان دیدی شد که عین اوستم این دو بیت او حد
کرمانی در روزگار من شد

بلیت

گفتم که پیغمبری تو یا پسر گفتا که دوی ز راه بر گیر

چون نیک بدیدم این نیک بود من او پیر هر سه او بود

وایم الله ترا راست سیگویم یا خودین میخواندم بلیت

من رفتم از خویش درون و بیرون ام ازین مرا طلب تو کن من کنون نه ام

من یهدی الله فلا مضل له و من یضلل الله فلا هادی له

مجنون را گفتند لیلی آمد گفت انا لیلی -

اے عزیز غنچه و دلالے و کرشمہ و جالے و لاهوتے و جبروتے
ملکے و ملکوتے در شیخ بہ نقد وقت بین تا آنکہ بدیدہ حق بینی کہ بعینہ بعینہ
عینہ - بیت -

بن بعینہ عنینہ

در حسن رخ خوباں پیدا ہمہ او دیدم در چشم نخورویان زیبا ہمہ او دیدم
اینجا معانہ مشاہدہ گردود - ترا بی بدتخت خاکسار خواجہ مارا بیت
پنج کار روز و انگشتانش کز گشته بود بریدہ شد کتابتے کہ او کر وے
بدان انگشتانش و کز بودے دوستے کہ وقت نشست بر زانو ہنادے
و از بس گرے ہوا پیرا ہن سببہ بہ انگشتان جنبا نیدے لعلم ائمہ ہر کہ
دیدہ باشد بدانند آن حسن و آن جمال و احساس شدے دوران کز
انگشتان چنانچہ خوبصورتے ناز کے لطیفے براسے مزید جمال حسن خویش را
تکسیر اعضا کند و تامل جب نہاید خدا شاہد است از ان زیبا تر و لطیف
تر و خوبتر نمودے تا آنکہ مردمان یہ ستم چنین کردن گرفتند - خدمت
شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ بدین بیت اضطرابے میگرد
و بدین بیت رقص و جنبیدنی بود بیت

ہر قوم راست را ہے رہنے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کردم بر سمت کج گاہے
از محل این بیت کے پر سید گفت وقتے بر خواجہ خود در آدم
یک طرف طاقیہ کز بود جمال آن حال کمال آن مثال در حال سماع مراد
نظر آمد وقت من بہ عون آن مثال خوش شد مراد را اضطراب و رقص
آورد بیت

خوبان بردل بازاں از خوبی خودنازاں باغمرہ چون غمازاں باطرہ چو طراران
ازین دولت کہ برخوردار نظام محمد بدونی یا محمد حسینی الحمد للہ
علی ذالک اسید وارم در آخر حال مرا ہمیں مثال نظارہ شود و جان
غریبہیں ہم سپارم اللہ اللہ اللہ اهدنا الی الصراط المستقیم - واللہ اعلم بالصواب

سومر صد و ہشتم

ہدایت را بد و معنی اعتبار کنند علماء را رخ و متا بعبان سنت بہ
 اجماع اعتقاد کنند و ہمہرین دعوت فرمائید ان را کہ خداوند تعالیٰ ہدایت
 کرد ساعۃ فساعۃ انا فانما ہدایت برائے او آفرید مظهر اور امخزن
 اعمال نیک و افعال حسنہ گردانید از و جز نیکی نیاید و او جز نیک بخند و رہ
 یغ و ذلل و خطا و خلل بر سبتہ و حرمتنا علیہ المرآضع اے منعنا
 ہر بار کہ موسیٰ خواستی لب بہ پستان برود دست از غیب ہوا از ان گرفتن مانع
 شدے الی ان یحیی قندی املہ۔ ہم ہمچنین دریاب ہر کہ چیزے
 مطلوب دارد وہ بہ احسن احوال میجو اہد ہدایت ہرین صورت میکند۔

دوم معنی ہدایت بیان حسن و قبح تیسر تو اند کرد سلامتی اعضا
 قوت عقل در انسان نہادہ رہ نمود کہ برو اما رفتن بہ قوت خود و
 سے خود است و چنانچہ معتزلہ خذ لہم اللہ یگویند ارشاد صوفیان ہم
 زین قبیل است بیان طریق کنند و مخادف۔ مہالک را اشارت کنند
 ملے کہ ہر اے وصول الی البقیۃ باید آن آموزند ہر سر راہ ہرند ایتادہ
 مذکورہ کہ ہرورہ این است چنانچہ مسافرے را نعین و عصا و
 ہرین و زوادہ ہدایتش سپارند و حکایت از رہ کنند کہ بدین نشان دین
 ہرود اما رفتن او بہ پائے خود است۔ اما خلق ہدایت خاصہ باری
 است تعالیٰ لا شریک لہ اما این قدر باشد در حق شخصے کہ عنایت خاصہ
 ہرند ہر حال اورا میلے وہے و گمانے وزینے از طرفے بہ طرفے پیش آید
 ہر آید حاضر شود اورا بہ رہ مطلوب نماید و بردیاد روش بہ طریقہ الہام
 ہر کند کہ او خود بخود و مکنبہ گرد و ارشاد ہدایت صوفیاں درست بدین ما

ن البغیہ
 لے یعنی رسیدن
 ہر او شق

اختراع است و ابداع است و انشا است۔ اختراع عبارت
از ایجاد شیء عن مادّة و مثالی باشد چنانچه عناصر اربعه و افلاک عرش
و کرسی و هدایت من الله از قبیل ابداع و انشا است و ارشاد هدایت
از قبیل اختراع است۔ پیر بیان فرمود کہ وصول بہ رب امرے ممکن
است و طریق سلوک این مقصد تعلیم و تفہیم کنند مثلاً گوید بہ مباشرت چہار
فاقہ دل صاف و شفاف عکس پذیر گردد و عکس انوار الہیات بر ولائح
شود کار بجای کشد کہ آن را حلول و اتحاد نامند و ہر دو

تفسیر بیان فرماید
کن کند

نیت اتحاد و اصطلاح ایشان عبارت از آن است بیچ
وجودے نہ بنید جز وجود حق این را نشان اتحاد نامند گوی بر وجود
فانی شد بہ ذات او متدگشت چو کس نامد جز او اول و اوسط و آخر
ہم بودہ است و ولیکن یخیل الیہم انہم ہم چنانکہ گفتہ
یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی آن و ہم او می از میان
خیزد کار بہ یگانگی کشد این را ایشان اتحاد خوانند و ظہور عکس الہیات
در آئینہ دل این را گمان حلول برند چنانچہ گویند رباعی

کی ایشان

دل دروہ عشق تو نہ پوید چہ کند جان دولت وصل تو نہ جوید چہ کند
برگاہ کہ بر آئینہ تا بہ خورشید آئینہ انا شمس نہ گوید چہ کند
و آنکہ گویند کہ فلان شیخ بر مید بہ یک نظرے کارش تمام ساختہ کہ
من این سخن بہ تمام و کمال فہم نہ استم گر آنکہ گویند رغبتے و طلبے سے
و محبتے لایکے از عالم غیب برو افتاد مشتاق و مبتلا گشت تا بہ ان ابن کلب
بسر برد۔ اسے عزیز اینجا جز بیانے است از رسیدگان ابن کار
ایشان ہم چہ حد و تجر و تذلل اند عمرے بر آمد کہ درین دریا غرق
و وہم ساحل در دل نہ گذشتہ و روسے ساحل ندیدہ و البتہ پایا
نباختہ

بیت

میراں منزل کہ واپس میگذاریم دو صد منزل و گر در پیش داریم
 دو جسم مصغر فوتہ در تہہ فوتہ بالا فوتہ بر سر نشانے کاف
 کاف کردن کاف کشادہ نمود این کاف بدان صفا و بدان نور و سرور
 آن جمال داشت ہر کہ بیند بہ ابتلا کے لذت در آن افتد گوئی چہ
 بابل بود بہ افسون سحر اورا در قعر خود انداخت عنایت خاصہ بود کہ
 مرا از وقوع آن بہ عصمت داشت من نتوانم از ان ماندن ہمو دارد
 بہ عصمت قوت خود از وقوع آن واقعہ مرومان این رباعی خوانند۔

رباعی

گرد خور گلخنم بہ گلشن چہ کنم ورد در بر گلشنم بہ گلخن چہ کنم
 تدبیر بہ گویدم بہ مسجد رو تقدیر بہ سے خانہ بردن چہ کنم
 آری۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي

مَنْ لَّيْشَاءُ۔

سمر صد و ہفتم

قوله السلام حبيب التي من دنيا ثلث الطيب والنساء
 قوت عيني في الصلوة سر تجيب صلوة در اسرار ما ضيه اثبات یافته
 است استقبال در سر تجیب طیب و خلوت کنیم طیب مفرق ہجوم تشنت
 است اگر وسوسہ و خطرہ ناشایستہ در دل باشد بہ و جدا ان ریح طیبہ جمع ہم
 شود و تفرقہ ہو و اگر سودائے در معده او بود و بخار آن دماغ را یک
 کند بہ ریح طیبہ رطوبتے با سودا ضم شود خللے کہ بہ واسطہ آن مارش میشد
 بہ اعتدال باز گردد و نبودنستے کہ قدرے اختلاط سودائی در معده
 او نبود زیرا چہ تفکر الہیات در دل ایشان بیشتر است و در ان تفکر
 ماہیت روے نماید با عظمت و جلالت و این ہمہ موجب احتراق اختلاط
 باشد البتہ مرد مشغول باشد راقدرے اختلاط باید زیرا چہ نقد و
 حضور و جمع ہم را وجود خشکی لایبسی است از انچہ نقش درست بر
 خشکی شیند کا نقش فی الحجر در ترای نقش بر نیاید و افراط از خشکی زبان
 کار باشد خوف خلل مزاج بود و رانچہ طیبہ با آن غم شود بہ صفت اعتدال
 بود مرد سودائی مزاج را با طیب البتہ رغبتے باشد و راحت از ان
 بیشتر باید زیرا چہ اعتدال نسبت می بر دزدیک رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بوے خوشتر آمدے دیگر گوئم در جلدہ طیبات تجلی جمال بود چون
 درین پردہ تجلی جمال روے نماید حب ضروری باشد ہم ازین جا است
 کہ گفتہ اند کان یحب الحلو و العسل و یحبہ الثرید اللذی با
 در تجلی جمال و عزت غلبہ خشکی است و از جهت حکمت طب خوف دق و
 غلل دماغ باشد ہم ازین جا است او برین اشبار بیشتر رغبت داشت

ان حادث
 ان پیچ نبی

در جمال انس است راحت است و در جلال قہر است و ہیبت و دہشت۔
 وقولہ قرۃ علی فی الصلوۃ محدثان چنین گویند و اہل تفسیر
 وفقہ ہمہرین اند کہ طبع لطیف اواز عدہ امور دنیاوی ملول گشت بیوم را
 ذکر نہ کرد بہ سرعت امر آخرت را یاد آورد ثالث را حذف کرد و قرۃ
 علی فی الصلوۃ گفت و بعضی گفتہ اند قرۃ علی فاطمہ رضی اللہ
 عنہا مراد است این نیز بر بیان اسرار ما تقدم استقامت کرد اما
 محققان چنین گویند صلوۃ یکے از امور دنیاوی است این نیز از غذا
 نفس کامل است تا آنکہ اہل تحقیق گویند استحلاء الطاعت ثمرت
 الوحشت من اللہ صلوۃ بندگی است و در ان بندگی شہود الوہیت
 ربوبیت است چنانچہ گفت و قرۃ علی ہر چند شہود الوہیت است اما
 در پردہ حجاب دنیا است و صلوۃ چند نقد است یکے قیام چنانچہ
 بجاوت دانستہ کہ در حضرت بادشاہے عظیم القدر جلیل الشان ایشاہ
 مدح و ثنائے اورا گزارد چون اذ آن جا انتقال کند برائے التماس ^{ن کند}
 حاجت خود را ہر آئینہ مستحسے شود و آن چنان تذلیل و مخضع بصورت است
 و خواہندہ را عجز و زاری و شکستگی نمودن لا بدی است چون اسید قبول اسؤل
 شود بہ غاوت طبیعت ادائے شکر نعم قبول را بر روسے افتد و افتادہ
 در مدح و ثناء و تسبیح و تنزیہ مسؤل منہ مگر اید برائے آنرا خواہد ہر بار شہند
 افتد برائے استقامت و الطالت خواری خود را می نماید ہر چند من تحقیق
 آن نہ ارم اما کرم لطف تو آن الطاف و استقامت کردہ گویند بعضے نماز
 بہ جاعت فرض است بقولہ تعالیٰ وَلَمْ يَكْفُرْ مَعَ الْمُرَّاكِبِينَ تَمَّكَ كُنْتُمْ
 اے صلوا مع المصلین و بعضے واجب خوانند بہوا نطبت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و بعضے سنت موکدہ و خدائے رافرشنگانند کہ در
 مبدائے خلقت ایتادہ و ثنائے خدائے تعالیٰ میگویند و جمعے اند کہ

در رکوع اند و در آن حالت تسبیح و تنزیه خدا میکنند و فرشتگانے اند که نشسته
و رتبه و تنزه او اند و ملائکه و بچرانده که در سجده اند و ذکر ایشان جز بیجا
ربی الاعلیٰ نیست الغرض نوع انسان جامع این هیئات و این صفات
اند و این در حالت صلوات تمام این هیئات بشرطها و ارکانها به اعتبار
نماز به جماعت خوانند و دیگر وجودات بر اتمام است بعضی قائم اند
بماز بعضی نگونسا را ند سرزیر پا بالا و بر خے دیگر اند که ایشان بماره به صورت
رکوع اند و بعضی دیگر در سجود اند چنانچه جبال و اشجار و بهائم و سباع و
طیور راکع اند و حیات و خراطین بز شکم میزند و این صورت سجود و خرو
است قومیکه بت برستند به تمام خویش پیش بت می افتند قال الله
تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَ کُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ ج وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّمِشُ عَلٰی
بَطْنِهٖ ج وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّمِشُ عَلٰی رِجْلَیْنِ ج وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّمِشُ
عَلٰی اَرْبَعٍ ج باین صفت ایشان را در صلوة همه جمع است قیام او
بجبال ماند و انحنای او به اشجار و سرا و فرا است و اطراف او بالا و
آنچه به چهار پا می رود درست بر رکوع ماند و چون سجده می رود میت مار و
خراطین است انسان در صلوة همه هیئات جمع کرده خدا ترا پرستند این نیز نوع
از جماعت گیرند هر کس به شرطه و حقه ادا شود جامع جمیع وجودات باشد
وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِ جِبَالٍ اِیتاده تسبیح میگویند شجره نگونسا
میگویند بهائم سباع طیور به رکوع در تسبیح و مار و خراطین به میت خویش میگویند
بر هیئت دلیل برو حدانیت دارد و دلیل هر کمال قدرت صنع او بدین معنی
تسبیح او شود کانتهم ناطقون به بصورت الحال و اهل شغل باشند خصوص
بتدیان اهل ذکر و مراقبه را از هر ذرات تسبیح شنوند انسان جامع آن
تسبیحات است خصوص در حالت صلوة این نیز نوعی از جماعت شمرد چنان
جماعت صوری و معنوی و عالی و عالی مجتمع شود فهو نهایت الکمال و

بقون بصورت

وغایت النوال الصلوٰۃ معراج المؤمن رسول اللہ را در معراج نظارہ
 بہشت و دوزخ بود و نظارہ فلک و ملک بود و کذا لک العرش و
 الكرسي و چون ماوراہ سیر کرد در مکان لا مکان رسید مہمان اورا محققاً
 حقیقت را این ہمہ در خویش در حالت صلوٰۃ مشاہدہ کنند بہشت در خویش
 بہند دوزخ در خویش یا بند و جملہ وجودات با خود متعلق و خدا سے را در آئینہ
 دل شناسند و آن بعینہ مکان لا مکان است الصلوٰۃ صلۃ بالرب
 درست آمد و کذا لک الصلوٰۃ الدعاء و کذا لک الصلوٰۃ
 من الصلی و کذا لک سُمی صلوٰۃ لتحریک الصلوٰۃ فیہا و این جملہ
 معانی در حالت صلوٰۃ نقد و وقت مصلی است و این ہمہ در دنیا او در دنیا
 است اینجا دنیا آخرت شد آخرت دنیا ازل بہ ابد آمنت اول
 بہ آخر رسید آخر بہ اول رہ برود و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ سئلہ نحری
 شفیہ آن دلیل برین کرد کہ ہر جتے کہ اورا جوئی یا بی آینما تلوؤا فتم
 وجہ اللہ از بن حمد حکایت کردہ است و لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
 ہمین می فرماید محقق شد ہیچ حالت انسان را بہتر از صلوٰۃ نیست تا آنجہ
 گفتہ اند الصلوٰۃ حسنۃ بعینہا اے انہا عبودیتہ الموہبتہ ربوبیتہ
 کثرت و وحدت در صلوٰۃ بہ یک مقام جلوس فرمودہ اند گفت نسبت الصلوٰۃ
 بینی و بین عبدی بی بن کہ چہ را بطمی فرماید و قرۃ عینی دو معنی
 دار و یکے روشنائی و دیگرے روشنی عین وجود او ظہور و جلا انجہ اوست
 بد و ظاہری شود و خہ انسان در صلوٰۃ خود را خود می پرستد قرۃ عینی
 فی الصلوٰۃ چگونہ نشو و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ از جمع الجمع نشان میدہد
 جہۃ الاسرار در صلوٰۃ بہ نقد در کار است اما زبان گرد آورده سخن
 گفتن شرط عارفان احرار است اینہا الحسینی امسک لسانک و قطع
 کلامیک گفتار کے بہت۔

بیت

زمین و آسمان ہر دو شریف اند قلندر را درین ہر دو مکان نیت
 نظر در روید ہا ناقص فتاواست و گرنہ یارین از کس نہان نیت
 ابن جابر علمائے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود کہ خداوند سبحانہ گفت زین
 لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهْوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَىٰ آخِرِهِ تَوْفِيقًا لِّمَنْ يَشَاءُ لِيَمْلِكُنَّ
 حُبِّهِ مَنِ دِيْنًا كَمِ حَلْوَةٍ لَّيْسَتْ بِأَيِّدٍ أَمَّا بِيَانِكُمْ مَا كَرِهَ اللَّهُ لَكُمْ أَشْكَالَ
 رِجْتِ بَرَبْتِهٖ اسْتِ وَرِخَانِهٖ فِهْمِ وَادْرَاكِ نَزْوَلِ كَرُوْهُ وَاللّٰهُ عِنْدَہٗ اَحْسَنُ
 الْمَثَابِ ہمہرین معنی کہ ما گفتمہ ایم اشارتے درستی نمودہ است ہان و
 ہان دستکے بزینم رقص را ساز کنیم با یار نیاز و ناز کنیم انہا ز کنیم۔
 والسلام۔

این جابر علمائے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود

سیر صد و ہشتم

روایت مختار و نقلہ اخبار چین گویند کہ ابراہیم نبی علیہ السلام من
 احسن الرجال زمانہ واجملہم و کذلک گویند سارہ بہترین زمان وقت خود
 خوب ترین عورات ایام خود بودہ است تا آنکہ چین گویند سارہ تمام
 بہ حوائج نسبتے تا آنکہ ابراہیم صلوات اللہ علیہ دروغے بہ تاویل صدق
 گفتہ است القصہ علی شہر ہما واسحاق علیہ السلام ولد ایشان بودہ است
 و تمام بہ پدر ناستے این جا ہم قصہ است در سمر مختصر نتوان نوشت یعقوب
 مولود است فرزند ہر آئینہ بہ مادر و پدر ماند و نیز جملے لایق و حسنے فائق و
 دوازده پسر ز او ہر دوازده در جمال و حسن نشاندہ بودند تا آنکہ پسران را
 از خوف اصابت عین گفت لا تدخلوا من باب واحد و یوسف علیہ
 السلام احسن و اجل ایشان بود و اضواء النور و اصفی و انہر بود و رہے کہ او
 گذشتے نایش روے برد پوار افتادے بر مثال نور آفتاب بودے کہ بر دیوار
 افتد شامہ سورا کہ بر رخسارہ داشت تزیین وجہ الاجتماع الصباحت و
 الملاحت خدنی کہ او کردے براقت دندان چین نمودے کہ نوارہ نوراز
 و منہش برون میزند ہر کہ دیدے عاشق و متبلا گشتے عمہ او از شرفقت دیوانہ
 وے بودہ است مادرش مردہ بود یعقوب بہ خواہر سپرد تا پروردچوں بزرگ
 شد یعقوب خواست بر خود آرد عمہ اش بہ سرقت نسبت کرد تا بہ اتہام زدوی
 غلام خود ساخت چون عمہ برہ از قحالی رفت یوسف بہ یعقوب رسید یعقوب اورا
 از جملہ پسران دوست داشت و قریب تر گردانید بے منظر جمال کمال و مکس الوار
 ذوالجلال در دایرہ او از ہر امید بدینا کہ یوسف محبوب یعقوب بود و یوسف بہ
 جلد پسران پسران گفتند ان ابانا یعنی صلا لئیل بیان است فی محاسب

مفرط و عشق بتین با ابن بسندہ نہ خوابے دید دلیل بر سرورے دست دہی
 او اشارت کرد تا آنکہ یعقوب باوے گفت لَا تَقْصُصْ رُبَّكَ يَا كَعْلَى
 اِخْوَتِكَ مِثْلَ مَا اَنْتَ بِهٖ عَالِمٌ بِهٖ تَاوِيلٌ رُوِيَ اَنْ اِذَا اُكْرِمَ اَيَّامٌ مَّجْبُوتٌ
 اَنْدِيَانَهُ اِنَّمَا اِيْنِ اسْتِقْدَادِ صِفَادِ اِيْشَانِ ظَاهِرٌ بُو دِمَعْلُومِ كِرُو كِه اِيْشَانِ بَاهِنِ
 مَحَبَّتِي مَفْرُطٌ وُ دُوَسْتِي وَا رِنْدِ غَيْرِ عِشْقِ و مَحَبَّتِ اِيْنِ تَقَا صُنَا كِنْدِ كِه اِيْشَانِ وُر
 رَفْعِ تُو كُو شِنْدِ فَيَكْبِدُ وَا لَكَ كَيْدًا بَهْ كِرُو غَدْرًا بَا اُو پِيْدَا اَيْنِدِ فَعْلُو بَه
 مَا لَفَعْلُو اَمَّا هُو سِنْتِ غَيْرِ اَلْاِحْبَابِ وَا بَطْرِي قَتِيْمٌ
 عَاشِقٌ مَحَبِّ هِرْ كَزْ نَخْوَاهُ كِه مَحْبُوبِ طَرَفِي نَظْرُ كِمَارِ و كَسِي رَا بَه قُرْبِتِ و صِلْتِ خُوِيْشِ
 مَخْصُوصِ كِرُو اِنْدِ خُصُوصًا يَكِي اَزْ هِمِه اَقْرَبِ مِيْنِ كَلِّ قَرِيْبِ وَا جِبْ كِرُو اِنْدِ
 چنانچہ مشہور است و درین باب محب را هیچ ملامتی و قائلے مانع نتواند شد
 اگر مجھے درین باب تجاوز و اغماض کند اور او را در و ماہن خوانند ہر
 گنہے کہ بر اے دفع آن شخص را کند میان اہل عشق معذور باشد گفتمہ اند

مصراع

ہرچہ خواہی کن اے دوست کن یار و گد

فَعْمَلُو اَبِهٖ مَا عَمَلُو اٰ غَيْرَةً مِّنْهُ عَلٰى يٰعَقُوْبُ مَرَّ كِرُو نِ
 غَدْرُ كِرُو نِ وُ رُوْعِ كَفْتِنِ عَقُوْقِ وُ رَزِيْدِيْنِ بَرَا اِيْنِ مَصْلَحْتِ كِه يَخْلُ لَكَ
 وَحْبُهُ اِسِيْكُمُ وَا تَكُوْ بُو اَمِنْ كِبْغِدِيْهِ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ عَلٰى صِلٰحِ
 وَا فَلَاحِ مِيْنِ بِيْنِ الْمَحَبَّتِ وَا الْعِشْقِ صِلٰحِ كَارِ خُوِيْشِ وُ رِيْنِ وِيْدِنْدِ مَلَامَتِيْهَا وُ مَعْصِيْتِيْهَا
 بِرِخُو دَا نَمْتِيَارِ كِرُو دَنْ شَنِيدِهٖ بَاشِي كِه مَرُو دَا نِ اَزْ رَسُوْلِ شُدْ صَلِي اِنَّهُ عَلِيْهِ وَا سَلْمِ نَقْلِ
 كِنْدَانِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُؤَاخِذُ بِمَا يَصْدُرُ عَنِ الْعِشَاقِ وُ هِمِ اَزِيْنِ جَا اِسْتِ وُ
 قُوْتِ سِيْگُو پِيْجِلِ چہار گناہ كِرُو دَنْ وُ ہر چے اَزْ وِيْجِي كِه بَدْتَرْمِجِ ہَذَا نَامِ اِيْشَانِ
 اَزْ وِيُو اِنِ نُبُوْتِ مَحْرُشْدِ وَا ذَا لِكَ مَقَامِ الْمَحْبُوبِ الْمَرَادِ زِيْرَا چہ ہر چہ كِرُو دَنْ
 بَرَا اِيْنِ اَنْحَا مَحْبُوبِ اِيْشَانِ دَرِ مَظْہَرِ يٰعَقُوْبُ تَحْلِي وُ ظْہُوْرِ عَلِي كَشْفِ وُ عِيَانِ كِرُو دَنْ

عاشق ہمیشہ تزا بد کند از غیرتے کہ با معشوق دارد کند تا جمال او و دید اینچنین
لهم شود ابن بیت گوئی شاعرے در شان برادران یوسف گفته است۔

شعر

جننا علی لیلی وھی جنت لغیرنا و آخری بنا محبونة کلا یزیدها
نظاره شو یوسف چه مبارز و با یعقوب و برادران وزیر گشت باوش
شد مع ذ اخبار نمی کند آرے ناز و کرشمه و ستمکارے کار محبوبانست و شیوه
معشوقان و دیگر میدانند که پدر عاشق است بگذارتا لذت درد عشق گیرد و
در عاشقی مرتبه کمال را فایز بود گفته اند۔

بیت

ہجران خواہم ضمنا وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

و عطار ہم ازین کار نشانے میدہ

کفر کا فر او دین زیندار را ذرہ دردت دل عطار را

درد از در مان بہتر گیرند و دیگر یوسف میدانست ہر چند کہ یعقوب
درد خود را بلاکش شود کامل تر و واقف بسیار اسرار گرد و دیگر انتقام عشوقا
میگیرد کہ پدر آن قدر دوستی کہ با من داشت یک ساعت مرا بگذشتی چو اخصمان
مرا استوار داشت و خود میدانست فیکید و اذک کیدا بگذارتا چند گے بسوزد
کہ بہ اختیار خویش گزیدہ است با کسانے کہ مراد ایشان سپرد ہم بدیشان قرار
گیرد ہم با ایشان باشد گر این چنین غصہ در عشاق بسیار شنوی در عشق چنین
بواجبیا باشد معشوق را چنین ناز باز بہا بود اگر وقتے عشق با شہ با شہا ہی
ہانی کہ چه سگویم برادران را در تشویش میدار و دور آمد شد ایشان
ذوق دلال و غنچ خویش میکرد و پدر را بہ رمزے خفنی داشتائے تفسی
می نماید کہ او استاد کار است البتہ فہم کار خواهد کرد و تا آنکہ میگوید
فَتَحَسَّنُوْا مِنْ یُّوْسُفَ مَمْلُکَتِ و ران باب میدانند ہر چند در احترام
فراق بیشتر سوز و دلش صاف تر لطیف تر گرد و در ان چہ کہ یوسف

انداختہ ہو و نذا از کنعان یک فرنگ کمتر بود و اطلاع بران نہ شد و چون
 بہ آتش بجران دلش را صاف پاک کر و میان کنعان و مصری مرحلہ بود
 بہ بحر و یکہ قافلہ از مصر روان شد . وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُو هٰمٍ
 اِنِّيْ لَآجِدُ رِيْحَ يُوسُفَ لَوْ لَا اَنْ تَفِيْدُوْنَ و دیگر ہر چند صورت خیالی
 یوسف در دلش تکمیل میکرد و تصور او در غلیبہ او کمال شاہدین بدیدہ
 می شد و رائے آن مطالبات الہیات و معارف قدوسیات نقد و قوت
 او میگردد و این بیت شنیدہ

شعرا

سراق الزجاج و رقت الحمر فتشابہا و تشاکل الامر

فکانہا خمر و لا قرح و کانہا قرح و لا خمر

عطار و رگفتار خویش منظوم عربی ترجمہ فارسی فرسودہ بیت

از صفت مے و لطافت جام در ہم آمیخت رنگ جام ہدم

یا ہمہ جام است نیت گوئی کے یا ہمہ مے است نیت گوئی جام

یوسف چنان نسبتے عن مقصود موجود گشت شنیدہ کہ میگفت زینجا

در وقت فصد کہ خون یوسف بکش این ہم ترا معلوم بودہ باشد کہ این

المذنبین احب الی اللہ من صراخ المطیعین از نالہ یعقوب و از گریہ

یوسف ذوقے و لذتے میگید و چنانچہ زینجا سجان را گفت دیر باز است

لذت نعرہ دگریہ یوسف نیافتہ ام بروا اورا چند و والے بز ن

او بگریہ من شہوم مراد زان لذتے و ذوقے حاصل بہت بندہ یوان

میداند کہ زینجا ہرگز نتواند اندام اورا الے رسید یوسف را گفت

بر دیوار بزخم تو بگری یک دوال برد یوار ز دیوسف گریہ دروغ بلند

بر آورد زینجا پیرا من پارہ کرد و از دروازہ افتاد گفت اے بد

ظالم بس کن این ناز میں مرا چگونہ میتوانی رنجانید دوال مرجع بدان

من نازین بیزنی فرد بعض مہبان را و در دوزخ فرستد مالک را فرما

شود آتش برایشان بگمار تانا کہ کنند کہ مراد رنالا ایشان رضائے و خوشی
ہت مالک علامت ووز خیال در ایشان نہ بیند و ایشان را دوستان
واند و نمواند کہ آتش برایشان گمارد و فرمان متضمن قہر و غضب آید
آتشے را گمارند آتش روے ایشاں بیند بچند فرنگ گریز و خداوند گوید
شما از میان و در شوید آتشے کہ لائق ایشان کردہ ام بدان سوزم ایشان را
علم دہد و تو مے بصورت و جمال و حسن و بہا تجلی کردہ است بہ آتش غیرت
چنان سوزند کہ آتش دوزخ نباشد اگر آتش دوزخ بودے ایشان را
روح و ریجان بودے اکنون یوسف را ہر چند کہ یعقوب بیشتر گمیرد بہ بیشتر
نالہ و سوز و اورا خوشتر آید یوسف نمی خواهد کہ ہم یکجا رہے یعقوب بہ و رسد
میخواہد از ہر جنس وصال اورا حظے نصیبہ باشد اول نصیب ہوئے
وصال و از ہر مرحلہ کہ بہ کنعان قریب می شد بشارت بیشتری رسید
و بوی قریب تر میگشت دانستہ عاشق را این دولت دست دہد کہ
نام او پیش معشوق گویند راستے اورا باشد کہ ہم از و پرسند و اگر خود این
یسر آید کہ او عاشق و طالب و جویاں تست خود و راں ساعت عاشق
بر کونین سرافراز دو اگر با جوابے صوابے با کلامے متضمن عنایتے بدو
رسد عجب نباشد از بس لذت و خنکی و راحت جان عزیز گذارد و اگر
این دولت یسر آید کہ من بعید نظارہ شد چہ گویم کہ چہ فرحت و چہ بہجت
و چہ ذوق و چہ شوق افزو و شرم و شرم و شرم تا آنکہ مجالتے یسر آید ازین
بیشتر سخن نتوان گفت محمد حسینی را زبان کار نکند کہ ازین بیشتر سخن گوید
و دیگر یوسف را این مصلحت نیز بود کہ یعقوب بہ یک و ہلہ بختتے بہ
یوسف نرسد کہ درین حالت خوف تلفت او باشد بے عشاق بعد
مقاسات احراق فراق بہ مجرد بچہ و رحل بوس و اعتناق رسید
از بس راحت و خوشی و خنکی جان عزیز او گذاخت فداے جان معشوق

شد کعبہ الماء مروے در باد یہ افتد و آب نیاید بر طرفی
پوید تمام اعضا سرسبز از بے آبی خشک شدہ باشد پس آنکے بہ آب
رسد بر خود بحرص شرہ بر جائے بخشد۔

بان و بان ہیج فہم کر دی کہ موجب گناہان برادران یوسف
و سبب عدم التفات یوسف بہ درو پد رسوختن و گریستن او و سپید
شدن چشمہ اشس چرا بود اکنون گمان نہ بری کہ برادران یوسف گنہ
کردند آن گنہے است میان عشاق کہ ہیج طاعتے بہ و نرسد و عدم التفات
یوسف برابر تراحم و اللطاف او نگردد و توقصہ عاشقان چرا کم شنوی شنو
شنو کہ قصہ شان خوش باشد ہم ازین سبب بود کہ حق تعالی این را

حسن القصص نامید۔

زین درد کشتے شراب خواری
دیوانہ و شے تر از زارے
بشمن و شراب نوشن باے
بین عکس جمال روے باے
گل چیت کجا است زخم خارے
شیرین بچہ گشت خوش گوارے
جز نسخہ صورت بخارے
از کردہ یک غلام خوارے
یعقوب کہ بود در ستگارے
محمود کہ بود شہر یارے
جز بے خبرے شراب خوارے
چون احمد پاک حق گزارے

دیدم بچہ پیکارے
مدین خمرے خراب شکلے
گفت از سر وقت خویش حال
آنگہ بہ صفائے ننگ کن
جنوں چه کس است چیت لیلی
خسرو کہ بود کد ام فرما د
بر بلوچ وجود نیست نقشے
بہر چه زن عزیز مہر است
از چه سبب است بان گرفتار
خود چاکر بندہ چرا شد
زین حال کسے خبر ندارد
بشک بخدا محمد این جا است

نہ بجلیا

گناہان پسران یعقوب و بے التفاتے یوسف و بیداری پدرو
دل یعقوب بر سرے خفی است در غایت خفا اگر در صحرائے بیان ام

و صورت این کار را جلوہ عیان و ہم عرفاے روزگار ازین گفتار مالت
 و حاجت گیرند آری انا غیور و عمر غیور و اللہ اغیر منا

بیت

نظامی این چه اسرار است کز خاطر بردن دادی
 کے سترش نمیداند زبان درکش زبان درکش

سرمد و ہم

مردان گویند عشق مقدم است از حسن و دیگران گویند حسن مقدم است از عشق و بعضی این چنین ہم گویند کہ ہر دو تو امان اند ما در تقدیر ہر دو را بیکبار بہ یک شکم زادہ است اختلاف عرفا و محققان رفت چو اثبات یافتہ باشد کہ عشق مرغ ازلی است ازل عبارت از عدم مسبوقیت تقدم و تاخر معنی دار و آنخہ تو امان گویند صورت شرکت نماید واللہ لا یغفر ان یتبرک بیدہ نقیض این سخن باشد الواحد لا یصلد منہ الا الواحد اتفاق جملہ حکما راست عشق عبارت از شدت الشوق الی الاتحاد است و اتحاد را صورت امکان نہ از اینجا است ہیچ عاشقے صورت وصالے نہ پدہ است و آنخہ وصال نامند جزو نباشد دو یکے نشوند زیرا چہ الواحد فی الواحد محقق است با این ہمہ صورت دوی باقی است در صورت مثال گفتہ اند دو کاغذ را بہم در چسبانی و بر آن مہر زنی چنانچہ ہر دو آبخنان شوند یکے نمایند ہر کہ بند یک ورق نامد با این ہمہ خلایع عقلی باقی است و این کہ گوئی عشق از حسن خیزد این نیز ملازمیست ندارد معلوم است حسن پوست حکم جماعی است اجماع علما و عقلا اجماع ادیان اجماع صفار و کبار جاہل عالم با این ہمہ عاشق جز زلیخا نبود و عورات از نظارہ جمال بجائے ترنج دست بریدند با این ہمہ عاشق نبودہ اند در مصر چوں سال تخط بود پوسن بعد ہفتہ یکبار روے خود نمودے تا ہفتہ دیگر گنگی رفتے پس دانستہ شد کہ عشق از حسن خیزد چنانچہ گفتہ اند

لشعش

یلقی علیک وما لها سبب

ان اجبت امرها عجب

و این ہم نجرہ کہ صورتے باشد اگر آن صورت اول صباح دیدہ شود
 باخود مروج شوم گبر و ناگاہ بنی کے مبتلاے او آن چنان شد کہ جان
 در پے او دہد و در نجرے سحر ہم این صورت نقش بند ہی میکند عشق جان
 کائنات است عشق محسن است مشاطہ صورت و اشکال است عشق پیرایہ
 دختران کشمیر است عشق معلم اساتذہ جادوے باہل است عشق از ان
 صفات ایمن است یَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَجْزِيكُمْ مَا تُرِيدُ
 طغرائے ایت کہ بنام عشق نشسته اند عشق لاعین و کلا غیر است عشق
 بحی و ہمیت است این سخن از من یاد داری عشق در صفت مجاز صورت
 وصال ندارد و گروہم و خیال در مجاز گویم مردے عاشق چشم کیے شد آنکہ
 چہ گوئی با چشم چہ وصال باشد و آنرا کہ مردمان در مجاز وصال نامند لا
 حول و لا قوۃ الا باللہ نعوذ باللہ من شر الشیطان و شر ہذا
 المقال اما وصال حقیقتاً گراوت توتہ و اگر توتی اونیت وصال چہ باشد
 با کہ شد انیتے کہ باقی است از بن شعور و خبر دار و دیگر نہ کاری کے در کیے
 است این قدر تحقیق بدانکہ عشق شہبازے است جز با خود بنازد
 انا اقول و انا اسمع هل فی الدارین غیری۔ اگر چہ خبر میدہی
 فکرے میت میگوید انا اقول و انا اسمع خدائیت و انہنیت و
 اثبات میکند ہر چہ بیان کنیم ہر چہ عبارت کنیم و مثلے و تمثیلے گوئیم باز عشق
 و راسے آن باشد جز انہنیت اثبات و انہت در بیان نباشد و اگر
 گوئی وہم است آرسے وہم است بیکے وہم آمد بیکے عشق آمد دو آمدند
 خوش مشائے این ہر جا کہ آفتاب باشد سایہ نباشد ہر جا کہ سایہ باشد
 آفتاب نباشد و سایہ رابے آفتاب وجود سے نہ و سایہ راز آفتاب
 نصیب نہ و ہر چہ از آفتاب دور تر سایہ دراز تر و ہر چہ بدونز و کتر آن
 کتر بل نیست و نابود شود ہوا است و سراب است سراب صورت

ہواست و ہوا معنی سراب است بے ہوا سراب را وجود نہ وبے سراب
ہوا را ظہور نہ و حصول غرض ہوا از سراب نہ و از سراب بہ ہوا رفتن ممکن
یعقنی و عشقہ ازین سراب و ازین ہوا نشان میدہد **نظم**

عشق از آب و گل بدر باشد	عشق نہ از خانہ بشر باشد
عشق بیرون ز خانہ شش است	عشق را لامکان مقرر باشد
ما در عشق را ازل خوانند	قدس لاہوت خود پذیرد
ناقصاں را نظارہ جعد و سرت	اہل دل را نظر و گر باشد
بند گو یا تو بند خود گر و آرز	بند بر بستلا بترا باشد
مار و مورے است یا تور خزر	ہر کہ از عشق بے خبر باشد

نہند

نظم

دولت عشق را نہایت نیست	عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کہ احل شدہ است شکل عشق	داند آنکس کہ جز ولایت نیست
عشق حسنی است از برون بشر	آب و گل مرور اکفایت نیست
عشق را بوجیفہ درس نکرد	شافعی را در و روایت نیست
بوالعجب سورتے است سورت عشق	چار مصحف از و یک آیت نیست

سیر صد و دهم

در هر که این دو چیز بجمع آید حمیرا یه پی عاوتها در جنبه او نهادند و نقد همه خیرات در ذیل خرقه او بر بستند تزکیه نفس و توجه تمام تزکیه نفس نخست پاک کردن نفس از جمله منہیات شرع است و دیگر از منہیات و دیگر از تکثیر مباحات و ترک حلال و ثم و ثم و ثم حتی بپتھی الاموالی مایلند به النفس و بهوی کان ماکان اگر بجان بجان عدسکنم سمر از حد اختصار بگفتار دراز میگذرد - حکایت ذوالنون مصری و آرزوی نفس او کهها را شنیده باشی و توجه تمام عبارات ازین باشد عامه را گوئیم یا خدا و خاصه را فرمائیم لایحظر بالبال الا الکبیر المتعال اگر اسرار النہیات در خاطر خطرات کند بکون شیطیه من شطیات القلب اگر جولان معارف حقائق در دل مجال یابد ختم الله علی قلوبهم و انهم یفقهون حکایت کند -

بیت

زهد و عمل و علم و ثنا و هوس این جمله رست خواجه منزل پنداشت
کار ما آنجا آنها یابد جزانیت لطیف را در شهود وجود و هم بود نبود فافهم

وَ اغتلموا لله اعلم

تخلیه و تخلیه و تجلیه هم ازین جمله باشد که گفتیم تخلیه نسبت به تزکیه بر دو تخلیه با توجه تمام توان یافت تخلیه میوه که ازین شاخ و ازین درخت برخوردارند اگر تزکیه هست و توجه نیست به شور بار زور ماند و اگر توجه هست و تزکیه نیست به گوشت مردار باز گردد و عبودیت را با ربوبیت و یک خانه قرار دهند حکمت با شریعت التزام و اعتناق در یک صفت طاق یا محمد حسینی بحق التحقیق که حق گفته است اصل کار تخلیه است و بران

اجملع ادیان است اما صوفیان ما با این تجلیہ جمع کرده اند برائے تقریب
وصول را تو خانہ بادشاہ را و تحت نشستگاہ را آراستہ کن او خود آید
نشیند چون دل شفاف صاف عکس پذیر گردد آئینہ روشن شود عکس الہی
شخص قدوسیات سبحیات و در دل لایح تر نماید فافہم و اغتتم۔

بحق ما بحق این نصیحت محمد حسین است نیکو تر یاد و ارہر جا کہ سعادت
است و ہر جا کہ دولت است جز بدین دو چیز نیافتہ اند انبیاءے مرسل جز
دو چیز نہ داشتند و کذ لک اولیایم بدین راہ طالبان را بخبر رسانند۔
اللہ یحببنا لہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب۔ فافہم و

اغتتم و اللہ اعلم

بیت

نصیحت کرد بکتوسان اگر آزادہ بتان

و گر گونی کہ نتانم غلام تست بکتوسان

اگر این دو عظیم بہ صفت التزام و دوام با تو سکون یافتند پس آن
بہ ہر نامی کہ خود را بخوانی شیخ مرشد سید القوم رئیس الطائفہ شو یا عالم علام
مجتہد استدلال گر و خواہ بادشاہ و خواہ وزیر ممالک صاحب ولایت باش
یا قصاب طباح بقال جو لایہ سہلنگی این ہمہ پیش ہائے دنیا است این
دو گیر بلکہ اگر این دو عظیم ملکہ اعظم لابدست و اگر نہ دانم البتہ بکسے نیری
کے باشی کہ از سگ کمتر۔ واللہ اعلم

بکسے

لہ سکھا شور بائے است۔ ش۔ و در برہان قاطع سکھا کبیر اول و بائے ابجد الفنا کشیدہ نام آ
کہ از سرکہ دگوشیت و ملبور و میوہ خشک پزند۔ و وجہ تسبیہ اش سرکہ با است۔ چہ سنگ یعنی سرکہ و آب آتش را
عے بکتوسان بر وزن محبوبان نام مردے بود دانا و فریبہ و عاقل و نام سنا و کس نام بودہ است۔
بران قاطع۔

سہر صد و یازدہم

قوله تعالى - اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ فَهَوْ عَلٰى نُورٍ
مِّنْ تَرْتِيْبِهِ ط - جواب ہذا الخطاب محذوف اے اَفَمَنْ شَرَحَ
صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ كَمَنْ لَيْسَ لَهُ كَذٰلِكَ -

لما نزلت هذه الاية سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن شرح المذكور في القرآن فقال ذلك نور يقذف في القلب
فقبل وهل لذلك امارت قال نعم التجاني عن دار الخرد
والانابت الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله
والنور الذي عن قبله سبحانه نور اللوامح بنجوم العلم ثم
نور اللوامح ببيان الفهم ثم نور الحاضرة بزوايد اليقين
ثم نور المكاشفة بتجلي الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات
ثم نور الصمدية بحقايق التوحيد فعند ذلك الاوصل ولا فضل
ولا قرب ولا بعد كلاً بل هو الله الواحد القهار -

ای یار عزیز و اے برادر شفیق و اے صدیق صادق اے سالک
ہالک و اے ناسک مالک و اے عارف محقق و انی انجہ و راسخ ثابت یافتہ
است لیس الامن معانی مقولہما و قضا یا اصولہما و اگر بہ فکر ت
عبرت بہ امعان بینی این جملہ مقال ما از کلام استا و مستنبط و مستدل
یابی مگر چند محلے طے باز گو نہ و سخن مقلوب نبشتہ ام و چند محلے بہتجیات
مشابہات نسیق یافتہ و موجب آن از قول ابو ہریرہ کہ سیکو یحفظت
من رسول الله و عابین من العلم و عابن قد بشتہ و و عابن و اللہ
لقطع منی هذا لبلعوه و شعر زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب

شعر

کرم اشد و جہد و رضی اشد عنہم

کیلا یری الحق ذو جہل یفتتنا

انی لا کتم من علی جواہرہ

الی الحسین و وصی قبلہ العنا

ہذا الذی یقدم فیہا الحسن

یقیل لی انت من یعبدا لوثنا

فیا رب جوہر علم لو ابوہ بید

یرون اقبیح ما یا تونہ حسنا

ولا متعذر جال جاہلون و محیا

ن والاشمل

تحف حکایتے شو سرائیت مہایری النایم فی نوید چند عورتے

لباس ہندیہ کردہ موازنہ شانزدہ ہے مقدمے باشند ہمہ در رقص اند

مگر دوی از ایشان ہمہ بانگ و حسن المدوان و دوا ایشان بہتر و خوشتر

چہ رقص چشمہا میگردانند و پیدای میغلطانند اثنائے رقص کسے انگشت بر جا

جبین مبدار و کسے بر رخسارہ مینہد کسے با بینی می چساند کسے با شفتین

می رساند و دیگر چشمکے می زند و فرو و بالا امیدارند و سرین را یکدگر می غلطاند

کمر اند ویرے بہ لطف طرقت میکنند مرد و پارا کچے برین پامی نہند و دوم

در پائے و یگر خندنی میکنند یا خالق الخنات یا موجد الملاح عجیب

کارے ہر کچے در حرکت خود عین حرکت خود است چہ باشد حرکت امرے

عرضی و ذاتی جو ہر عرض چگونہ میگرد و آن دوی کہ در رقص و

گشتی نہ اند گفتمہ اند از ایشان لیلیج تر و زیبا تر و اس بر دوعین حرکات

سکنات ایشان بن مرو و یا بدیع السموات و الارض یا جمال السموات

و الارض انت خالق کل شیء انت محرک کل شیء لا اله الا انت مصرع

در ہر چہ گنگم توئی پسندارم

درین نظارہ شبہتے در ول می آید کہ شمس و ذرات بیک حالت

در مقام توحید با ہم ہم شدہ اند ذرات در شمس فایت شدہ و شمس در

شخص ذرات عین خود را نمودہ و ہم آن میرود و مردمانے گویند

بیت - غیرش غیر در جہان گذاشت لاجرم عین جملہ اشیا شد

یکے بدین اشارت کردہ اندر گزاین اسناد درست آید کہ ہمہ اوست
 اے محمد حسینی حیرت اندر حیرت است و بنجودی در بنجودی بس کن - بیت
 راه توحید را به عقل مجوسے دیدہ روح را بخار مخار
 مکن طعنہ مرا در بت پرستی کہ فرقی نے میان بت و بتگر
 بحق آن خدائے کان بہ عالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
 آری ابراہیم علیہ السلام پسر از راست آزر بت تراش ابراہیم بت شکن
 صلوات اللہ علیہ بیت

رقم بکلیسای ترسا و جہود ترسا جہود و حجابہ را رخ تو بود
 بہر طلبش درون تجانہ شدم تبیح بتان ز مزملہ شوق تو بود
 چه باشد این صوفی تفلح را بشکند فاذا فیہا حوران الطارہ شود بیت
 عجب نیست کہ گزشتہ شو و طالب دولت

عجب این است کہ من واصل و سرگردانم
 ہیہات فہیہات ایاک وان تظن باللہ ظن السوء کن موجلا
 مسلما ولا تکن کافر امشرکا - گر باورت نیست گو لا الہ الا اللہ

سَمِرٌ صَدْوَدًا زَهُمٌ

خوبی خواست خود را بیند خود را خود و دیدن بپسرنہ بہ ضرورت آئینہ
می باید ساخت تا عکس جمال او در آئینہ مشاہدہ شود و جمال خود را در آن
عکس عیان دید خود عاشق خودش ہر جنس آئینہ ساخت آئینہ مثلث آئینہ
دور آئینہ مربع آئینہ مدس آئینہ مثلث بہ حسب گوشہا مرفی صورت
دیگر نمود و آئینہ دیگر غیر مستوی و در آن چند ان جلائے نہ فسبحن
الذی بیدم مملوۃ کلیل شئی از ہر یکے نشانے دیگر نمود و یسقی
بہاء و احد و تفضیل بعضہا علی بعض فی الاکل ما سا زندہ
یکے بیند یکے نمایندہ یکے عکس بک صورت بہ حسب اشکال مختلف و حرکات
متضاد صورتہا بین نمودار کرد و نپداغم اصل خلقت چہ استعداد
گرفت یکے را نبی کرد و دیگرے را ولی مومن مسلم کافر مشرک ہمہ بریں صحیفہ
نقش کرد. فَفِزُّوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ ہمہ را در یک گروہ
برست و در احکام اختلاف کرومنہم سعید و منہم نسقی ہمہ را

شعر

را یک فیض و حرکات و سکنات اختلاف

عبارت تناشقی و حسنکب و احد و کل الی ذاک الجہدال یشیر
دوزخی نالہ اما و ریادش و خیالش و در مقالش جز او نباشد
اے یار عزیز کشادہ سخن میگویم ہمہ را ہما برستہ اند جز آن یک رہ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ در قضیہ موت و حیات برصراط یک
ذات رفتہ اند اگر چنین باشد کہ دوزخی جز یاد او ندارد و ہستی چنان
بہ لذت حور و قلبیا و طوا مشغول است کہ اورا نشرا موش کردہ
است دیوانہ خود کامہ بیرون افتادہ فریاد بر آورد کہ آن

آن دوزخ صد هزار بار شرف وار و بر آن بہشت و کذا لک۔ آن
دوزخی بر آن بہشتی انی احب المرصن علی السحت ہم از سر حرف
نقطہ بر صحیفہ دل بینگار و

بیت

نظارگیان رو کے خوبت چون وز نگوند از کراہیا
در روے تو روے خویش بیند اینجا است تفاوت نشا ہیا

ابو جہل در روے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صورت قہر نظارہ
میکرد ابو بکرؓ در روے او نظارہ جمال میکرد و ہر یکے از آنچہ اوست
ہماں داند ہماں بیند ہماں شناسد انچہ اوست صورت قہر را خواست آئینہ سازد و آن اثر را خود نشان
کند کہ من در آن جا چہ میکنم مارے را ساخت و شیرے نگاہ داشت جمال خود را
چشم مجنون در صورت بیلای عرض کرد

بیت

یارب کہ داد آئینہ آن بت پرست را

کو دید حسن خویش ز من بردہست را

قَدْ عَافَ بِمَرَكَلٍ اَنَا بِسِئْرٍ بَهْمُ شَرِبَ دَوْزَخِي اَشْرَبْتُ
و شرب بہشتی نہر کوثر و باغ بوستان بہشت الارواح جنود مجندہ
فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِتْلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ اکر یکے عاشق
یکے میشود در عالم قدس بینہا تعارفی بود آن تعارف اینجا موجب
تو دوستی لاف شد بیکو تربیتی راست تر شناسی کہ از بینی و از چشم
احول افتادہ است و بینی از غلط حس آمدہ است شعر

یا من یرئی الواحد اثنین من حول فی عصب العین

دع نفسک لتری و احدا فرداً بلا شک و لا اتین

آرے ہر چیز یکے کثر بینی عیب از نظر باشد و من مکلت معانی
و تمت سرائی الا شیا و کاملة المعانی
و آنچہ مطلق مقید مجمل و مفصل جزو کل گوید این گفتار موجب

مغایط اوست

بیت

تاظن نہ بری کہ هست این رشتہ دو تو
 یکتواست ز اصل و فرع بنگر تو نگو
 شیخ اوحد کرمانی بیتے ہم ازین نسبت انشا کرد۔ بیت
 بر اہل منہر چو بیخ بسیار
 وز خلق سخن در بیخ میدار
 یک محرم را از را بہ چنگ آرد
 پس علبہ جہان بہ زیر نگ آرد
 کناسان را بود منجس عنہ
 بزخوک مہند ز روز پور
 گاؤ سگ و خر سخن چہ ڈاند
 گوسالہ ز کن مکن چہ داند

۱۰ ابن معنی نالہ (متمہی الارب) و در شرح معنی این مصرعہ نوشتہ تہا بلا شک و بغیر گمان

سمر صدا وسيزدهم

ان مثلي وشكركم كمثلي رجل واقف على سراسر طريق طريق من ان طريقين
يمينه وطريق من يساره والناس بالتفات واجتماع ياخذون
السلول الى طريق اليسار كان من كان منهم العوام ومنهم الشيوخ
الكبار والعلماء الاخيار والرجل يصيح وينادي ايها الخلان
ايها الاخوان ايها الاصحاب ايها الاحباب ايها الارباب
ايها الاسباب الطريق الذي اخترتم المرور فيه ليس هذا
طريق العقلاء ليس هذا سبيل اهل التجربة والعلم والعبر من
سلك في الطريق هذا الاضاع وهلك التبه التبه ما بلغ المنزل ولا
يجل المحل فيها المهاجرو المسالك لا يحس المسالك فيها الا الا
شجار الملتفة والاعماق الملتفة والجبال المشاهدة والبحار
المغرقة فيها وادي العقارب والحيات والعجب من الناس يقبلون
النصح ويتنفسون بنفوس الصعدار ويكون بكاء شديدا ويقولون
قولا سديدا - القول ما تقول والامر على ما انت عليه تقول و
مع ذلك كله يرجعون ولا يلتفت احد منهم الى الرجوع هيئات
فهيئات هذا بلاء وبيل وهذا عنار وجليل يقول ارجعوا الى
طريق من يميني فيها الارض المستوية وفيها الخصب والسلامت
وفيها الفراغ والعصمت وفيها المياه الجارية على متن الارض
والاشجار ذات الثمار ما سلك من سلك فيها الا بلغ المنزل وفاز
المامل مع ذلك لا يرجعون بها فاقا على الواقف التناصح
لمريق له طريق الا السلوك في احد السبيلين اما يوافقهم

ن المبالك

بحکم الطبع البشری او یاخذ سبیل السلام الموصل الی المطلب
 والمرامیر و لیکن یعلم کل احد من نفسه ان المصنی و حد انیا و المروء
 فرد انیا صعب بلا صعب او یوافق فی روح معہد و بیکی کما
 یبکون العجب کل العجب الله الله الله اللهم اهدنا الصراط
 المستقیم۔

له لطفة و لطفة مشق است از لطف معنی در حقان انبوه له متلفه یعنی جاے ہلاک و بیان
 (از منتقی الارب) له لہاناً یعنی اندر گین گردیدہ و درینغ نور دہ (منتقی الارب)

سمر و چہار دہم

الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا يعني مردم بجايات طبعي و
 حسي چنان مستغرق و متعلق بدان اند که حقيقت کار را و مقصود همین را
 میدانند و جز این چیزے دیگر در وہم ایشان نیست چنانستے کہ خفته اند
 يَكْمُونُ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ اِذَا مَاتُوا اَنْتَبَهُوا چون سیرند از
 غفلت خویش و از وہم حسی بیدار شوند بدانند کہ وراے این کہ ما
 هستیم و قرار گرفته بودیم عالمے دیگر و جہانے جز این است و ہر چہست
 بمان است و این جز وہم و خیال بیش نبود گوی و ہیے بود خیالی بود
 کہ پیر و ایمان باس را شنیدہ کہ مقبول نیست زیرا چہ درین حالت شئی ن نبود
 مانے از اخرویات مشاہدہ میشود و ایمان غیب شرط است فردا آسنا و
 صدقنا کفار ہم مومن گردند اما لا يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ كَفَرْتُمْ اَنْتُمْ
 الْقَبُورُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حَضْرَتٌ مِّنْ حَقَرِ النَّبِيَّانِ
 اول منزل من منازل الاخرة و اخر منزل من منازل الدنيا این
 ہمہ دلیل بران کردم مردم مبرک و الا اعتباری این دو جہاں و وجود
 وہمی و خیال محقق داند و حیات عبارتی مشاہدہ شود و شطبہ من الاخر
 مفہوم گردد و الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا از روے ظاہری
 معنی دارد و محققان اینجا سخنے گویند بیانے فرمایند در لباس حیات و
 در پردہ برون آید این پردہ برد و حجاب، آن ہمین بود توئی شخص تو
 بود این سر آشکارا اگر دوروے جمال خود نماید و از مستی خود بروزے آنچه
 حق است بحقیقت دائم و قائم است با عزت و عصمت است حجرہ مکون
 و صحراے وجود آید و آن بچ شود و چگونہ این پردہ بر خیزد نشود

مگر موت و موت حقیقی این است کہ از ہستی خود بیرون شود این مردنی
 تحقیقی است و آن مردنی بہ قالب طبیعت این مردن حسی است و آن مردنی
 معنوی است من مات فقد قامت قیامتہ و قیامت حقائق معارف ضروری
 شود۔ فقد قامت قیامتہ درست تر شود و الناس اذا ما تو انقبہوا
 ہمین اشارت میدہد من سرہ ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض
 فینظر الی ابن ابی قحافہ۔ الی میت یمشی
 این موت طبیعی نیست این معنوی است گوئی اشارت برین کرد کہ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ حقائق معارف اتمہیات برو ضروری بود۔ خواجہ من
 میفرمود قال علی علیہ السلام من یلج ملکوت السموات من لولہ
 مرتین ولات دو است ولادت طبعی انچہ در ہر خانہ معائنہ و
 مشاہدہ است ازین طبیعت میرد بعد این موت طبعی جہانے دیگر است
 سنائی گوید

بیت

بیراے دوست پیش از مرگ گری زندگی خواہی
 کہ اور پس از چین مردن بہشتی گشت پیش از ما
 ازین حیات طبعی میرد بہ حیات حقیقی زندہ شود این حیات ابدی
 حیات نجد انجشد این قیامتے است پیش از آنکہ آن قیامت عامہ
 بیاید این قیامتہ خاصہ است بگفتیم کہ از کلام رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم این معلوم شد کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حقائق ضروری شدہ
 بود تا آنکہ او گفت العجز عن المعرنفت معرفت مردمان معنی این سخن
 گویند یعنی عرفان او بجائے رسید بہ کہنہ او و نہایت او اعطت نتوال
 کہ ضرورت عاجز گرد و معنی دوم یعنی معرفت او اورا ضروری شود
 کہ معرفت المقعد بوصف القعود اگر مقصد خواہد او را علم
 بہ قعود نہ باشد نتواند ازین عاجز شود و آنکہ گفت من عرف نفسه

ن اگر تو

فقد عرف ربہ یعنی چنانچہ معرفت نفس بدیہی است بہ ہدایت حق
میدانی، چنانچہ معرفت خداے اگر خواہی خود را ندانی ممکن نباشد
حکا گویند ابن مردودہ از ادنیست دیگر معنی از ابن طبعیت حسی بسیر و ولادت
دیگر شود حیات دیگر یابد ابو سعید بر بطلی نوشت دلتی عن الدلیل ابو
علی سینا جواب می نویسد الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن
الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخص الثلث
بوسید این کلمات را مرع کر دگفت - او صلتی هذا الکلمات الی
ما لم یوصله عبادت اربع الف سنة الدخول فی الکفر
الحقیقی از چه عبارت میکنند ہر کہ بہ حقیقت رسید و از امتقاد و
بذہب و دین خود دانست مومن حقیقی شد اما امام مسجد محلت
این سخن بشنو و کافر خواند و این سخن کہ مولانا با خود راست گرفته است آن
اسلام مجازی است - معنی دیگر کفر حقیقی معنی استر باشد ہر حقیقتی کہ منکشف شد
پر وہ غلیظے حجابے عظیمے پیش آید تا از آنجا میرود و الی ان ینتہا عہد
الدنیا - الکفر الحقیقی شیخ ہر کہ گفت کافر شد مزار بتم اللہ اکبر
الکفر الحقیقی لیس الا یقینۃ الا نبیۃ و شخصوں مثلہ ملکوت جبروت
لا ہوت ملک نسبتے ہم بہ ملکوت دارد زیر اچہ اوست جبروت آنجا
ملک و ملکوت و لا ہوت جمع کند آنرا جبروت نامند لا ہوت وحدت
ہویت صوصولا صوالا صوا از ان اعتبار کنند اسلام مجازی بہان باشد
کہ الناس ینامر فاذ اما تو انتہوا بہن باشد کہ دخول در کفر حقیقی
شود بہان اتحاد و توحید وحدت بقیت ائمت این چنین کفر سے
مبت کہ دینہا و اسلامہا فہاے این کفر با د مثل امتی کثرت القیث
لا قدری اولہ خیرا م آخرہ اول غیث اثبات کرد آخر غیث
تخلیل کرد آن ہم باید این ہم باید اولیان دین را نمودند آخریان

در طلب دین شدند و ہم بستند کہ یکے آنیم انتہا تا چہ حد است ہر آئینہ
 بہ انتہا کے کجبال دین رسیدند ہر دو طرف خیر آمد نکلے خیر باشد الناس
 ینامہ اے غفلتہ اگر مجاز عنایت نکنیم من حیث المقصود نوم مطلوب
 کلی باشد زیرا چہ در نوم ذہول است و از خود رفتن کلاً و جملتہ بہت
 طائفہ صوفیان بسا باشد بہ قصد ارادت خویش خواہند کہ نوم
 ایشان را برابر باید و از خود بہمہ وجہ غایب شود حقیقت کار بہر
 ایشان کشف و تجلی کند آنکہ بنوم والیقظہ باشد چندان عبرت
 ندارد زیرا چہ ہر طرف بہ طرف دیگر را مزاحمت مینماید آنرا کہ بقا
 بعد فنا نامند یا ذہول اصلی باشد آنرا الفنا فی الفنا خوانند اول
 حال صوفی بدان اثبات ماند کہ گفتیم و آخر حال فاستغلظ فاستوی
 علی سوجہ یحجب الزسراع باشد مگر دانہ آنکہ شود کہ طرفین جمع شود
 و آنکہ خیرا لقر و نقر فی گفتہ است و آن بہ اصناف است
 و بہ نسبت عقاید اشخاص فقہا است روا باشد حدیثاً را بنید زیرا چہ سلف
 فی ندایز بنید صالح ازین نشان دادہ اند در سراجی است سر و بیۃ اللہ تعالی
 فی المناہرجا نئے فعلی نہا حالت نوم شریف ترین حالات مردم
 باشد تحفہ دیگر من از کورے با در ذاد پر سپیدم وقتے تو خواب می
 بینی گفت می بنیم گفتیم چگونہ گفت چنانکہ شما این دم پیش من شستہ اید
 می دانم کہ شستہ اید اما نمی بنیم ہمچنین در خواب بہ ہیہات ہر کہ
 اورا در خواب دید و بیداری ہم بنید اے مرد تا و ان جہتے و زمان
 و مکان و حدوث تراست غلط محذور و خطا مروا اعتقاد داری بریں کہ
 او محیط اشیا است بجلتہا عرش محیط بہمہ اشیا و تعالی محیط بعرش
 آنکہ مکان کجا زمان کجا فلک کجا آفتاب و ماہتاب کجا تو خود در اشیا
 کرے دان کہ در انجیر می باشد لیس عند اللہ صباح کلامیس

با صبح و مسا با جلد اشیا کہ وراے عرش است با ہمہ اوست و او بر ہمہ
محیط الا اندک کل شئی محیط توحید باری تعالیٰ - بدت
بجان خالی کہ صفاتش ز کس بریا در خاک عجز می کند عقل انبیا
گر صد ہزار قرن ہمہ خلق کا مینات فکر ت کنند در صفت و عزت خدا
آخر بجز معرفت آیند کاسے الہ دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

ہست فاتی بخواند بر دست و مد و بر خود فرد و آرد و اثر کے تمامے وہ
 معنی دوم و نَفَحْتُ فَبِهِ مِنْ تَرْوِحِي اِي نَفَحْتُ فِي اَدَمِ مِنْ حَيَاتِي
 و هو عين الحيات او نفع کرد و اثر حیات او در آدم متصف بہ جمیع
 صفات او گشت اما این تفرقہ مانند این راعاربت متعارافی جل مہی
 باشد و مغلوب تحت قدرت او بود علی ہذا التقدير حیات انسان بہ حیات
 او بود تعالی الی ان شاء و قدر و این کہ صوفی تعلق بہ اخلاق او میشود
 چیزے خارجی درونے آپد این ہمہ اوصاف بالقوت در و مرکوز اند
 بہ توجہ و بہ مجاہدہ ریاضت انچہ در حجرہ بشری مختفی بود و رصحا سے وجود
 ظاہر مے گرد و آنچہ صوفیاں گویند کہ صفات محبوب در محب بدل
 صفات آدمی آپد اگر از ایشان بیان این سخن پرسی ایشان جزا
 بگویند کہ سرے است در بیان نبی آپد من نام آن بزرگان بگویم کہ
 این سخن گفتہ اند از انچہ لائق ایشان نیست اما بیان ایست کہ ما تقسیم نہم کن
 چہ بگویم محمد حسینی بگوید کہے نہ گفتہ است این سخن و آنکہ فخر و اللہ
 سجدین ہم از آنچہ فیض او در و در آمد گفت منم سجدہ کہنہ مرا
 و آنکہ ابا آور و و بکبر فی بسمع و بی بصر و بی بکشی و بی بکلم
 ہم از بن سر نشانے مہد چہ گمان میبری کہ باصرہ او در باصرہ این
 لا حول ولا قوۃ الا با اللہ ابن فیض با او بود اما بہ وقت ظہور یافت
 جمیع کلمات شغیبات شاہی کہے گفت انا الحق لیس نے جبتی سوی اللہ
 انا اقول و انا اسمع و غیر ذالک ہمہ بن مرتبط اند نور قدوس
 سوع متشکل متشکل بہ صورت جوانی حسن ابو جہے بلع شکلے شد خود را جبریل
 نام نہاد بر ریم محلی کرد و او را بشارت بہ تطہیر کرد و تقدیس و تزیینہ مقدم
 کرد پس آن بہ ولد بشارت واد او استعجاب نمود گفت و لَمْ يَلْسَنِي
 بَشْرٌ اَنْ تَتَشَكَّلَ مِثْلِي دگر شد ان مَثَلِ عَيْسَى عِنْدَ اللّٰهِ كَمِثْلِ اَدَمِ

خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ حکایت ہم ازین نفع ہم ازین
اتحاد درست کرده است ہم ازین جامعی را ابن اللہ گفته یعنی تعجب اللہ
بیچ از مریم با عیسی نبی مبعوث امانتے کہ نہادہ بودند مریم رومی و
روحانی بود آن روح و روح اللہ نسبت داشت کہ روح او در آن
جود شہود شود بہ اجتماع صفتین آلتین چہ گوئی آن کے را کہ می گوید من
ماء متحقق ومن ماء متوہم حاشا للقایل بیت

طاؤس باغ حضرت تم بر صورت زائغ نگر سیمخ قاف قدر تم بر شکل عصفوری بین
آدم خواہند اثرشے از بنیہ انسان دفع کنند ف زمند و بفرمید از و گرد
آورده فرود کوہے بر زمین زمند ف زمند تا وجود آن خاصیت
شود تا بر بن طریق بر زمین زمند اثر نہاد اصابت عین ہم ازین قبل
است حد حاسد نیز تا اورا فرود زنی پارا بر سینہ او کجونی حد از سینہ
اش زود این ہم خاصیت زدن پا است ضرب قدم در رہ ہر چند
راہست پس می اندازی می روی بگوئوس فی صد ویرا الناس
ہمان نفعی کہ در سینہ او شد او وجود شہودے دارد اورا فعلے و
حرکتے در تومست آن چیز با تو حکایت میکنند واحادیث و ہدیہ
در دل تومی اندازد وہمان شے چون عن حقیقت صافی کرد فعل دوم
چہ کند الہام ہمین سورہ است کہ بہ الہام باز آہ ہمان الہام سورہ
از حبت آنچہ صدر یک فعل است تفاوتے نکند۔

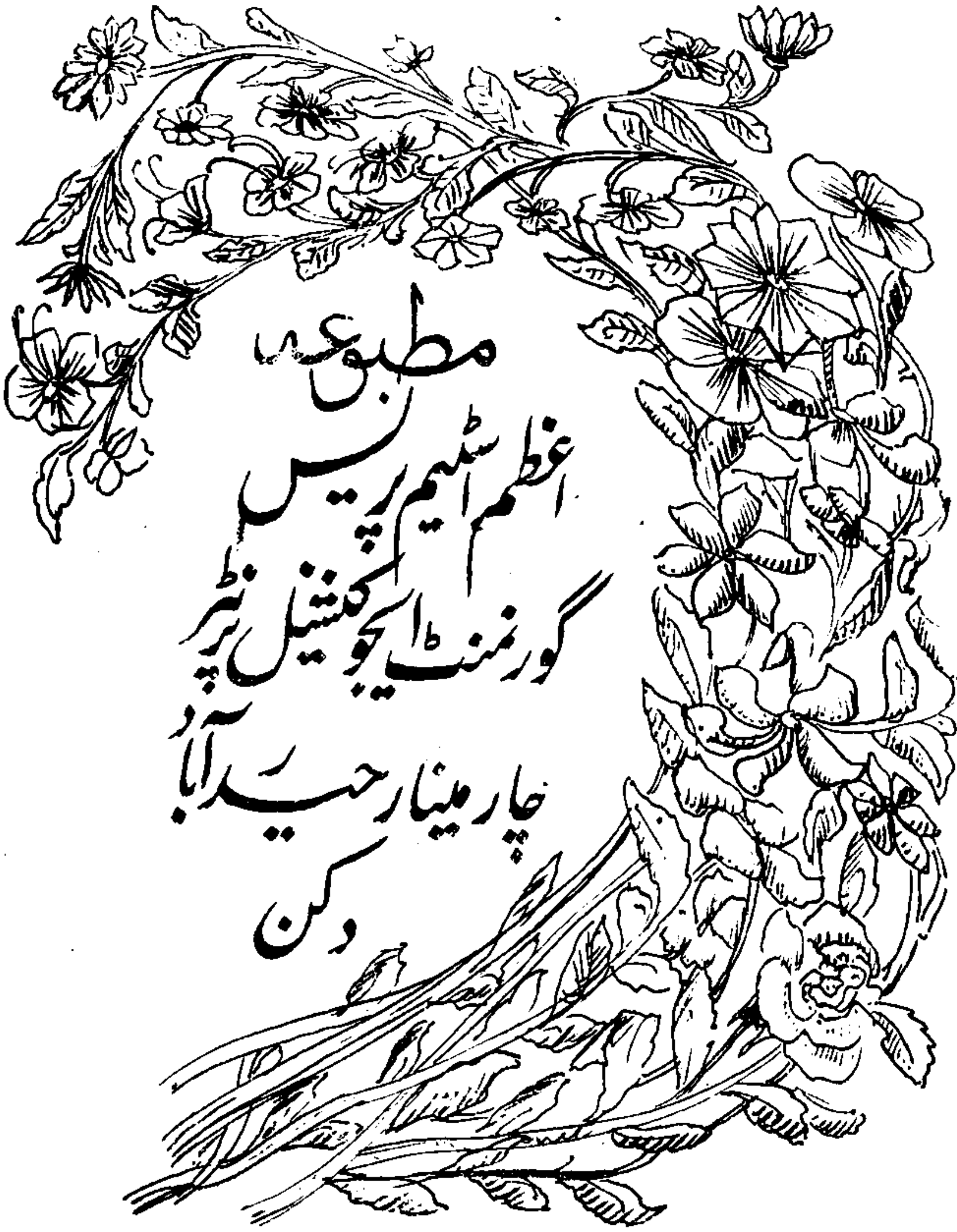
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ رب با محمد گوئی گفت قل یا انسان از بچہ
لفظ محمد بصورتہ صورت انسان است محمد و دیگر چون محمد جمع محیط جمع
انبیاء اولیا است و محیط خواص عباد اللہ با محمد گفت گوئی ہمہ را خطاب
خدا عُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ گوئی ہمان گفت کہ رسول اللہ گفته است
أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ این سخن چہ معنی دارد و افعال بیان کلامے بود

در صفات کذک چو کار بذات افتاد جز او را وجودی نه گفت اعوذ
 بک منک این گمان نرود که او را به امر به تفرقه بود یا به جمع بود بک به
 جمع الجمع لا اله نفی ما استحال وجوده الا الله اثبات ما استحال
 عدمه لا اله الا الله جمع محمد رسول الله تفرقه صحیحات
 فیہیات لاجل ولا قوۃ الا بان لا اله الا الله جمع محمد رسول الله جمع الجمع
 الحمد الذی یجمع فیہ الصفات المحمودۃ چیزے درین بیت اشارت
 بہ صفت او میشود

بیت
 کس پرسد از محمد چو نی چگونه بیچون چگونه چه گوید چو نم چگونه ام
 محمد محمد محمد قال الجنید النہایت الرجوع الی البدایت
 الرجوع النہایت والسکون فی النہایت بوصف الرجوع
 الی البدایت نہایت النہایت محمد خاتم الانبیاء صلے الله
 علیہ وسلم ختم بہ کدام معنی
 مقصد او نزلے دیگر نماند بر آئینہ خاتم گشت دانستہ کہ شکر را چند مرتبہ
 است نخت از کہے کہ طلاوتے دار و گرفتہ اند تصفیہ کردہ اند تا آنکہ نماند
 گشت و راے آن جگہ تصفیہ نماند محمد را بدین قیاس کن با جمع انبیا اول
 محمد اوسط محمد آخر محمد و اسلام

از نقل مصطفیٰ ہم از حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدہ شد
 فرمود عزرائیل آمد اذن خواست گفتم جبرئیل بیاید مشورت کنم از جبرئیل
 پرسیدم جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک مصطفیٰ اذن داد فرمان
 آمد فرشتگان را کہ شما از میان دور شوید من دانم و بندہ من بعد آن
 صورتے از قدس آمد با جالے کہ در وصف نیاید مرا کنار گرفت و نخت
 بشپید آبخنان خشکی در من پیدا آمد کہ جان در اضطراب شد بہ جهت بیرون
 آمدن گفتم الا للموت سکرات و از ان سکرات مستی و ذوق مراد است و بر

پیشانیم بوسه داد و خنکی و راحت افتاد و جان به جان شد رخساره راست
 مرا بوسه داد و بدندان سخت گزید از آن الم ذوق و خنکی در من پیدا
 آمد فریاد کردم از غایت ذوق و خنکی باز بر رخساره چسبم بوسه داد
 بعد آن لبهای خود بر لبهای من نهاد از غایت خوشی و خنکی جان من
 بیرون آمد گفتم باز گردان گفت نه نصیب تو همین قدر بود۔



غلظان نامہ کتاب اسماء الاسرار

صفحہ	غلظ	صفحہ	صحیح	غلظ	صفحہ	صحیح
۱	۵	۵	لا یأتیہ	الآیاتِیہ	۲۲	۵
۱	۱۳	۵	ازین -	ازین	۲۳	۵
۲	۳	۶	والنظر	والنظر	۲	۶
۲	۵	۶	لا احصی	لا احصی	۱۶	۶
۲	۸	۶	الملك	الملك	۱	۶
۲	۱۶	۶	لهم منا	لهم منا	۲	۶
۲	۱۸	۶	باطق	باطق	۵	۶
۲	۲۱	۶	ہ	ہ	۵	۶
۲	۲۲	۶	ہ	ہ	۸	۶
۳	۶	۶	تا پاک	تا پاک	۸	۶
۳	۱۰	۶	والشعراء	والشعراء	۱۲	۶
۳	۱۶	۶	ستر	ستر	۱۳	۶
۴	۲	۶	والتضمین	والتضمین	۱۴	۶
۴	۶	۶	وآنح	وآنح	۱۵	۶
۴	۱۳	۸	بصورتے	بصورتے	۱	۸
۵	۱	۸	قدیمہ	قدیمہ	۱۱	۸
۵	۲	۸	لا یتغیر	لا یتغیر	۲۳	۸
۵	۶	۸	فاعل	فاعل	حاشیہ	۸
۵	۸	۹	لا یصیر	لا یصیر	۳	۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۷	بثنتہ	بثنتہ	۲۲	۳	شئید	شئید
۱۰	۱۰	نبدورا	نبدورا	۲۳	۷	ذاتہ حجابہ	ذاتہ حجابہ
۱۰	۱۵	برگرفتہ	برگرفتہ	۲۳	۷ و ۸	آنرا کہ ذاتہ حجابہ	آنرا کہ ذاتہ حجابہ
۱۰	۲۱	ابو اصل	الواصل	۲۳	۲	یا	با
۱۰	۲۱	سہ	سہ	۲۳	۲	المحوادث	المحوادث
۱۰	۲۱	سہ	سہ	۲۳	۱۶	وَجْهَةٌ	وَجْهَةٌ
۱۰	۲۱	سہ	سہ	۲۳	۱۶	تَوَلَّوْا	تَوَلَّوْا
۱۰	۲۵	کوتہ	کونہ	۲۵	۲	تَوَلَّوْا	تَوَلَّوْا
۱۱	۶	واو	واو	۲۶	۱۳	ماند	ماند
۱۲	۱۱	الورای	الورار	۲۹	۱۸	خزانہ نہادہ	خزانہ نہادہ
۱۲	۱۲	الوعلی	ابو علی	۳۰	۸	ربہ	ربہ
۱۲	۱۶	قصو	تصور	۳۱	۳	درو	درو
۱۳	۳	باشہ	باشہ	۳۱	۲	زاد	زاد
۱۴	۲۰	جاروز	جاوز	۳۱	۲۰	اگر تو	اگر تو
۱۶	۲	وابت	سرایت	۳۲	۵	خبر و الخبر	خبر و الخبر
۱۶	۱۶	عَلَوَّ	علوًا	۳۲	۶	العلم خیر	العلم خیر
۱۶	۱۹	دبانی	درمانی	۳۲	۱۲	نبدو	نبدو
۱۶	۲۰	مزید و ذوق	مزید و ذوق	۳۲	۱۶	حسے	حسے
۱۶	۱	لس	لیس	۳۳	۱۰	روش	روش
۲۰	۱۰	پراغی شد	پراغی باشد	۳۳	۱۳	صغیری و کبری	صغیری و کبری
۲۰	۲۰	سنتین	سنتین	۳۳	۸	محمد یا محمد	محمد یا محمد
۲۱	۲	گی	کے	۳۳	۱۷	توان	توان
۲۱	۱۱	القائب	الغایب	۳۵	۳	مراد است	مراد است

صفحہ	غلظت	صفحہ	صفحہ	صفحہ	غلظت	صفحہ	صفحہ
۳۵	۹	۳۵	۹	۵۹	گرمی	۹	۵۹
۳۵	۱۳	۳۵	۱۳	۵۹	امانت	۲۳	۵۹
۳۵	۱۳	۳۵	۱۳	۶۰	تمام	۱۵	۶۰
۳۵	۱۴	۳۵	۱۴	۶۲	سبب اللعابدت	۷	۶۲
۳۶	۳	۳۶	۳	۶۲	تَحْمَلُهَا	۱۹	۶۲
۳۶	۱۴	۳۶	۱۴	۶۵	بتر بندہ	۲۰	۶۵
۳۶	۷	۳۶	۷	۶۵	سجدہ ربیعالی	۲۱	۶۵
۳۹	۱۳	۳۹	۱۳	۶۶	بروکہ دند	۹	۶۶
۳۹	۲۲	۳۹	۲۲	۶۶	بکلیسیا	۱۵	۶۶
۴۰	۲۱	۴۰	۲۱	۶۷	از میان و در کن	۱۹	۶۷
۴۱	۲۱	۴۱	۲۱	۶۹	دو خصم	۱	۶۹
۴۲	۱۳	۴۲	۱۳	۶۹	درویش	۳	۶۹
۴۵	۹	۴۵	۹	۷۲	اور	۱۲	۷۲
۴۶	۵	۴۶	۵	۷۲	یثیت	۱۴	۷۲
۴۹	۱۲	۴۹	۱۲	۷۲	آسود	۲۰	۷۲
۴۹	۲۱	۴۹	۲۱	۷۳	ہوارہ	۲۰	۷۳
۵۰	۱۶	۵۰	۱۶	۷۴	شود	۴	۷۴
۵۲	۹	۵۲	۹	۷۴	مردمان	۱۴	۷۴
۵۴	۱۴	۵۴	۱۴	۷۴	بود و سر	۱۹	۷۴
۵۴	۱۹	۵۴	۱۹	۸۰	و خاست	۲۰	۸۰
۵۴	۲۰	۵۴	۲۰	۸۲	شفیق	۵	۸۲
۵۴	۲۰	۵۴	۲۰	۸۲	بازید	۹	۸۲
۵۵	۳	۵۵	۳	۸۲	تعیین	۳	۸۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۴	۱	عیبت	غیبت	۹۵	۸	وازمکان	وازامکان
۸۳	۸	شَرک	شَرک	۹۶	۱۶	لقبض	لقبض
۸۳	۱۶	اصولہم	اصولہم	۹۶	۲۳	برآئینہ	برآئینہ
۸۴	۲	مہبتی	مہبتی	۹۹	۱۲	الہنم	الہنم
۸۶	۱۵	مسانی	مسانی	۱۰۱	حاشیہ	مضفر حسن	مضفر حسن
۸۷	۲۰	حسبت نبود بر امور	حسبت نبود چو	۱۰۲	۱۲	غرفہ	غرفہ
۸۸	۱۱	عشق را با عشق	عشق را با عقل	۱۰۲	۱۶	التقلب	التقلب
۸۸	۲۰	صناع	صناع	۱۰۵	۷	خویش	خویش
۸۹	۲	شنید	شنید	۱۰۵	۱۲	تخلقوا	تخلقوا
۸۹	۴	دوقول	دوقول	۱۰۵	۱۶	نواع	نواع
۸۹	۷	توبہ تو	توبہ تو	۱۰۶	۲	باخلاقی	باخلاقی
۸۹	۱۶	داشت	داشت	۱۰۸	۱	نخبہ بوجہ نینزد	نخبہ بوجہ نینزد
۹۰	۱۶	واللانا بت	واللانا بت	۱۱۱	۸	جگونه	جگونه
۹۰	۱۶	بہ بیان	بیان	۱۱۱	۱۶	ہر کسیرا	ہر کسیرا
۹۲	۱۸	فضل	فضل	۱۱۲	۴	دلانا را	دلانا را
۹۲	۳	ذہنی	ذہنی	۱۱۶	۲۰	تفصیل	تفصیل
۹۲	۲۱	نسبت	نسبت	۱۱۸	۲	آئین	آئین
۹۳	۱۱	دایہ حاجبہ او	دایہ او حاجبہ او	۱۲۰	۱۳	لطیفی	لطیفی
۹۳	۱۵	عن الخیر	عن الخیر	۱۲۲	۲	لالہ	لالہ
۹۳	۱	ولہند	ولہند	۱۲۲	۲۰	عارفے	عارفے
۹۳	۰	۰	۰	۱۲۳	۱۷	جلودہ	جلودہ
۹۳	۰	۰	۰	۱۲۴	۱۱	معلومات	معلومات
۹۵	۱	اجزنا	اجزنا	۱۲۴	۱۷	بازگورہ	بازگورہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۲۳	حبفہ	صفہ	۱۳۷	۱۲	منکسرہ	منکثرہ
۱۲۵	۵	نصویریت	النصوریۃ	۱۳۸	۱۱	بنائے	بنائے
۱۲۶	۱	قابل	قایل	۱۳۸	۱۸	النبتی	النبتی
۱۲۶	۵	اضطلام	اضطلام	۱۳۹	۱	خوردانامند	خوردانامند
۱۲۶	۲۳	تخلقو	تخلقوا	۱۳۹	۷	ایمان	ایمان
۱۲۸	۸	وخون درخون	وخوان درخوان	۱۳۹	۷	حکمتے	حکمتے
۱۲۸	۸	وا دروا	وا دروا	۱۳۹	۲۲	ح	ح
۱۲۸	۲۰	از خوش	ز خوش	۱۴۰	۲	قبول	قبول
۱۲۹	۱۶	عشق محبت	عشق و محبت	۱۴۰	۶	دوسرے	دوسرے
۱۲۹	۱۶	ہزار و ہزار	ہزار در ہزار	۱۴۰	۱۳	ننواند	ننواند
۱۳۱	۱۰	گرم	کرم	۱۴۱	۷	بہ نظائر	بہ نظائر
۱۳۱	۱۳	وختے	درختے	۱۴۲	۲۰	انصرالم	انصرالم
۱۳۲	۳	آرام	آرم	۱۴۳	۲۱	الکمن	الکمن
۱۳۲	۹	خطے	خطے	۱۴۷	۵	یاد	یاد
۱۳۳	۵	نشیند	شیند	۱۴۷	۵	چاکے	چاکے
۱۳۴	۲	بالثبیت	بالثبیت	۱۴۷	۶ و ۵	آواز اور ابندہ	آواز اور ابندہ
۱۳۴	۱۰	رولده	روئدہ	۱۵۱	۸	الأمانت	الأمانت
۱۳۴	۱۵	والاعتبارے	ولا اعتبارے	۱۵۲	۱۳	آواز	آواز
۱۳۴	۲۰	لبنی	لیلی	۱۵۲	۱۹	شدے	شدے
۱۳۵	۸	جر محب	جر محب	۱۵۳	۶	ابھی	ابھی
۱۳۵	۲۳	نبی	متنبی	۱۵۳	۱۰	جمالہ جلالہ	جمالہ جلالہ
۱۳۷	۹	برنسبت	برنسبت	۱۵۳	۱۴	داغ	داغ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۶	۲۱	كُوَلُّوا	كُوَلُّوا	۱۶۲	۱۶	شَنَوَا	شَنَوَا
۱۵۸	۳	اِخْلَقْتَ	اِخْلَقْتَ	۱۶۵	۳	وَلَمْ	وَلَمْ
۱۵۸	۹۹۸	وَأَقَامَ شُرُوشُرٍ	وَأَقَامَ شُرُوشُرٍ	۱۶۵	۲۰	أَنْبِيَاكُ	أَنْبِيَاكُ
۱۵۸	۲۱	نَبِيْنِه	نَبِيْنِه	۱۶۶	۱۱	خِيَانِيَه	خِيَانِيَه
۱۵۹	۹	بَانَان	بَانَان	۱۶۶	۱۱	پَرَكَار	پَرَكَار
۱۵۹	۲۳	بَايْشَان	بَايْشَان	۱۶۶	۱	چَيْسِل	چَيْسِل
۱۶۰	۱۶۱۵	كَيْدِجُوْشَانِيْدِنْدِ	كَيْدِجُوْشَانِيْدِنْدِ	۱۶۹	۱۹	گَرَقْتَارْشِدْ	گَرَقْتَارْشِدْ
۱۶۱	۱	وَرْمَحْدِيَه نَقْدْ	وَرْمَحْدِيَه نَقْدْ	۱۸۲	۳	يَحْدِرُ	يَحْدِرُ
۱۶۱	۵	حَلْمْ	حَلْمْ	۱۸۳	۴	رَشَائِ	رَشَائِ
۱۶۱	۱۳	نُو	نُو	۱۸۳	۲۱	سَرَشْدَا	سَرَشْدَا
۱۶۱	۱۴	سَاحْتْ	سَاحْتْ	۱۸۴	۴	فَرُوْدْ	فَرُوْدْ
۱۶۱	۲۲	وَلَايْتْ	وَلَايْتْ	۱۸۵	۸	مَنْ يُوْدِمُ وَاوْ	مَنْ يُوْدِمُ وَاوْ
۱۶۳	۶	وَلَا تَسْبُدْ	وَلَا تَسْبُدْ	۱۸۸	۳	وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ	وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ
۱۶۳	۱۰	وَحَرْمَنَا	وَحَرْمَنَا	۱۸۹	۵	فَقِيْرْ	فَقِيْرْ
۱۶۳	۹	چِنَان	چِنَان	۱۸۹	۱۸	تَنْبِيَه	تَنْبِيَه
۱۶۵	۲	اَبِيْ	اَبِيْ	۱۹۰	۵	دَعَاءُ	دَعَاءُ
۱۶۶	۶	مِهْجُوْر بَاشْدْ	مِهْجُوْر بَاشْدْ	۱۹۰	۱۵	نَمِغْ	نَمِغْ
۱۶۶	۲۱	مِيْرَبَايْدْ	مِيْرَبَايْدْ	۱۹۱	۱	خَطْ	خَطْ
۱۶۹	حَاشِيَه	اِخْتِيَارَا	اِخْتِيَارَا	۱۹۱	۸	الفَقِيْر	الفَقِيْر
۱۶۰	۴	طَلِبِيْ	طَلِبِيْ	۱۹۱	۱۵	نَشْتْ	نَشْتْ
۱۶۰	۱۹	نَفْطْ	نَفْطْ	۱۹۱	۱۸	اِسْتَعْنَى	اِسْتَعْنَى
۱۶۱	۵	رِيْحْتَمْ	رِيْحْتَمْ	۱۹۲	۱	اَوْ نَبُوْدُهُ	اَوْ نَبُوْدُهُ
۱۶۱	۲۱	پَرْدَر	پَرْدَر			تُوْ نَبُوْدُهُ (ج)	تُوْ نَبُوْدُهُ (ج)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۱۶	پروردگار	بروزگار	۲۰۵	۲	آست	است
۱۹۲	۲۲	تجلی	تجلی	۲۰۶	۱۸	مولودے	مولودے
۱۹۲	۲۳	تجلی	تجلی	۲۰۸	۲	خوراست	خوراست
۱۹۳	۲	اند	ماند	۲۰۹	۸	مشاف	مشافہ
۱۹۳	۴	یود	بود	۲۱۰	۱۳	وسم بیاید	وسم بیاید
۱۹۴	۱۰	خط	خط	۲۱۲	۵	نشست	نشست
۱۹۵	۱۰	آورہ	آورد	۲۱۲	۱۳	بے	بے
۱۹۵	۱۸	برسے کوے	برسے کوے	۲۱۳	۵	شم	شمہ
۱۹۶	۹	بے شبہ	بے شبہ	۲۱۳	۱۱	جائے	جانے
۱۹۶	۱۰	اعالم	عالم	۲۱۶	۹	حبینی	حنے
۱۹۶	۲۰	بمجم	بمجم	۲۱۶	۱۰	غامص	غامض
۱۹۸	۲	دستر	دستر	۲۲۰	۴	خورود شامے	خورود شامے
۱۹۸	۱۳	وسہیل	وسہیل	۲۲۰	۶	کوکتفہ	لوکتفہ
۱۹۹	۲	لَا تَدْخُلُوا	لَا تَدْخُلُوا	۲۲۰	۹	تَجْعَلْنَا	لَجْعَلْنَا
۱۹۹	۳	احتمال	احتمال	۲۲۱	۵	بایکے	بایکے
۱۹۹	۹	لَا تَدْخُلُوا	لَا تَدْخُلُوا	۲۲۱	۶	رخارش کردہ	رخارش کر دہ
۲۰۱	۶	مخدرہ	مخدرہ	۲۲۱	۱۳	عجب وا	عجب را
۲۰۱	۱۵	تیر	تیر	۲۲۳	۱۱	تا بدیدم	تا دیدم
۲۰۲	۲	با	با	۲۲۳	۲۰	مزج صمصاف	مزج از صمصاف
۲۰۲	۱۳	سروچ	سروچ	۲۲۴	۲۰	بنا	ہنا
۲۰۲	۱۶	بادگشت	بادگشت	۲۲۶	۵	متعلق	تعلق
۲۰۵	۲	غیب	غیب	۲۲۶	۱۳	ملح	مسا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۱۹	رہے	روے	۲۵۰	۵	قوی	قوی
۲۲۸	۱	من تو	من و تو	۲۵۰	۱۲	باقی	باقی
۲۲۹	۳	انداہیں	اما این	۲۵۰	۱۲	یکے بہ ہزار	یکے بہ ہزار
۲۳۰	۲	خطاب موسیٰ	خطاب با موسیٰ	۲۵۱	۳	محبول و محبول	محبول و محبول
۲۳۱	۵	وستگہ	وستگہ	۲۵۱	۱۶	بل الحجر	بل الحجر
۲۳۲	۱۳	قرتین	قراتین	۲۵۲	۵	نہشتہ	نہشتہ
۲۳۱	۶	والعالم	والعالم	۲۵۳	حاشیہ	خاکترے بہ برد	خاکترے بہ برد
۲۳۲	۲۱	یُوْحٰی	یُوْحٰی	۲۵۵	۱	بکنید	بکنید
۲۳۳	۲	الطَّاع	الطَّاع	۲۵۵	۲	الارواح	الارواح
۲۳۴	۱	سمر	سمر	۲۵۶	۲۱	کہ ہر دو	کہ ہر دو
۲۳۵	۸	پزندہ	پزندہ	۲۵۶	۶	خور آمدہ	خور آمدہ
۲۳۶	۱۶	میتواند	میتوان	۲۵۶	۱۸	عقل و انبیا	عقل و انبیا
۲۳۶	۲۲	فاترک	فاترک	۲۵۹	۱	نفتے	نفتے
۲۳۸	۳	چون و	چون و	۲۵۹	۹	ہر لاشے	ہر لاشے
۲۳۹	۱۵	قریب دلہا	قریب (م) دلہا	۲۶۰	۹	مِنْ رُوح	مِنْ رُوح
۲۴۲	۶	شیخ	شیخ	۲۶۱	۱۲	توی آئند	توی آئند
۲۴۳	۱۱	خارجی شود	خارج می شود	۲۶۱	حاشیہ	ن دوع	ن دوع
۲۴۶	۸	جنیش	جنیش	۲۶۲	۶	وحیہ	وحیہ
۲۴۶	۱۳	وجون	وجود	۲۶۳	۸	کُلُّ	کُلُّ
۲۴۶	۱۱	مقام	مقام	۲۶۴	۴	کہ اگر	کہ اگر
۲۴۶	۱۱	ماندہم	ماندم	۲۶۴	۱۲	بِسَانِئَةٍ	بِسَانِئَةٍ
۲۴۸	۶	نگر	نگر	۲۶۵	۸	بازوق	بازوق

صحیح	غلط	صفحہ	طر	صحیح	غلط	صفحہ	طر
نبرد	سبزد	۲۸۴	حاشیہ	می شیند	می شیند	۶	۲۶۶
رعایۃ	رعایتہ	۲۸۵	۱	علم الیقین	علم النعین	۷	۲۶۷
گریز	گریز	۲۸۵	۵	باشکم من	باشکم کہ من	۱۳	۲۶۹
خوفاً	مخوفاً	۲۸۵	۸	انبا	نبا	۱۷	۲۷۳
فصول	فصول	۲۸۵	۱۲	درین	در بن	۲۳	۲۷۳
ن خواہاں	ن خواہاں	۲۸۵	حاشیہ	شکم بک	شکم بک	۳	۲۷۳
اویہ	اوربہ	۲۸۶	۹	الزبی	الزبی	۹	۲۷۴
بر	بر	۲۸۶	۱۹	کہ	گہ	۶	۲۷۵
ذره ذرہ	ذره ذرہ	۲۸۶	۱۱	بند	ابند	۱۲	۲۷۵
تنگ	تنگ	۲۸۹	۵	اورا آراستہ	اورا آراستہ	۱۹	۲۷۶
اذا ابصرته	ادا ابصرته	۲۸۹	۶	جاوز	چاوز	۱۲	۲۷۷
تجسد	تجسد	۲۸۹	۱۸	اے اخوان	اے خوان	۲	۲۷۸
باون	بارن	۲۸۹	حاشیہ	بیدرو	بے ورد	۹	۲۷۸
خیالات	خیلات	۲۹۰	۷	ظاماتکم	تاماتکم	۱	۱۸۰
گزینم	گزینم	۲۹۱	۲۰	اورا	اودا	۱۵	۲۸۲
گردم	کردم	۲۹۲	۱۰	تخوم	تموم	۸	۲۸۲
شاہ	شاہ	۲۹۳	۸	فیض و رطوبت	فیض رطوبت	۹	۲۸۲
تکین	تکین	۲۹۳	۸	قدح	قدح	۱۲	۲۸۲
بود و وجود	بود وجود	۲۹۳	۸	اجرے	اجراے	۷	۲۸۳
کلہ	کلہ	۲۹۵	۳	صبر اللہ	جرا اللہ	۹	۲۸۳
خامے	خاجیے	۲۹۵	۱۱	وغنی	ونیمی	۱۲	۲۸۳
جشرہ	جشرد	۲۹۵	۱۷	این بار	این بار	۱۵	۲۸۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱	و مند	و مند	۲۱	۲۱۲	و مند	و مند
۲۹۶	۸	تکثیرات	تکثیرات	۳۱۶	۳۱۶	تکثیرات	تکثیرات
۲۹۷	۷	جرزین	جرزین	۳۱۸	۳۱۸	جرزین	جرزین
۲۹۷	۱۲	لک	لک	۳۱۸	۳۱۸	لک	لک
۲۹۷	۱۲	درید و وجود	درید و وجود	۳۱۹	۳۱۹	درید و وجود	درید و وجود
۲۹۹	۲	بروخو	بروز	۳۲۰	۳۲۰	بروخو	بروز
۲۹۹	۳	سقبینہ	سقبینہ	۳۲۱	۳۲۱	سقبینہ	سقبینہ
۲۹۹	۱۹	آردہ	آردہ	۳۲۲	۳۲۲	آردہ	آردہ
۳۰۰	۲	و عین	وضیق	۳۲۷	۳۲۷	و عین	وضیق
۳۰۰	۹	مِنَ الْمَکْرَمِیْنَ	مِنَ الْمَکْرَمِیْنَ	۳۲۷	۳۲۷	مِنَ الْمَکْرَمِیْنَ	مِنَ الْمَکْرَمِیْنَ
۳۰۱	۸	یفراید	یفراید	۳۳۰	۳۳۰	یفراید	یفراید
۳۰۳	۲۱	حدیث	حدیث	۳۳۰	۳۳۰	حدیث	حدیث
۳۰۵	۱۲	تہہ	تہہ	۳۳۰	۳۳۰	تہہ	تہہ
۳۰۵	۳	مہبت	مہبت	۳۳۱	۳۳۱	مہبت	مہبت
۳۰۶	۱۶	سمع	سمع	۳۳۱	۳۳۱	سمع	سمع
۳۰۸	۹	کاکب	کاکب	۳۳۲	۳۳۲	کاکب	کاکب
۳۰۹	۱	طنفہ	طنفہ	۳۳۲	۳۳۲	طنفہ	طنفہ
۳۰۹	۱۱	فاحتخوہ	فاحتخوہ	۳۳۲	۳۳۲	فاحتخوہ	فاحتخوہ
۳۱۱	۱۶	نتمایم	نتمایم	۳۳۵	۳۳۵	نتمایم	نتمایم
۳۱۲	۱۲	سررشتہ	سررشتہ	۳۳۵	۳۳۵	سررشتہ	سررشتہ
۳۱۳	۲۱	یاخوین	یاخوین	۳۳۵	۳۳۵	یاخوین	یاخوین
۳۱۳	۱۰	جال واحک	جال احاس	۳۳۱	۳۳۱	جال واحک	جال احاس

حضرت	حصه	۱۲	۳۲۲
خیال	خیالی	۱۵	۳۲۳
انتبهو	انتبهوا	۱۶	۳۲۳
قیامتہ	قیامتہ	۳	۳۲۴
مقصد	مقصد	۲۲	۳۲۴
حنین	چنین	۲۰	۳۲۵
مادر زاد	مادر زاد	۱۶	۳۲۶
آنکھ	آنکھ	۲۲	۳۲۶
صبا	صبا	۲۳	۳۲۶
ضایر باب بیند	مدرکرا نجواب بیند	۳۲	۳۲۶
شلیحات	شلیحات	۱۸	۳۲۹
نتیجہ	نتیجہ	۳	۳۵۰
وجود	جود	۵	۳۵۰
راہ	راہ	۱۳	۳۵۰
بیرون	بروں	۵	۳۵۲

